

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب "ک"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل تصحیح و اضافہ جات لغات و سعی بالاکلام

بہ اہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

چھاپا دار لطیف آباد، پورٹ ٹرین، لاہور۔ ۸۰۸-۱۰
تکمیل کتاب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب "ک"

ککاؤ اور تکوؤ۔ مشقت کے ساتھ کسی کام کو کرنا۔

ککاؤ۔ شاق ہونا۔

اکوؤداد۔ بڑھاپے سے ریشہ ہو جانا۔

کاداء۔ سختی، رنج، اندھیری رات۔

وَلَا يَنْتَكِرُكَ عَفْوٌ عَنْ مَثَلِ نَبِيٍّ تَجْمُرُ بِرُكْبَتَيْهِ

گنہگار کو معاف کرنا سخت نہیں ہے (بلکہ بہت آسان ہے)۔

عقبۃ کؤود یا عقبۃ کاداء۔ سخت دشوار گزار گھاٹی۔

اِنَّ اَمَّا مَكْرُورًا اِنْ بَيْنَ اَيْدِيْنَا عَقَبَةٌ

کؤودا لا یجوزها الا السَّجْلُ الْمَحِیْتُ۔ ہمارے

سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے، اُس کے پار

فری جا سکتا ہے جو ہکا پھلکا ہو (دنیا کے زیادہ تعلقات

نہ رکھتا ہو)۔

وَيَكَادُ نَافِثِقُ الْمَضْجِعِ۔ ہم کو خواب گاہ کی تنگی

تنگ کرے گی۔ (یعنی قبر کی ضیق)۔

مَا كَادَنِي شَيْءٌ مَّا تَكَادَتْ نِيَّ خُطْبَةَ الْبَلَّاحِ

یہ حروف تہجی میں سے بائیسواں حرف ہے۔ حساب جمل میں اس کا عدد بیس ہے ک جازہ اور غیر جازہ ہوتا ہے اور تشبیہ اور تعلیل اور استعلاء اور مبادرت اور تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ہوتا ہے، جیسے کئیس کے مثلاً شئیء۔

باب الکاف مع الهمزة

کَاطٌ یَاکَابَةٌ یَاکَابَةٌ۔ رنج اور غم، دل شکستگی۔

اکائب رنجیدہ ہونا، ہلاکت میں پڑنا، رنجیدہ کرنا۔

کائباء۔ رنج اور غم۔

اکتئاب۔ رنجیدہ ہونا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ كَابَةِ الْمُنْقَلَبِ۔ یا اللہ تیری پناہ

سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے (اس طرح کہ سفر سے

جو مقصد ہو وہ پورا نہ ہو یا راستے میں لٹ پٹ جائے یا وطن

میں آتے تو اپنے عزیزوں کو مردہ یا بیمار پائے، گھر تباہ دیکھے)

کَابَةُ الْمَنْظَرِ۔ نگاہ کے رنج سے کسی چیز کو دیکھ کر

رنجیدہ ہونے سے)۔

کاد۔ رنجیدہ ہونا۔

مجھ پر کوئی چیز اتنی دشوار نہیں ہے جتنا نکاح کا خطرہ دشوار ہے۔
لَا يَنْتَكِرُكَ اللَّهُ تَعَالَى كَوَيْسِي حَيْزًا
بنا نا دشوار نہیں ہے۔

اسکا شمس۔ پیالہ، گلاس جب اس میں شراب یا پانی ہو۔
(نہیں تو اس کو زجاجہ یا اناء یا قدح کہیں گے۔ اس کی
جمع آگوشوں اور گوشوں اور گاشات ہے)۔
شمس۔ شراب کو بھی کہتے ہیں۔

شمس کا شمس۔ پیچھے ہٹنا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا، جمع ہونا
(جیسے نکاح ہے)۔

مَا لَكُمْ تَكَاكُمُ عَلَيَّ تَكَاكُوكُمْ عَلَيَّ
ذِي جَنَّةٍ إِفْرًا تَدْعُوا عَنِّي۔ تم کو کیا ہوا ہے میرے گرد
اس طرح اکٹھا ہو گئے ہو جیسے دیوانے شخص پر اکٹھا ہوجاتے
ہیں جلو میرے پاس سے دور ہو (یہ عیسیٰ بن عمر نے کہا، جب
ایک روز وہ گدھے پر سے گر گئے اور لوگ ان پر جمع ہو گئے)۔
خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ تَكَكَا النَّاسُ عَلَى آخِيهِ
عَلَى أَنْ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَوْ حَدَّثَ الشَّيْطَانُ لَتَكَكَا
النَّاسُ عَلَيْهِ۔ حکیم بن عتیبہ ایک بار گھر سے نکلے دیکھا تو ان کے
بھائی عمران پر لوگ جمع ہیں انہوں نے کہا سبحان اللہ اگر شیطان
حدیث بیان کرے تو لوگ اس پر بھی اکٹھا ہوجائیں گے۔
کائن۔ (اصل میں کائین تھا یعنی کتنا)۔

کائن تعدون سورة الاحزاب۔ تم سورہ احزاب
کو کتنی سمجھتے ہو (تخیل میں ہے کہ کائین میں اور لغت بھی
میں کین اور کائن اور کائی اور کاء اور یہ ایک مرکب
لفظ ہے کاف تشبیہ اور آتی ہے)۔

باب الکاف مع الباء

کب۔ اوندھا دینا، منہ کے بل گرانا، بیماری ہونا۔
کبیب۔ کباب بنانا۔
کباب۔ پھپھانا، لازم کر لینا، جھک پڑنا۔

کبیب۔ بیماری سے گر جانا۔
کباب۔ لازم کر لینا۔
کباب۔ وہ گوشت جو آگ پر بھونا جائے۔

کبابہ۔ کباب جینی۔

كَاكِبُوا رَوَّاحِيَهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ۔ انہوں نے اپنے
اونٹوں کو راستے پر لگا دیا درات دن ان کو چلانا شروع کیا۔ نہا
میں سے کہ صحیح کبیب ہے یعنی راستہ ان کے لئے لازم کر لیا
عرب لوگ کہتے ہیں: كَبَّتِ الرَّجُلُ يَكْبُ عَلَى عَمَلٍ۔ اس نے یہ
یہ کام کرنا لازم کر لیا (برابر کے جاتا ہے اس کو چھوڑنا نہیں)۔
فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ الْمَيْضَةَ تَكَابَوْا عَلَيْهَا جَب
لوگوں نے وضو کا لوتا دیکھا تو اس پر جھک پڑے (جمع ہو گئے)
فَلَمَّا بَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً تَكَابَوْا عَلَيْهَا۔
لوگ پانی دیکھنے ہی اس پر جھک پڑے۔

تخشية أن يكبته الله۔ اس ڈر سے کہ کہیں
اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ میں) اوندھا نہ گرائے (اگر اس کو
کچھ نہ دیا جائے تو اسلام سے پھر جاتے یا اللہ کے رسول کو
بخیل سمجھے، ہر حال میں وہ دوزخ میں گرے گا)۔

أَخْرَجَ كَيْتَةً مِّنْ شَعْبِ بَالِ كَابِكْ كَبَا كَالا۔
إِنَّهُ رَأَى جَمَاعَةً ذَهَبَتْ فَرَجَعَتْ فَقَالَ إِنِّي
وَكَيْتَةُ الشَّرْقِ فَإِنَّهَا كَيْتَةُ الشَّيْطَانِ۔ تم بازار کے ختول
سے بچے رہو وہ شیطان کا جتھا ہے (اس میں جھوٹ فریب
ہوتا ہے، بے کار باتیں بنائی جاتی ہیں)۔

لَا تَكْمُلُ لَتَقْلِبُونَ حَوْلًا قَلْبًا إِنَّ وَفِي كَيْتَةِ النَّارِ
(معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹیوں سے کہا، ذرا میری
گردن بدلو، تم ایسے شخص کی گردن بدلو گی جو بہت جالاک
اور عیار ہے اگر دوزخ کے صدمہ سے بچا یا جائے (یعنی بہت
چتر اور عاقل ہوں لیکن یہ خیرانی اور عقلمندی سب بے کار
ہے اگر دوزخ میں ڈالا جاؤں۔ ایک روایت میں کیتہ
الناسیہ ہے یعنی آگ کا داغ)۔

وَأَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِشْتَرَكُوا فِي
 دَمِ الْمُؤْمِنِينَ لَا كَيْفَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ. اگر آسمان اور زمین
 والے سب لوگ ایک مومن کے ناحق خون میں شریک ہوں،
 تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں گرا دے گا۔ لاکہ آسمان
 اور زمین میں کتنے نیک اور صالح اور مابد لوگ ہیں، مگر خون
 ناحق ایسا سخت گناہ ہے کہ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی اور دوزخ
 میں جانا لازم ہوگا۔

وَهَلْ يَكْتَبُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى مَنْ خَرَّهَا إِلَّا
 حَمَلًا مِنْ أَسْنَتِهِمْ. لوگوں کو دوزخ میں ناکوں کے بل اور
 کون چیز گراے گی؟ یہی بات جو ان کی زبان سے نکلتی ہے۔
 (معلوم ہوا کہ زبان بڑی آفت کی چیز ہے اسی سے کفر کے کلمے
 اور گناہ کی باتیں نکلتی ہیں اور اکثر لوگ اسی زبان کی وجہ سے
 آفت میں پڑیں گے۔)

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ الْكَلْبَةِ فَتَدْفَعُ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ
 فَتَدْفَعُ خِلَ الْعِجَّةِ. قیامت کے دن ایک چیز آئے گی وہ مومن کی
 پیٹھ کو ڈھکیے گی (رد مکارے گی) اس کو بہشت میں پہنچا دے گی
 پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ سے عمدہ سلوک ہے۔
 وَطَرَحْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا كَتَبْتَهُ. ہم نے اس آگ پر گوشت
 ڈالا اس کو کباب کر رہے تھے۔

كَبَيْتٌ. پچھاڑنا، ذلیل کرنا، پھیر دینا، توڑ ڈالنا، ہلاک کرنا،
 آؤندھا کرنا۔
 مَكْتَبٌ. رنجیدہ۔

كَبُودٌ. ایک گلی جو کپڑوں کے اوپر پہنی جاتی ہے (اس
 کی جمع کبابیت ہے)

إِنَّهُ رَأَى طَلْحَةَ حَزِينًا مَكْبُوتًا. اپنے طلحہ کو رنجیدہ
 اور سخت غمگین دیکھا (بعضوں نے کہا اصل میں یہ مکتبوداً
 تھا معنی ڈھی میں)

إِنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ. اللہ تعالیٰ کافر کو پچھاڑ دیا ہے
 اپنی رحمت سے ناامید کر دیا ہے۔

كَبَيْتٌ. رنجیدہ کرنا۔

كَبَيْتٌ. متغیر ہونا، بدبودار ہونا۔

كَبَيْتَ السَّفِينَةِ. کشتی کو خشکی کی طرف موڑا یا اس کا
 سامان دوسری کشتی میں لے گیا۔

كَبَاثٌ. پیلو کا پتھا ہوا پھل (جس کو عرب لوگ کھاتے
 ہیں)۔

كَبَيْتٌ. بدبودار، سڑا (جیسے مکتبوت ہے)۔

كَبَاثٌ كَبَيْتٌ السَّفِينَةِ. ہم پیلو کے پتھے پتھے پھل چیتے تھے
 (کھانے کے لئے، بعضوں نے کہا کبَاث کے معنی پیلو کے پتھے کئے
 ہیں)۔

كَبَيْتٌ. کھینچنا، پھیر دینا، مارنا۔
 مَكَابِحَةٌ. آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

وَهُوَ يَكْتُمُ سِرَّ أَحِبَّتَهُ. وہ اپنی ادنیٰ کی تکمیل کھنچ رہا تھا
 (تاکہ آہستہ چلے دوڑے نہیں)۔

كَبَحَ الدَّابَّةَ بِاللَّجَامِ. جانور کی لگام کھنچی تاکہ ٹھہر جائے
 کَبَدٌ. جگر پر مارنا، قصد کرنا، شاق ہونا، تنگ کرنا۔

كَبَدٌ أَوْ مَكَدٌ. رنجیدہ ہونا۔
 كَبَدٌ فَلَانٌ. اس کا جگر بیمار ہو گیا۔

تَكْبِيدُ الشَّمْسِ. سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔
 مَكَابِدَةٌ أَوْ كِبَادٌ. مشقت اٹھانا تکلیف کھینچنا۔

تَكْبِيدُ الشَّمْسِ. سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔
 تَكْبِيدٌ. جگر تک پہنچنا، قصد کرنا، جم جانا، دی بجانا

أَذْنَتْ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمَّ يَأْتِ أَحَدًا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُمْ فَقُلْتُ

كَبَدًا هُمْ الْبُرُودُ. (بلال رضی اللہ عنہ) ایک سردی کی
 رات میں میں نے اذان دی لیکن کوئی (مسجد میں جماعت

میں شریک ہونے کو) نہیں آیا۔ آل حضرت نے مجھ سے
 پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ان کو سردی نے تنگ

کر دیا ہے (یا سردی نے ان کے کلیجے پر اثر کیا ہے)۔ کلیجہ

میں تو خون بنتا ہے وہاں سخت گرمی ہے جب سردی بہت شدت کی ہوتی ہے اس کا اثر کلیجہ تک پہنچتا ہے

الْكِبَادُ مِنَ الْعَبَثِ - کلیجہ میں درد غٹ غٹ پانی پینے سے ہوتا ہے (یعنی ایک دم پانی پیمانے سے)۔

قَوْضَعٌ يَدَاكَ عَلَى كَيْدِي - آپ نے اپنا ہاتھ میرے کلیجے پر رکھا (یعنی پہلو پر جس طرف جگر ہے)۔

وَتَلْفِي الْأَرْضَ مِنْ أُمَّكَ ذَكِيدًا - زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال کر ڈال دے گی (یعنی کانیں اور خزانے زمین کے سب نکلے جائیں گے)۔

فِي كَيْدِ جَبَلٍ - پہاڑ کے جگر یعنی اس کے جوف میں سوراخ یا گھائی۔

قَوْجَدًا عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ - حضرت موسیٰ ؑ نے حضرت خضرؑ کو دریا کے درمیانی حصے میں پایا یعنی کنارے سے وسط میں)۔

لَوْ دَخَلَ فِي كَيْدِ جَبَلٍ لَدَا خَلْتَهُ ذَلِكَ الرَّجْمُ - اگر پہاڑ کے کلیجے میں گھس جائے تو یہ ہوا وہاں بھی گھسے گی۔

فَعَرَضَتْ كَيْدًا شَدِيدًا - زمین کا ایک سخت ٹکڑا نمودار ہوا عرب لوگ کہتے ہیں: اَرْضٌ كَيْدٌ أَوْ قَوْسٌ

کَيْدٌ یعنی سخت زمین اور سخت کمان۔ ایک روایت میں مَعْرَا كُدْيَةٌ نہایت میں ہے کہ یہی محفوظ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے

كَيْدُ الْقَوْسِ - کمان کا درمیانی حصہ یعنی چلہ میں جہاں تیر رکھ کر مارتے ہیں۔

فِي كُلِّ كَيْدٍ رَطْبِيَةٌ أَحْوَرٌ - ہر تازے کلیجے میں ثواب کا (یعنی ہر جان دار کو آرام دینے سے اس کو پانی پلانے سے)

يُؤْتِي شَيْئًا أَنْ يَقْرَبَ النَّاسُ الْكِبَادَ الْأَسِيلَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَهْدِيَانِ - وہ

زمانہ قریب ہے جب لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے دودر دودر کے ملکوں سے اُن پر سوار ہو کر آئیں گے، پھر وہ اُس زمانہ میں

مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہ پائیں گے دیکھتے ہیں اس حدیث میں آں حضرت نے امام مالک کے پیدا ہونے کی بشارت

دی۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے عالم اور مجتہد گزرے ہیں اور آپ کی کتاب موطا حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ معتبر اور صحیح ہے چونکہ آپ سے لے کر آنحضرتؐ تک کبھی دوہی واسطے ہوتے ہیں)۔

يُكَايِدُ مَصَابِيحَ الدُّنْيَا وَشَدَائِدَ الْأَخِرَةِ - دنیا کی مصیبتیں اور آخرت کی سختیاں جھیلتا ہے (یہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن بصری نے لَقَدْ خَلَقْنَا

الْإِنْسَانَ فِي كَيْدٍ لَا يَزَالُ يُكَايِدُ مَصَابِيحَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا - آدمی مسلسل دنیا میں تلخی اور تکلیف اٹھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہوتا ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يُفَارِقُ الشَّمْسَ إِذَا أَزْرَقَتْ وَإِنِ اكْبَدَتْ - شیطان سورج کے نزدیک ہو جاتا ہے جب وہ نکلتا ہے اور جب بیچ آسمان میں آتا ہے (یعنی طلوع اور استواء کے وقت)۔

عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ عِنْدَ كَيْدِ السَّمَاءِ سورج ڈالنے کے وقت جب وہ آسمان کے جگر پر ہوتا ہے۔

كَيْدُ النَّجْمِ السَّمَاءِ - ستارہ آسمان کے بیچ میں آگیا لیکن کبھی حذراء أَحْوَرٌ ہر جگر کو ٹھنڈا کرنے میں ثواب

ملے گا (آدمی ہو جائے یہاں تک کہ پیلے کتے کو بھی پانی پلانے میں)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِسْرَادَ الْكَيْدِ الْحَزْرَاءِ - اللہ تعالیٰ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرنا (پیا سے کو پانی پلانا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حَيْثُنَا عَلَى كَيْدٍ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ جو شخص ہماری محبت کی خشکی اپنے جگر پر پائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

غَلَطَتْ كَيْدًا - اس کا دل سخت ہو گیا۔

كَيْدٌ وَاعْدٌ وَنَايَا لَوْ سَاعَ يَنْعَشُكُمْ اللَّهُ أَهْوَى لِنِ اِسْتَعْوَى اور پرمیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلا یا

نے اپنے تقویٰ اور پرمیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلا یا

نے اپنے تقویٰ اور پرمیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلا یا

نے اپنے تقویٰ اور پرمیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلا یا

اللہ تمہارا درجہ بلند کرے۔

لَا تَعْبُوا السَّمَاءَ فَإِنَّهٗ يُوْرِتُ السُّحُبَ الْمَاءَ۔ پانی کو

غٹ غٹ ایک دم نہ پنی جاوے، اس سے جگر کا درد پیدا ہوتا ہے (بلکہ تھوڑا تھوڑا اکتور کر کے دم لے لیکر پیو جیسے چوتے ہیں)۔

کَبْرٌ بڑھ جانا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور مَكْبَرٌ۔ معمر ہونا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبْرٌ۔ بڑا ہونا اور عظیم

اور جبریم ہونا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبْرٌ۔ عمر میں بڑا بڑھا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ۔ اللہ اکبر کہنا۔

مَكْبَرَةٌ۔ غلبہ چاہنا، عناد کرنا۔ اصطلاح میں

مکابره اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے بحث و مباحثہ کریں نہ اظہارِ حق کے لئے بلکہ خصم کو الزام دینے اور اس کو ذلیل کرنے کے لئے۔

کَابِرٌ۔ بڑا شریف۔

کَبْرٌ۔ بڑائی، شرف۔

کَبْرٌ بڑا

مَتَكَبِّرٌ اور کَبْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یعنی بڑی

عظمت اور بزرگی والا یا مخلوقات کی صفات سے بہتر اور

پاک (بعضوں نے کہا مَتَكَبِّرٌ کے معنی یہ ہیں کہ مغروروں پر

جابر اور قاهر اور بڑائی کرنے والا)۔

کَبْرِيَاءٌ۔ عظمت اور سلطنت یا کمال ذات اور وجود

اور یہ صفت خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یعنی سوا اللہ

تعالیٰ کے دوسرے کسی کو ذوالکبریاہ نہیں کہیں گے۔ ہمت

ذُو الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَالْجَبْرُوتِ۔ بڑی باؤشا

اور عظمت اور حکومت والا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ۔ اللہ بڑا ہے (تو آکے بڑ یعنی کَبْرٌ

ہے یا اللہ ہر چیز سے بڑا ہے یا وہ اس سے برتر ہے کہ کوئی

اس کی کنہ اور حقیقت دریافت کر سکے۔ اس تاویل کی وجہ

یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہو سکتا
اذان اور نماز میں اکبر کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمیرینا
جائز نہیں)۔

كَانَ إِذْ افْتَتِحَ الصَّلَاةُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبْرًا۔

آنحضرت جب نماز شروع کرتے تو فرماتے اللہ اکبر کہیرا۔

کَبْرًا منصوب ہے باضار فعل یعنی أَكْبَرُ كَبْرًا میں بڑے
کی بڑائی کرتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا۔ یعنی حمد اکثر۔

يَوْمَ النَّجْحِ الْأَكْبَرِ۔ حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن

یا یوم النحر۔ اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں، عمرے کو حج اصغر

کہتے ہیں۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن

آئے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم

نہیں ہوتی۔ لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ کضعیف

حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ

کے دن آئے)۔

إِنَّ سَاجِدًا مَّاتَ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ وَاْرَثُ فَقَالَ

إِذْ فَعُوْا مَالَهُ إِلَى أَكْبَرِ خِزَاعَةٍ۔ ایک شخص (قبیلہ خزاعہ

کا) مر گیا۔ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ آل حضرت نے فرمایا

اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اس شخص کو دیدہ و جو سب سے

بڑا بڑھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسروں کے جدا علی

سے زیادہ قریب ہوگا)۔

أَوْلَادٌ يَكْبُرُونَ۔ غلام کو بڑی کا ترکہ خاندان کے بڑے

شخص کو ملے گا (مثلاً زید مر گیا اس نے دو بیٹے عمر و اور عمر

چھوڑے اب دونوں ولار کے وارث ہوں گے۔ لیکن اگر عمر و

مر گیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولار میں سے اپنے

باب کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولار خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے

گی۔ کذافی النہایہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: خُلَانٌ كَبْرٌ قَوْمِهِ

فلان شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدِ علی تک بہ نسبت

دوسروں کے وہ کم و سالیط رکھتا ہے)۔

لَا تَكْبُرُ كِبْرًا قَوْمِيهِ . حضرت عباسؓ اپنی قوم یعنی بنی ہاشم میں سب سے بڑے تھے (ہاشم تک ان کے واسطے سب سے کم تھے)۔

الْكِبْرُ الْكِبْرُ . بڑے کو پہلے بات کرنے والے، بڑائی کو خیال رکھ (ایک روایت میں كِبْرٌ وَالْكِبْرُ ہے یعنی بڑے کو مقدم کرو۔ ایک روایت میں الْكِبْرُ الْكِبْرُ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَقِيلَ لِي كِبْرٌ . مجھ سے کہا گیا پہلے اس کو سواک دے جو عمر میں بڑا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کھانے پینے پینے سوا ہونے سب کاموں میں اس کو مقدم کرنا چاہیے جو عمر میں بڑا ہو یہ اس وقت ہے جب سب ملے جملے ہوں اگر ترتیب سے بیٹھے ہوں تو دانے ہاتھ والے کو مقدم کرنا چاہیے)۔

أَنْ كَبُرَ . پہلے بڑے کو دے۔
وَيُجْعَلُ الْكَبِيرُ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ . (اگر ایک قبر میں کسی آدمی دفن کئے جائیں تو) جو عمر میں بڑا ہو اس کو قبیلے سے قریب رکھیں۔ بعضوں نے کہا اگر سے مراد یہاں وہ ہے جو افضل ہو، اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔

فَلَمَّا أَبْرَزَ عَنْ مَرْبِعِهِمُ دَعَا بَكْبُرًا فَتَقَدَّرَ وَاللَّهِ . جب عبد اللہ بن زبیر نے کعبہ کا پایہ کھول ڈالا تو بڑے بوڑھے شخصوں کو بلایا، انہوں نے اس کی طرف دیکھا۔
بُعِثَتْ جِي مِّنْ مُمْنَرٍ يَدَا عَوْدِ بْنِ اللَّهِ الْكَبِيرِ . ایک پینہ مضر قبیلے میں سے بھیجا گیا جو دین کے بڑے بڑے احکام کی دعوت دیتا ہے۔

إِنِّي لَأَحَدَى الْكَبِيرِ . قیامت تو ایک بڑی چیزوں میں سے ہے (یہ جین بکبری کی)۔
وَمِمَّا نَدَّه كَابِرًا عَن كَابِرٍ . بہ مال و دولت تو میرا والا ہے میں نے اس کو ایک بڑے سے دوسرے بڑے کی طرف منتقل ہو کر حاصل کیا ہے (یعنی میرے آباؤ اجداد جو شرافت اور بزرگی

والے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ (کہ مجھ کو پہنچا)

لَا تَكْبُرُوا الصَّلَاةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيحِ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ . نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس قدر تسبیح (اور تسلیل وغیرہ) اسی مقام میں نہ کرو جو نماز سے بڑھ جائے (مگر اگر اسی جگہ جہاں نماز پڑھی ہے کچھ تسبیح اور تسلیل کرو تو مختصر کرو جو نماز سے بڑھنے نہ پائے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو تسبیح کہی جاتی ہے یعنی رکوع اور سجدے میں اس کو نماز سے مت بڑھاؤ۔ یعنی نماز سے زیادہ لمبی مت کرو بلکہ نماز لمبی رکھو)۔

كَبِيرٌ . جمع ہے کبیرہ کی یہ لفظ متعدد حدیثوں میں وارد ہے۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کی ممانعت شریعت میں سختی کے ساتھ وارد ہے مثلاً ناحق خون کرنا، زنا کاری، کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا بعضوں نے کہا وہ گناہ جس پر حد واجب ہوتی ہے یا جس پر عاص کوئی وعید وارد ہے سب کبیرہ گناہوں میں شرک بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد درجے ہیں ایک دوسرے سے کم ہے۔

وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرًا . جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا یا اس گناہ عظیم کو اپنے سر لیا)۔

إِنَّ حَسَانَ كَانَ مِمَّنْ كَبُرَ عَلَيْهَا . حسان بن ثابت نے اس طوفان کے بڑے حصہ کو لیا تھا (وہ بھی ان لوگوں میں تھے جو اس طوفان کے بانی مبنائی اور بہت مشہور کرنے والے تھے)۔

أَهْمًا لِيَعْدَّ بَانَ وَمَا لِيَعْدَّ بَانَ فِي كِبِيرٍ . ان لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کے نزدیک ان کا گناہ کچھ بڑا نہ تھا (گو واقع میں وہ بڑا گناہ تھا اس لئے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اس طرح جہنم خدھی سے فساد اور خون خرابہ ہوتا ہے مگر یہ دونوں شخص ان گناہوں

کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ وہ دونوں مسلمان تھے ورنہ عذاب کی تخفیف کی امید ان کے لئے کیوں کی جاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے آں حضرت نے ان گناہوں کو بڑا نہ سمجھا پھر اللہ تعالیٰ نے وہی بھیجی تو فرمایا وہ بڑے گناہ ہیں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ
یعنی کبیر۔ بہشت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں رانی کے برابر کبیر ہو یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا مطلق غرور اور تکبر مراد ہے اور ایسا شخص اگر مسلمان ہو تو بہشت میں نہ جائے گا مطلب یہ ہے کہ اولین و پہلے میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا کہ کبیر و غرور اس کے دل سے نکال لیں گے اس کا دل صاف کر دیں گے۔

وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ - غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے کنیائے (اور اپنی خطا کا قائل نہ ہو) بیان بوجھ کر کہ میں ناحق پر ہوں، اپنی بات کی سچ کرے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ کھانا کھانا یا عمدہ لباس پہننا یا عمدہ لباس سے محبت رکھنا یہ کبر نہیں ہے بلکہ اچھا اگر اس نیت سے ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا اثر اس پر معلوم ہو اور اس کی ہر باتوں کا شکر یہ دل سے نکلے، البتہ دوسرے بندگان خدا کو ذلیل اور حقیر جاننا ان سے نفرت کرنا، یہ کبر اور غرور ہے۔

أَعْوَذُ بِأَنْفِ مَنْ مَوَّءَ الْكِبْرِ يَا اللَّهُ
تیری پناہ خراب بڑھی عمر سے (جب ہوش و حواس میں ذوق آجاتے) یا کبر و غرور کی بڑائی سے۔

إِنَّهُ أَخَذَ حُجْرَتِي مَنَامِهِ لِيَتَّخِذَ مِنْهُ كِبْرًا -
انہوں نے خواب میں ایک کمرے کی لی کہ اس کا طبلہ بنا میں نماز کے لئے، اس کو بجا کر لوگوں کو بلایا کریں۔

سُئِلَ عَنِ التَّعْوِذِ يَعْلَقُ عَلَى الْحَائِضِ فَقَالَ إِنَّ
اسے جیسے فرمایا و نزلنا ما في صد و دم من غل - ۱۱

كَانَ فِي كِبْرٍ فَلَا يَأْسَ بِهِ - عطا سے پوچھا گیا حالتہ عورت پر اگر تعویذ (جس میں اسمائے الہی یا آیات قرآنی ہوں) لگا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اگر چھوٹے طلبہ کے اندر ہو تو عمر کے کا غلاف بنا کر یا سیسے کا یا تانبے کا یا چاندی کا) تو کچھ قباحت نہیں (اسی طرح موم کا غلاف بنا کر۔ ایک روایت میں بھی قصبہ ہے یعنی ایک بانس میں یا نرکل میں)

سَجَدًا أَحَدًا الْكَبِيرُ مِنْ نَبِيٍّ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما لے لے إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں سجدہ کیا یعنی سجدہ تلاوت)۔

حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا - جب آنحضرت کی عمر زیادہ ہو گئی (وفات سے ایک سال پہلے) تو آپ تہجد کی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے۔

يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ - بڑھے ہوئے بعد کہتے تھے۔
وَقَدْ كَانَ سَفِينَةً كَبِرَ - سفینہ بڑھے ہوئے تھے۔

فَقَدْ أَطْعَمَ آتَسُ بَعْدَ مَا كَبِرَ - اس بڑھے ہو جانے کے بعد روزوں کے بدل مسکینوں کو کھانا کھلانے لگے۔

فَكَبِرَ ذَٰلِكَ عَلَى - یہ امر (یعنی اُنہی) کا انکار کرنا مجھ پر شاق گزرا اُنہی نے اس بات کا انکار کیا کہ جو کوئی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو دوزخ اس پر حرام ہے کیونکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ گنہگار مومنین بھی بعضے دوزخ میں جائیں گے تو دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام ہے یعنی کسی نہ کسی وہ دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا۔

فَكَبِرَ عَلَيْهِمَا - اُن پر شاق گزرا۔
الْجَمْرَةَ الْكَبِيرَى - یعنی حجرہ عقبہ جس کو عام حاجی لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں۔
يَرَى مَا لَا يُعْجَبُ كِبْرًا وَغَيْرَ كَ - وہ دیکھے جو اس کو

پسند نہیں ہے جیسے بڑھاپا یا اور کوئی چیز (جیسے بد خلقی)۔
 گنہگار۔ ہم نے اس کو بڑا سمجھا، یا اللہ اکبر کہا۔
 قَلْبُ الْكِبَرِ شَابٌ فِي حُبِّ اُمَّتَيْنِ۔ بڑھے کا دل دو
 چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے۔
 يَكْبُرُ ابْنُ اَدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اُمَّتَانِ۔ آدمی بڑھا ہوتا
 جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں (وہ جوان
 ہوتی جاتی ہیں)

فَكَبُرَ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ مسلمانوں پر یہ شاق گزرا
 (ہو حکم اس آیت میں ہے وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
 آخِرَتِكَ كَيَوْمِكَ وَهَ سَمَّجَ حَوْشُخْ كَچھ روپیہ اکٹھا کر کے رکھے گا، وہ
 اس وعید میں داخل ہے۔ آں حضرت نے بیان فرمادیا کہ جس
 مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ گنہگار نہیں ہے)۔
 لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا كَبْرَ هَيْئَتِنَا۔ دنیا کو ہمارا اہم
 (بھاری) مقصد مت کر کہ رات دن دنیا کی فکر میں رہیں،
 آخرت کو بھول جائیں، تھوڑی فکر دنیا کی کرنا جس سے روٹی
 کپڑا چلے منع نہیں ہے۔ لیکن اس میں غرق ہو جانا اس طرح کہ
 خدا کی عبادت اور سجاوڑی احکام کا خیال نہ رہے نہایت
 مذموم اور قبیح ہے)۔

عَائِلٌ مُتَّكِبٌ عِيَالٌ دَارُہُو كَرْمُورُہُو (اپنے غرور
 کی وجہ سے زکوٰۃ لے نہ صدقہ محنت مشقت کر کے کھانے
 میں شرم کرے، کیونکہ وہ اپنی عیال کو نقصان پہنچاتا ہے)۔
 الْكِبَرُ يَأْتِي سَادَاتِي۔ کبریا (یعنی بزرگی اور عظمت یا کمال
 ذات اور وجودیہ) میری چادر ہے دوسرا کوئی اس کو استعمال
 نہیں کر سکتا گو وہ دنیا کا بادشاہ اور رئیس ہو)۔
 مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبَرُ۔ اس کو کبر اور غرور ہی نے روکا۔
 اِلَّا سَادَاتِي جَنَّۃِ عَدْنِ۔ جنت عدن میں
 بزرگی کی چادر اٹھادی جائے گی جمال الہی دکھائی دے گا۔
 مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كِبَرًا۔ میں نے بہشت کے لئے کچھ
 بڑا سامان تیار نہیں کیا ہے۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول سے

محبت رکھتا ہوں)۔

فَكَبُرَ ذَالِكَ فِي ذُرْعِي۔ یہ امر مجھ کو بھاری معلوم ہوا
 (گراں گزرا)
 فَكَبُرَ ثَمَنَيْنِ دَرْعَيْنِ تَكْبِيرًا۔ بائیں تکبیریں
 کہیں (یعنی چار کھتی نمازیں)۔
 اُمْرًا نَابِكْسًا الْكِبَارَةَ۔ ہم کو طلبہ کے توڑ ڈالنے
 کا حکم ہوا۔

وَيَكْبُرُ الْمُسْكِبُ وَمِنَّا فَلَاحًا يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ۔ کوئی عرفات
 میں تکبیر کتار لیتیک کے بدلے، اس پر اعتراض نہ کیا جاتا (کو
 حاجی کو عرفات میں لٹیک کہنا سنت ہے)۔
 سُئِلَ عَنِ الْكِبَارِ اَهَى سَبْعٌ فَقَالَ هِيَ اِلَى
 السَّبْعِ عَشْرَةِ آفَافٍ۔ ابن عباس سے پوچھا گیا کیا کبیرہ گناہ
 سات ہیں؟ انھوں نے کہا سات سو کے قریب ہیں (ایک
 روایت میں ابن عباس سے یوں منسوب ہے کہ کبیرہ گناہ گیارہ
 ہیں، چار تو سر میں ہیں۔ شرک کرنا، پاکدامن عورت کو
 تہمت لگانا، جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی گواہی دینا اور تین پیٹ
 میں ہیں، سوڈ کھانا، شہراب پینا، یتیم کا مال کھا جانا۔
 اور ایک پاؤں میں ہے، کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور
 ایک شرمگاہ میں ہے وہ زنا ہے۔ اور ایک دونوں ہاتھوں
 میں، وہ ناحق خون کرنا ہے۔ اور ایک تمام بدن میں، وہ
 ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے)۔

مِنَ اجْتِنَبَ الْكِبَارَ كَفَرَ اللهُ عَنْهُ ذُنُوبًا۔ امام
 جعفر صادق نے فرمایا۔ جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچے گا اللہ
 تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دے گا۔
 لَمْ يَزَلْ بَنُو اِسْمَاعِيلَ وَاِلَاةَ الْبَيْتِ يَمُونُ
 لِلنَّاسِ سَجْدًا وَاَمْرًا يَنْهَاهُمْ بَنُو اَرْكَوْنَةَ كَابِرًا عَنِ
 سَكَابِ حَتَّى كَانَ زَمَانَ عَدْنَانَ۔ اسماعیل کی اولاد ہمیشہ
 کعبہ کی متولی رہی، لوگوں کو سجدہ کراتی تھی، دین کی باتیں
 بتلاتی تھی، ان میں کا ہر ایک بڑا شخص دوسرے بڑے شخص کا

ان کاموں میں قائم مقام ہوتا یہاں تک کہ مدنان کا زمانہ آگیا
(جو قریش کا جدِ اعلیٰ تھا)۔

کِبْرِيْت - گندھک۔

أَلْمُؤْمِنِ أَعْزَمُ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْإِحْمَبِ - مؤمن ستر
گندھک سے زیادہ عزت والا ہے (ستر گندھک ایک نایاب
چیز ہے)۔

کَبْسٌ - پھر دینا، پاٹ دینا، چھپانا، داخل کرنا، ناگہاں
ہجوم کرنا، گھیر لینا، ایک بار جماع کرنا، سال میں ایک دن
بڑھا دینا۔

تَكْبِيْسٌ - عادت کرانا۔

تَكْبِيْسٌ - پٹ جانا۔

فَأَسْتَحْرِجْتَهُ مِنْ كَيْسٍ - (قریش کے لوگوں نے
ابوطالب سے کہا، تمہارے بھتیجے یعنی آل حضرت نے ہم کو
تکلیف دے رکھی ہے، یعنی وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے
ہیں ہم کو ستاتے ہیں۔ ابوطالب نے عقیل سے کہا ذرا محمدؐ
کو میرے پاس بلا لاؤ! میں گیا) میں نے آل حضرت کو ایک
چھوٹی ٹوکھری سے نکالا (ایک روایت میں مِنْ كَيْسٍ ہے
نون سے۔ یعنی ہرن کے رہنے کا گھر جو چھوٹا اور تنگ ہوتا
ہے)۔

فَاكْتَبَسُوا فَاكْتَبَسُوا عَلَيَّ بَابُ الْخَبَرِ - (انہوں نے
چند لوگوں کو دیکھا جن کو دوزخ کی آگ نے بالکل کھا لیا ہے
صرف چہرہ باقی ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے) انہوں
نے اپنا سر کپڑوں میں چھپا لیا پھر بہشت کے دروازے پر
ڈال دیئے گئے (عرب لوگ کہتے ہیں: كَبَسَ السَّجْلُ
رَأْسَهُ آدمی نے اپنا سر چھپا لیا)۔

يَكْبِسُ رَجُلِيحًا - اُن کے پاؤں دابتا تھا۔

فَاكْتَبَسَتْ لَهُ إِلَى مَخْرَجَةٍ وَهُوَ مُكْبَسٌ - (وحشی
نے کہا میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے) ایک پتھر کی
آڑ میں چھپ گیا، حمزہ رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں پر حملہ کر رہے تھے

اُن کو چھپا کر نیست و نابود کر رہے تھے اور نر اُونٹ کی طرح
بڑ بڑا رہے تھے (ان کے منہ سے کف نکل رہا تھا اور آواز
آ رہی تھی جو شجاعت اور بہادری کی علامت ہے)۔

إِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكِبَايْسٍ مِنْ هَذِهِ النَّخْلِ - ایک
شخص اس درخت میں سے کبجور کے چند خوشے لے کر آیا۔
كِبَايْسٌ أَلْوُؤُءُ السَّطْبِ - تازے موتیوں کے
خوشے۔

يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ - اے وہ خدا!
جس نے زمین کو پانی میں کھسیٹ دیا یا چھپا دیا۔

لِقَاتِ كَبَيْسِ الزَّيْتِ وَالسَّمَنِ نَطْلِبُ فِدَا التَّجَارِ
ہم تیل اور گھی سوداگری کرنے کے لئے جمع کر رکھتے ہیں۔
کَابُؤْسٌ - ایک دماغی بیماری ہے جو مرگی کا مقدمہ
الجیش ہے۔

کَبَيْسَةٌ - وہ سال جو شمسی حساب پورا کرنے کے
لئے ایک دن زیادہ کا ہوتا ہے۔ یہ ہر چوتھے برس ہوتا ہے
کا سال۔ اس میں ماہِ فروری کا ایک دن زیادہ ہوتا ہے
یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۹ دن۔

کَبَيْسٌ - لڑنے والا مینڈھا اور قوم کا سردار اس کی جمع
اَكْبَيْسٌ اور کَبَيْشٌ اور اَكْبَيْشٌ ہے)۔

لَقَدْ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ كَبَيْشَةَ - (ابوسفیان نے
کہا جب وہ کافر تھے) اب تو ابوبکشر کے بیٹے (یعنی آنحضرتؐ)
کا کام بڑا ہو گیا (ان کا درجہ بڑھ گیا) اتنا کہ روم کا بادشاہ
ان سے ڈرتا ہے۔ کہتے ہیں ابوبکشر ایک شخص تھا قبلہ خزا
کا جس نے بتوں کی پرستش میں قریش کی مخالفت کی اور
شعری ستارے کی پوجا شروع کی، تو آل حضرت کو جو دین
میں قریش کے مخالف تھے اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے
کہا ابوبکشر آل حضرت کے ننھیالی رشتہ دار تھے یا رضاعی رشتہ
رکھتے تھے پھر حال ابوسفیان نے تحقیر کی راہ سے آنحضرتؐ
کو ابوبکشر کا بیٹا کہا)۔

هُوَ أَبُو الْإِكْبِشِ الْأَزْبَعِي. مروان چارمینڈھو
 کا باپ ہے دیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مروان کے چاروں بیٹے
 عبد الملک اور عبد العزیز، بشر اور محمد سب نے خلافت حاصل
 کی اور امر تاریخ میں نہیں ملتا کہ مروان کے بیٹوں کے سوا اور
 دوسرے چار بھائیوں نے خلافت کی ہوگی
 کَبْكَبَةُ. جماعت، اُلٹ دینا، پچھاڑنا، غار میں پھینک دینا۔
 کَبْكَبَةُ. لپٹ جانا۔
 كِبَابِيْبٌ. مجتمع الخاقی۔
 حَتَّى مَرَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِّنْ بَنِي
 إِسْرَائِيلَ فَأَعْجَبْتَنِي. یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل
 کی ایک گھنی جماعت لے کر گزرے۔
 كَبْكَبَةُ. ملی ہوئی گھنکور جماعت۔
 إِنَّهُ نَظَرَ إِلَى كَبْكَبَةٍ قَدْ أَقْبَلَتْ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ
 فَقَالُوا ابْنَا بَرُونَ وَآئِيلٍ. آپ نے ایک گھنی ہوئی جماعت
 دیکھی، پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا برون و آئل قبیلے
 کے لوگ ہیں۔
 فَكَبْكَبُوا فِيهَا. اُس میں ایک کے اوپر ایک ڈال
 دیئے جائیں گے۔
 كَبْكَبٌ. بیری ڈال کر قید کرنا، اسے قرض کے لئے ہملت دینا۔
 مَكَابَلَةٌ. پچھ کرنا، روک رکھنا، ایک گہر کی خریداری میں
 دیر کرنا یہاں تک کہ دوسرا خرید لے، پھر شفیعہ کا دعویٰ کر کے
 اس سے لے لینا۔ اس کو لوگوں نے مکر وہ سمجھا ہے۔
 تَكْبِيلٌ. قید کرنا۔
 تَكْبِيلٌ. قید ہونا۔
 كَبْكَبٌ. چھوٹا۔
 مَكْبُولٌ اور مَكْبُولٌ. قیدی۔

فَعَلَّتْ مِنْ قَوْمٍ يُؤْتِي إِلَيْهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ فِي كَبْدٍ
 اَلْحَدِيدِ. محمد کو ان لوگوں پر ہنسی آگئی جو لوہے کی بیڑیوں میں
 جکڑے ہوئے بہشت میں لائے جا رہے ہیں۔
 فَفَعَلَتْ عَنْهُ أَكْبَابَهُ. اس کی بیڑیاں نکالیں۔
 مَكْبِيْمٌ اِشْرَاهَا لَمْ يُفَدَا مَكْبُولٌ. اُس کی محبت
 میں گرفتار ہے کوئی فدیہ دے کر چھڑانا بھی نہیں قید ہے۔
 إِذَا وَقَعَتِ الشُّهُمَانُ فَلَا مَكَابَلَةَ. جب جائداد
 کی تقسیم ہو کر ہر ایک شریک کی حد بندی کر دی جائے تو اب
 شفیعہ کا حق نہیں رہے گا کوئی شریک دوسرے کی جائداد
 پر شفیعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کو غیر کے ہاتھ بچنے سے
 روک نہیں سکتا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو شفیعہ
 کا حق صرف مشترکہ جائداد میں رکھتے ہیں یعنی جب سب
 کے حصے ملے جملے ہوں، لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہمسایہ
 کو بھی حق شفیعہ ہے وہ کہتے ہیں مَكَابَلَةَ کے معنی یہ ہیں کہ
 ایک ہمسایہ اپنا مکان بیچے اور دوسرا ہمسایہ اس کو لینا
 چاہتا ہو، پر صرف اس وجہ سے دیر کرے کہ دوسرا شخص
 لے لے اُس کے بعد حق شفیعہ کا دعویٰ کرے یہ مکر وہ ہے۔
 لَا مَكَابَلَةَ إِذَا أَحَدٌ مِنَ الْحُدُودِ وَلَا شَفْعَةً
 جب حد بندی ہو جائے تو پھر نہ مکابلہ ہے نہ شفیعہ۔
 إِنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ الْقَدْرَ وَالْكَبِيلَ. وہ بڑی پوسٹین
 پہنتے تھے (گذافی انہما یہ محیط میں ہے کہ کَبْكَبٌ بہت
 بال والی پوسٹین)۔
 كَبْكَبٌ یا كَبْكَبٌ. ہلکا ڈورنا کپڑا موڑ کر سینا خانہ
 کرنا، عدول کرنا، ہمسایے کو چھوڑ کر دوسرے سے
 سلوک کرنا، تمہ جانا۔
 اِكْبَابٌ. روکنا۔

لہ یہ صحیح نہیں، سوائے عبد الملک کے مروان کے کسی بیٹے نے خلافت نہیں کی بلکہ وہ صوبوں کے حاکم اور گورنر تھے مثلاً عبد العزیز مہر کا گورنر
 تھا۔ بشر کو ذر اور بصرہ کا حاکم تھا اور محمد جزیرہ اور آرمینیا کا۔ البتہ عبد الملک بن مروان کے چار بیٹوں نے خلافت کی ہے۔ یعنی ولید،
 سلیمان، یزید اور ہشام۔ پھر اس کے پوتوں اور پر پوتوں نے خلافت کی۔ (صحیح)

اَكْبَانٌ سَمْتُ جَانَا۔

گبنہ - بخیل۔

گبنۃ - سوکھی روٹی۔

مکبئون - جس کو کسبان کا عارضہ ہو رہا ہو اور نہ

کی ایک بیماری ہے۔

مکبئون الاصابیح - جس کی انگلیاں پیر گوشت ہو

مکبئون - وہ گھوڑا جس کے پاؤں چھوٹے اور پست

بڑا ہو۔

وَقَدْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَشَدَّاهَا بِنِصَاحٍ۔

اپنی چوٹیوں کو موڑ کر ان کو ایک دھاگے سے بندھ دیا۔

يَكْبَنُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً۔ کبھی

آہستہ دوڑ کر ادھر آتا ہے، کبھی ادھر اس کو کہیں فرار

اور استقلال نہیں ہے۔ یہ منافق کی صفت بیان فرمائی

گبھۃ - پیشانی (اصل میں جبھۃ تھا لیکن بعض لوگ

جیم کو کاف کی طرح نکالتے ہیں)۔

وَهُوَ عَرِيضُ الْكَبْهَةِ۔ رجمال کی پیشانی چوڑی ہو

گبویہ یا گبویہ - آوندھا کرنا، چھماق کا آگ نہ دینا، گرا دینا

بند ہونا، راکھ اور آہا جانا اندر آگ رہنا۔

اِكْبَاءٌ۔ چھماق کا آگ نہ دینا، بدل دینا۔

تَكْبِيٌّ اور اِكْتِبَاءٌ۔ کپڑا ڈال کر گرنا، دھواں لینا۔

کبیا - عود۔

کبیا - بلند۔

کبیا - گھورا مزاج (جیسے گبہ ہے)۔

مَا عَرَضَتْ اِلَّا سَلَامًا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ

عِنْدَكَ لَهٗ كِبْوَةٌ غَيْرَ اَنِّي بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَحَمِيٌّ تَلَعْتُمْ

آں حضرت فرماتے ہیں) میں نے جس سے مسلمان ہو جانے

کو کہا وہ جھجھکا (اُس نے تامل کیا برا سمجھ کر) مگر ابو بکر رضی

اسلام لانے میں دیر نہیں کی (فوراً بلا تامل مسلمان ہو گئے

کہتے ہی قبول کر لیا)۔

كَبَاكَ نَدُّ۔ چھماق نے آگ نہیں دی۔

قَالَتْ لِعُثْمَانَ لَا تَقْدَحْ بِزَنْدٍ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَاهَا۔ بی بی ام سلمہ رضی

حضرت عثمان رضی عنہ کو نصیحت کی، تم اس چھماق سے آگ مت

نکالو۔ جس کو آں حضرت نے غالی چھوڑ دیا تھا (اس سے آگ

نہیں نکالی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نشتے کام مت کر دو جو

آں حضرت نے نہیں کئے تھے)۔

اِنَّ قَسَائِنَا جَعَلُوْا امْتَلَاكًا مِّثْلَ نَخْلَةٍ فِيْ كِبْوَةٍ

مِنَ الْاَرْضِ۔ (حضرت عباس رضی عنہ نے کہا) یا رسول اللہ

قریش نے آپ کی مثال یوں دی ہے جیسے ایک کھجور کا درخت

کچرے کوڑے میں آگے۔

اِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّمَا مِثْلُ مِثْلِ نَخْلَةٍ

نَبَتَتْ فِيْ كِبَا۔ انصاری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم

آپ کی قوم والوں قریش کے لوگوں سے آپ کی یہ مثال سنتے

ہیں جیسے ایک کھجور کا درخت گھوڑے (کوڑے کچرے) میں

آگاہ ہو۔

اِنَّ نَدَّ فَنَ اِبْنَكَ قَالَ عِنْدَ فَرَطْنَا عُثْمَانَ بِنَ

مَطْعُوْنٍ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے صاحبزادے

کو کہاں دفن کریں؟ فرمایا ہمارے پیش خیمہ (جو قافلے آگے

جاتا ہے پانی لکڑھی وغیرہ کا بند و بست کر لے کو) عثمان بن

مطعون رضی عنہ کی قبر کے پاس۔

وَكَانَ قَبْرُ عُثْمَانَ عِنْدَ كِبَا بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

عثمان بن مطعون کی قبر بنی عمرو بن عوف کے گھوڑے (کوڑے

کچرے کے ڈھیر) کے پاس تھی۔ جہاں وہ کچرے کوڑا ڈالا کرتے

تھے۔

لَا تَشْبَهُوْا بِالْمُؤَدِّ بِجَمْعِ الْاَكْبَاءِ فِيْ دُوْرِهَا

یہودیوں کی مشابہت مت کرو گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع

کر کے (بلکہ کوڑا کچرا جھاڑ کر مکان کو اور صحن کو پاک صاف

رکھو)۔

فَشَقَّ عَلَيْهِ حَتَّى كَبَا وَجْهَهُ - اُس پر شاق گزرا یہاں تک کہ اُس کا منہ پھول گیا رخسے سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

كَبَا الْقَرْنُ يَكْبُو - گھوڑے کی سانس پھول گئی، دم چڑھنے لگا۔

كَبَا الْعَبْرُ خَبَرٌ مُبْدِيٌّ كَبَا -

خَلَقَ اللَّهُ الْخَالِ رَضْنَ الشَّقْلِي مِنَ الزَّبَدِ الْجَعَاءِ وَ الْمَاءِ الْكَبَا - اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی کے اُس پھین سے بنایا جو اُدھر آجاتا ہے اور ادھر اُدھر جہم کر غلیظ ہو جاتا ہے اس حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ پانی سب مخلوقات سے پہلے تھا جیسے قرآن میں ہے کہ آسمان زمین پیدا ہونے سے پہلے پروردگار کا تخت پانی پر تھا پانی نے جو بخار اٹھا اس سے نوا پیدا ہوئی جو جہم کر غلیظ ہو گیا اُس سے مٹی بنی، ہواؤں کی رگڑ سے آگ پیدا ہوئی، غرض تمام مخلوقات کی اصل پانی ہے ایک جماعت فلاسفہ کا بھی یہی مذہب ہے مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پانی دو گیسوں سے مرکب ہے تو پہلے یہ دونوں گیسیں پیدا ہوئی ہوں گی۔ یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن۔ واللہ اعلم بحکوة۔ گر پڑنا۔

إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَكْبُو وَإِنَّ الزَّنَادَةَ قَدْ يَجْبُو - کبھی عمدہ ذات والا گھوڑا اٹھو کر کہا کر گر پڑتا ہے اور کبھی چمقا آگ نہیں دیتی۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ التَّاءِ

كَتَبَ يَكْتُبُ يَكْتُبُهُ - لکھنا، لکھنا، لکھنا، ناک میں چھل ڈالنا۔

تَكْتَبُ - لکھنا، لکھائی سکھانا، فوجیں تیار کرنا۔

مَكَتَبَةٌ - باہم خط و کتابت کرنا، کسی کے ساتھ لکھنا، غلام یا لونڈی کی کچھ رقم اپنے ذمہ لینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے۔

اِكْتَتَبَ - کتابت سکھانا، لکھو ادینا، ڈاٹ لگانا۔ تَكْتَبُ - جمع ہونا۔

تَكَتَبَ - باہم خط و کتابت کرنا

اِكْتَتَبَ - دفتر میں نام لکھوانا، رُک جانا۔

اِسْتَكْتَبَ - لکھنے کی درخواست کرنا یا لکھوانے کی۔

مَكْتَبَةٌ - کتب خانہ (کُتَابٌ اور كُتُبَةٌ جمع ہے

اِكْتَتَبَ کی)۔

اِنْتِ كَاتِبٌ حَاسِبٌ - میں منشی ہوں حساب دال۔

مَكْتَبٌ - کتابت سکھانے والا۔

لَا قَضِيْنَ بَيْنَكُمَا يَكْتُابُ اللّٰهِ - میں تمہارا

فیصلہ اللہ کے احکام کے موافق کروں گا جو اُس نے اپنی کتاب میں اتارے ہیں (یہاں کتاب اللہ سے قرآن مراد نہیں ہے کیونکہ نفی اور رحم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اصل میں کتاب مصدر ہے یعنی لکھنا۔ پھر مکتوب کو بھی کہنے لگے۔ نو ذمی نے کہا کتاب اللہ سے اس حدیث میں قرآن بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ رحم کی آیت قرآن میں انزی تھی گو اس کی تلاوت موقوف ہو گئی۔ یعنی الْقَيْمُ وَالشَّيْخُ إِذَا زَنِيَا فَارْحَمُوهُمَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ)۔

كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ - اے اُنس الشری کتاب

قصاص کا حکم دیتی ہے (یعنی آيِسُّنُ بِالسِّنِّ وَالْجُرْمُ

قِصَاصٌ يَا ذَا اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا مِثْلَ مَا

عُوقِبْتُمْ بِهٖ)۔

مِنْ اِشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ -

جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو بلکہ

اللہ اور رسول کے حکم اور قانون کے خلاف ہو، وہ لغو

ہے اگرچہ سو بار ایسی شرط لگائے (یہ آں حضرت نے اس

وقت فرمایا جب بزرگہ رض کے مالک اس کی ولایت مانگے تھے

حالانکہ ولایت کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، مگر اللہ

کی کتاب میں یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی اطاعت کرو تو تمام

احادیثی احکام گویا قرآن کے احکام ٹھہرے اور حدیث میں صاف مذکور ہے کہ غلام لونڈی کی دلا، اس کے آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ آخِيهِ بَغْيًا لِذِيهِ فَكَأَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ۔ جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھے گویا وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ رہا ہے جیسے آگ سے پرہیز کرنا لازم ہے ویسے ہی دوسرے کا خط دیکھنے سے۔ غیر کے نام کا لفظ بھی چاک کرنا جان بوجھ کر منع ہے اور قابل سزا ہے۔ بعضوں نے کہا آگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کی آگ سے اُس کی آنکھ کو سزا دی جائے گی جیسے کان کو اس حالت میں سزا ملے گی جب ایسے لوگوں کی بات سنے جو اُس کو نہ سنانا چاہتے ہوں، یہ حدیث عام ہے ہر قسم کی خط و کتابت کو شامل ہے۔ بعضوں نے کہا وہ خط مراد ہے جس میں کچھ راز کی باتیں ہوں، جن کا افشاء کرنا مکتوب الیہ پسند نہ کرتا ہو۔

لَا تَكْتُبُوا عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ۔ قرآن کے سوا اور کچھ میرا کلام مت لکھو (یہ حدیث منسوخ ہے اوائل اسلام میں آپ نے یہ حکم دیا تھا پھر اس کے بعد لکھنے کی اجازت دی اور خود حدیث لکھوائی اور تمام امت کا اُس کے جواز پر اجماع ہو گیا۔ امام بخاری نے ایک باب قائم کیا ہے ”باب کتاب العلم“ اور صحیح حدیث سے کتابت حدیث کا جواز ثابت کیا ہے۔) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو ملا کر ایک جگہ مت لکھو ایسا نہ ہو حدیث قرآن کے ساتھ مُلتبیس ہو جائے۔ بعضوں نے کہا یہ مانعت اس شخص کے لئے ہے جس کا حافظہ قوی ہو بھول جانے کا ڈر نہ ہو اور لکھنے میں یہ ڈر ہو کہ کتابت پر اعتماد کر کے یاد رکھنا چھوڑ دے گا۔ یا مراد یہ ہے کہ قرآن اُترنے وقت حدیث مت لکھو تاکہ لوگوں کو شبہ نہ ہو۔

إِن أَمْرًا نِيَّ حَرَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي أَكْتُبْتُ فِي

غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا۔ میری عورت حج کے لئے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی کے مجاہدین میں لکھا گیا ہے۔

مَنْ اَكْتَتَبَ فَمِمَّا بَعَثَهُ اللهُ فَمِمَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْسُفُ بْنُ جَهَادٍ۔ جو شخص جہاد سے جان چڑا کر بہانہ کر کے معذروں آیا تو اس کو میں اپنا نام لکھوائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو معذور اور اپنا ہی کر کے اٹھائے گا۔

قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ كَاتِبًا مِّنْ أَصْحَابِي۔ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک لکھا پڑھا (ذی علم) شخص تمہارے پاس بھیجا ہے۔

إِنَّمَا جَاءَتْ تَسْتَعِينُ بِعَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا بِرَبْرَةٍ عَائِشَةَ كَيْ تَكْتُبَ عَنِّي كِتَابًا بَرِيئًا۔ عائشہ نے اپنے بدلے کتابت کی ادائیگی میں اُن سے مدد چاہتی تھی (کتابت کے معنی ادھر گزر چکے ہیں یعنی غلام کچھ مال باقسط قبول کرے اور مالک سے یہ ٹھہرائے کہ جب یہ مال میں سب ادا کر دوں گا اُس وقت آزاد ہو جاؤ گا) عَائِشَةُ عَنْ كِتَابَتِي۔ میں اپنا کتابت کا روپیہ ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں۔

عَنْ النَّصَارِ اللَّهُ وَكِتَابَةُ الْإِسْلَامِ۔ ہم اللہ کے مددگار ہیں اور اسلام کا شکر ہیں۔

كِتَابِي لَا تَوَلِّيَ۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب امام حسن فوج عظیم لے کر ان کے مقابلے کو آئے، میں دیکھتا ہوں یہ فوجیں تو منہ موڑنے والی نہیں دیہاں تک کہ دشمن کی فوج پیٹھ نہ موڑے یا اس کی جگہ پر قابض نہ ہو جائے۔) وَقَدْ تَكْتُبُ يَزْنَ فِي قَوْمِهِ۔ اُس نے کمر پٹہ

باندھا یا اپنے کپڑے پہنے اپنی قوم میں جو بن والا ہو ادب لکھتے السقاء سے ماخوذ ہے یعنی میں نے مشک کو مانگا) الْكِتَابَةُ اسْتَرْهَا عَنَّا وَفِيهَا صَلَاحٌ وَكِتَابَةُ (جو ایک موضع کا نام ہے خیبر میں) اس کا اکثر حصہ بزور فتح ہوا اور کچھ صلح سے بھی۔

ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اس شخص کو جو اہل کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا نصرانی۔ بعضوں نے کہا صرف نصرانی مراد ہے کیونکہ شریعت عیسوی نے شریعت موسوی کو منسوخ کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا عمل اسی شریعت موسوی پر تھا اور انجیل مقدس میں ہے کہ میں موسیٰ کی شریعت منسوخ کرنے کو نہیں آیا ہوں)۔

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 علی رض سے پوچھا، کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ اور بھی کوئی کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے خاص طور سے آپ کو دی ہو۔ جیسے بعض شیعہ حضرات گمان کرتے ہیں، کہ آں حضرتؐ نے دو کتابیں اور حضرت علی رض کو دی تھیں ایک کتاب الجفر دوسری کتاب الجامع اور یہ کتابیں در پشت امراہل بیت کے پاس رہیں)۔

مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ
 آگے کو حدیث نبویؐ کے علاوہ کسی اور کتاب سے روایت نہیں کی، مگر شاید عبداللہ بن عمرو بن عاص رض نے کی ہوں تو کی ہو وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور میں لکھتا تھا۔ مترجم کہتا ہے باوجود اس کے کہ ابوہریرہؓ لکھتے نہ تھے اور عبداللہ بن عمروؓ لکھتے تھے اس پر بھی ابوہریرہؓ کی حدیثیں عبداللہ بن عمروؓ سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمروؓ کی مرویات سات سو سے زیادہ نہیں ہیں۔ اور ابوہریرہؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں، اور اسی کثرت روایت کی وجہ سے بعض صحابہ رض کو ابوہریرہؓ کی روایات میں شہرہ پیدا ہوتا۔

إِنِّي نَبِيٌّ يَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا

بَعْدَهُ۔ آں حضرتؐ نے مرثیہ موت میں وفات سے تین روز پیشتر فرمایا، میرے پاس لکھنے کا سامان (دوات قلم کاغذ) لے کر آؤ! میں تم کو ایک کتاب لکھوادوں، اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو (یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہ راست سے نہ بھٹکو گے۔ یہ حدیث القرقطاس کہلاتی ہے)۔

لَا يَأْسُ بِالْفِرَاقِ فِي الْغَمَامِ وَيَكْتُبُ الرِّسَالَةَ
 حام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے۔
 اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ۔ میں تیری کتاب یعنی قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا۔

لَمْ يَصْلِحْ مَا كَتَبَ لَهُ، پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ ناز پڑھے (جمعہ کی فرض اور سنت)۔

كَاتِبٌ وَكَانَ حُذًى وَظَلَمُوهُ۔ آںحضرتؐ نے سلمان فارسی رض سے فرمایا، تم اپنے مالک سے کتابت کر لو (یعنی کچھ روپیہ باقسط اس سے ٹھہرا لو جب اتنا روپیہ آدا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔ حالانکہ حضرت سلمان رض آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)۔

لَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكُتِبَ، حالانکہ آں حضرتؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپؐ نے لکھ دیا، یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علی رض نے ادب اور تعظیم اور عشق پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسولؐ کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسولؐ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیں)۔

دَعَا الْاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ۔
 آپؐ نے انصاری لوگوں کو بلا یا کہ بحرین کے ملک میں ان کو قلم دے کر سندیں لکھوادیں۔

فِي كِتَابِ عَمَلِهِ۔ پھر اس بچہ کا عمل لکھا جاتا ہے کہ دُنْيَا مِیں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا بُرے حالانکہ

تقدیر الہی میں روز ازل سے اُس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اُس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

کُتِبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ. اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے) کُتِبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَنَا فَوْقَ الْعَرْشِ. اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اسی کے پاس ہے اس کے تحت پر اس میں یہ ہے کہ میرا رحم و کرم میرے غضب پر غالب ہے (اس حدیث میں متاخرین تکلمین اور جمعیہ اور معتزلہ نے بے فروغ تاویل کی ہے اور اہل حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں) کَانَ تَبْتُ أُمَّتِي بَنَ خَلْفٍ. حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے۔ وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگ بدر میں خود بلال کی شرکت سے واصل جہنم ہوا)

فَكُنْتُ مَا قَتَلْنَا. یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔

إِنَّمَا أَنْتَ آخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ. (اے حضرت نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انہوں نے کہا کہ عائشہ تو آپ کی بھینسی ہے، آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟ تم تو میری دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (لَا نَمَّا أَلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ نَسَبِي بَهَائِي هُنَّ هُو، تو تمہاری بیٹی میرے لئے درستی ہے۔)

كُتِبَ الْحَسَنَاتِ لِسَمِّ بَيْتِهَا. اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی آل حضرت کی زبان پر معلوم ہوا کہ حسن اور شبح شرعی میں نہ کہ عقلی) يَعْلَمُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْكِتَابَ الْبَهْرُ ان کلموں کو اس طرح سکھائے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جن طرح قرآن سکھاتے تھے۔

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الصِّدِّيقُ كُتِبَ لَهُ كِتَابَ الزُّكُوفَةِ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان کے لئے زکوٰۃ کی کتاب لکھ دی (جس میں زکوٰۃ کے مسائل اور نصیحتات اور عقاید پر مذکور تھے)۔

مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف س۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلم قدرت) ک، ف، ر یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے۔ بعضوں نے کہا ان حرفوں کے لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ ڈوہی کافر مردود دجال ہے جس کی نشانی آنحضرتؐ نے بیان فرمادی ہے۔ اول تو وہ کانام ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے۔ دوسرے کھانا، پیتا، موتنا، ہنگنا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہو سکتا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

فِي كِتَابَانِ۔ پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید۔

لَيَكْتُبُ حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَا أَمَا. آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کا نام جھوٹا میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے) حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا. کوئی آدمی سچ سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے۔ مصنف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالم بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے، سب لوگ اُس کو راست باز سمجھتے ہیں)۔

كُتِبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَجَحْمِ سَائِرِينَ. اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پہلے مہزار (برس) پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی۔ (جو چھ ہونے والا تھا وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا یا پچاس ہزار

برس سے ایک مدت دراز مراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہو سکتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَامٍ ائْتِزَلَتْ مِنْهُ آيَاتِنَ. اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب یعنی لوح محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی، اس میں سے دو آیتیں اُتری ہیں یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی، ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو، دوسرے کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے امداد اور شمار مراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدت دراز مراد ہے جیسے ادھر گزر چکا۔

خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ
آں حضرت ۳ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں ہشتی لوگوں کے نام، ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام، ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے یہ کتابیں گویا آپ بہ طور کشف دیکھ رہے تھے اور انہیں میں لے ہوئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون ہشتی ہے کون دوزخی)۔

فِيهَا كِتَابٌ كُلُّ مَوْلُودٍ وَتُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ
اِس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں، وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اٹھنے والے ہوتے ہیں، وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔

كِتَابٌ لَهُ بِمِثْلِ - (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اُس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری

کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندست ہوتا تو ضرور اپنا معین و نصیب پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)۔

كِتَابٌ عَلَى ابْنِ اَوْ مَرَحَلَةٌ مِنَ الزَّيْنَا. ہر آدمی پر اُس کے زنا کا حصہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے، دل ملا ہے، شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے برہنوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)۔

لَا اَنْظُرُ وَلَا اَصَلِّتُ مَا كَتَبَ اللَّهُ. جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

الْاَشْرَاطُ مِنَ الْكُتَابِ. تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو تو لکھنے والے فرشتوں کو فرست ہی نہیں ملتی، اس حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میاندوزی عمدہ بات ہے)

لَوْ لَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلِهَاشَانُ
اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہ ہوا ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں اُس عورت کو کچھ کر کے بتلاتا (کیونکہ بظاہر حال بچہ کی صورت اور شکل دیکھ کر یہ صاف یقین ہوتا ہے کہ اس نے زنا کر لیا اور وہ سنگسار کرنے کے لائق ہے مگر اس صورت میں جب گواہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم اتنا رہا ہے اور لعان کر لینے سے زنا کی حد ساقط ہو جاتی ہے)۔

مُعَادِيَةٌ وَصِهْرٌ وَكَاتِبَةٌ. معاویہ کے باب میں جو آل حضرت عائشہ سسرالی رشتہ رکھتے تھے (ام المومنین ام حبیبہ کے بھائی تھے) اور آپ کے منشی تھے۔

يَكْتُبُ اللَّهُ رِضْوَانَهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لئے لکھ دیتا ہے (اس کو دنیا کے فتنوں اور قبر اور آخرت کے ہول اور عذاب سے بچاتا ہے)۔

مَكْتُوبٌ صِفَةٌ مَوْحِيَةٌ وَعَيْسَى يَدُفِنُ مَعَهُ أَخْبَرَتْ
 کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن
 ہوں گے (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے
 اتریں گے تو مجال کو مار کر چالیں برس تک زندہ رہیں گے،
 شادی کریں گے، آپ کی اولاد ہوگی، پھر انتقال فرمائیں
 گے تو اسی حجرہ میں جس میں آنحضرتؐ مدفون ہیں اور اس میں
 ایک قبر کی جگہ باقی ہے آپ دفن ہوں گے)۔

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ
 كِتَابَ اللَّهِ. جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں (کسی مسجد میں)
 جمع ہو کر قرآن پڑھیں (یا پڑھائیں اس کا ترجمہ اور تفسیر لوگوں
 کو سمجھائیں، اُس کے دقائق اور نکات بیان کریں)
 اُكْتَبَ فِي صَحِيفَتِنَا آتِي الشَّهَادَةُ. ہمارے صحیفہ میں
 یہ لکھ دو، میں یہ گواہی دیتا ہوں۔

إِنَّكَ تَأْتِي أَهْلَ كِتَابٍ. تم اہل کتاب کے لوگ کے رخصت
 کیے۔

لَمَّا كُنْتُمْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ. مگر آپ اللہ کی کتاب
 کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے۔

نَهَى أَنْ يُجَمَّعَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا.
 آن حضرت نے اس سے منع فرمایا کہ قبر کو جمع سے بچتے بنائیں
 یا اس پر کتبہ لگائیں جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی قبر
 ہے اور اس کے اوصاف اور حالات اور تاریخ وفات بھی اس
 میں ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا قرآن کی آیتیں یا دُعَا لِكُنُفَرَادٍ
 جو جہلوں کا فعل ہے)۔

كُتِبَتْ لَنَا ذِكْرُكُمْ يَا كُتِبَ لَنَا ذِكْرُكُمْ. تمہارے
 قدم لکھے جاتے ہیں۔

كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِ مِنَ اللَّهِ. اللہ کی یاد کرنے والوں
 میں اس کا نام لکھا جائے گا۔

اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهَةَ. ابو شاہ کے لئے یہ مضمون لکھ دو۔
 اَلْكِتَابَةُ هِيَ مِمَّا اَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَى الْاَلْسَانِ

کتابت اللہ کی ایک نعمت ہے جو آدمی کو ملی (اسی کی وجہ سے
 اگلے لوگوں کے حالات اور واقعات معلوم ہوتے ہیں۔ علوم کی
 بقا ہوتی ہے دور دراز شخص کو آدمی اپنا مطلب بتا سکتا ہے
 غرض ہزاروں فائدے اس کے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ كَتَبَ بِاَلْقَلَمِ اَدَمٌ وَقَبْلَ اِدَمٍ
 سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ حضرت آدمؑ ہیں یا
 حضرت ادریسؑ۔

كُتِبَ - چُكِبَ سے کہنا۔

كِتَابَةٌ - ہلکی پال یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلد چلنا۔
 كُتِبَ - شمار کرنا، گننا، نرم آواز کرنا، جوش مارنا، پھد
 پھد کرنا جیسے تازہ گھڑے یا صراحی میں پانی ڈالنے سے ہوتا ہے
 قلقل قلقل کرنا، بڑائی کرنا، ذلیل کرنا۔

اَلْاِكْتَاتُ اور اَلْاِكْتَاتُ - بمعنی كُتِبَ ہے اور سُنْنَا۔

كُتِبَ - کم گوشت مرد یا عورت۔

كُتِبَ - ایک باز زمین کی سبزی۔

كُتِبَ - خراب مال۔

كِتَابَةٌ - ہانڈی کے جوش کی آواز اور سینہ میں
 سے جو آواز پیدا ہو۔

فَتَكَاتِ النَّاسُ عَلَى الْمَيْضَانِ - لوگ وضو کے برتن
 پر جمع ہو گئے (اصل میں فَتَكَاتُ لوگوں کا جوم ایک دواز
 کے ساتھ۔ یہ مانوڈ ہے کِتَابَةٌ سے۔ یعنی جو آواز سینے سے
 نکلے جیسے ہڈیاں اور غَطِيطٌ ہے۔ نہایہ میں ہے کہ
 زخشری نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن محفوظ فَتَكَاتِ
 النَّاسِ ہے بائے موحده سے جیسے ادھر گزر چکا)

وَهُوَ مَكْسٌ كَه كِتَابَةٌ - حضرت حمزہؓ لوگوں
 کو داب رہے تھے (ان کو قتل کر رہے تھے) ان کے سینہ میں
 سے آواز نکل رہی تھی (یہ شجاعت اور حمیت کا جوش تھا)

قَدْ جَاءَ جَيْشٌ لَ اَيُّكُنَّ وَا لَيْتُكُمْ. ایسا
 لشکر آہنچا جس کا شمار نہیں ہو سکتا نہ وہ رُک سکتا ہے۔

کَتَاتَةٌ - ایک مقام کا نام ہے۔ مینے کے اطراف میں جو جعفر بن ابی طالب کی اولاد کا تھا۔

کَتَدٌ - ایک ستارہ ہے، اور آدی یا گھوڑے کے جسم کا وہ مقام جہاں دونوں مونڈھے ملتے ہیں یا دونوں مونڈھوں کے درمیانی حصے سے پیٹھ تک یا وہ مقام جہاں گردن گڑی ہے (اس کی جمع اکتاد اور کتود ہے)۔

جَبِيلُ الْمُنَادِي وَالْكَتَدِ - اس حضرت کے جوڑوں کی ٹہریاں اٹھی ہوئی اور مونڈھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا۔

مُسْتَعِدُّ الْكَتَدِ - مونڈھوں کا درمیانی حصہ اٹھا ہوا کتاد کی طرح تھا۔ نَقْلُ التَّوَادِ عَلَى الْكَتَادِ - زم خندق کی جنگ میں مٹی اپنے کانڈھوں کے درمیان پیٹھ پر ڈھورے تھے۔

كَتَعٌ - لیجانا، مستعد ہونا، منقبض ہونا، مل جانا، بھاگ جانا، حلف کرنا، دوڑنا، دوڑ چلے جانا۔

كَتَعٌ - مستعد ہونا، منقبض ہونا، مل جانا۔ تَكْتِيْعٌ - کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ مَكَاتِعَةٌ - قتال کرنا۔ وَكَاتَعٌ - پے درپے جانا۔

اِكْتَاعٌ - ذلیل ہونا، منقبض ہونا۔

كَتَعٌ وَجَيْلٌ، ذَلِيلٌ، كَمِيْنَةٌ، بَهِيْطٌ يَأْوِمُ طِيَّالَةَ الْخِرَابِ بِحَبْرٍ (کتع تابع آتا ہے جمع کا جیسے كَتَعَاءُ جَمْعَاءُ)۔

عرب لوگ کہتے ہیں رَأَيْتُ أَخَوَاتِي جَمَعَ كَتَعٌ مِیْنِی تیری سب بہنوں کو دیکھا اور اِشْتَرَيْتُ هَذَا الدَّارَ جَمَعَاءُ كَتَعًا عَمِیْنِی نے یہ گھر سب کا سب خرید لیا۔ اور

اِكْتَعٌ اِجْمَعٌ كَاتَبٌ آتَاہُ جِیْسَ اِكْتَعِیْنِ اِجْمَعِیْنِ كَا لَتَدَا لِنَ الْجَنَّةِ اِجْمَعُوْنَ اِكْتَعُوْنَ اِلَّا مَن شَادَ عَلَی اللّٰہِ تَمَّ سَبُّہُ كَ سَبِّہِشْتِ مِیْنِ جَادَہِ رِیْسِیْ اِخْرٰی اٹھکانا ہر مسلمان کا بہشت ہوگا گو چند روز تکلیف اٹھانے

کے بعد، مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابل شرارت اور سرکشی کرے (ایسا شخص کافر یا مشرک ہی ہوگا گو نام کا مسلمان ہو۔ بڑی شرارت اور سرکشی یہ ہے کہ مالک حقیقی کے برابر دوسروں کو کر دے، اُن کو مصیبت کے وقت ہکا بے اُن کی پوجا کرے اللہ کے احکام اور اس کی شریعتوں کا ٹھٹھا کرے)۔

بِتَابِ كَتَيْبٍ - پورا پہاڑ۔

كَتَفٌ - دھیمی چال چلنا یا مونڈھوں کو ہلا کر نرمی کرنا، دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا جیسے کتاف ہے (مونڈھے پر مارنا، مونڈھا زخمی کرنا، بڑا جاننا۔

كَتْفَانٌ - جلد پلنا۔

تَكْتِيْفٌ - دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا، چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر کرنا۔

تَكْتَفٌ - دونوں ہاتھ سینے سے ملا لینا۔

كِتَافٌ - وہ رتی جس سے مشکیں کی جاتیں۔

كَتَعٌ - وہ چوڑی ہڈی جو مونڈھے کے پیچھے ہوتی ہے (عرب لوگ بجائے کاغذ کے اس پر لکھا کرتے تھے)۔

اَلَّذِي يَصْلِيْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرًا كَالَّذِي يَصْلِيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ - جو شخص بالوں کا جوڑا سر پر باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا ہوا نماز پڑھے اس کے دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگ سکتے اسی طرح جوڑے والے کے بال زمین پر نہیں گرے۔

اَلْمُتَوَكِّيْ بِكَتْفٍ وَدَاةٌ اَكْتَبَ لَكُمْ كِتَابًا - میرے پاس مونڈھے کی چوڑی ہڈی اور دو ات لے کر آؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو گے (اگر اس کتاب پر چلتے رہو گے)۔

وَاللّٰہِ لَا رَمِيْنَ بِيْهَا بَيْنَ اَكْتَفَاكُمُ قِسْمِ خَدَا كِی مِیْنِی تُو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے جھول نہ سکو گے

وَاللّٰہِ لَا رَمِيْنَ بِيْهَا بَيْنَ اَكْتَفَاكُمُ قِسْمِ خَدَا كِی مِیْنِی تُو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے جھول نہ سکو گے

وَاللّٰہِ لَا رَمِيْنَ بِيْهَا بَيْنَ اَكْتَفَاكُمُ قِسْمِ خَدَا كِی مِیْنِی تُو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے جھول نہ سکو گے

وَاللّٰہِ لَا رَمِيْنَ بِيْهَا بَيْنَ اَكْتَفَاكُمُ قِسْمِ خَدَا كِی مِیْنِی تُو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے جھول نہ سکو گے

ایک روایت میں بَيْنَ اَصْنَا فِكْمُ ہے نون سے یعنی تمہارے مکالوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اُس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کروں گا بار بار سناؤں گا تاکہ تم تنگ ہو)۔

قَوْضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتْفِي۔ اُس کو میری پیٹھ پر دوڑوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیا۔

اَكَلَ عِزْدًا هَا كَتَفًا۔ ان کے پاس آں حضرت نے بکری کے مونڈھے کا گوشت کھایا۔

اَكَلَ كَتَفَ شَاةٍ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ۔ بکری کے مونڈھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا۔

كَتَفَتَهُ۔ تہقہ سے کم ہنسا، آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَكَتَكَتُ ہے)۔

كَتَلٌ۔ روک رکھنا، قید کرنا۔

كَتَلٌ۔ چپک جانا، لعاب دار ہونا۔

كَتَيْبٌ۔ گول پھرانا، جمع کرنا۔

مَكَاتِلَةٌ۔ بعضی مفاصلہ ہے۔

اِنْتَالٌ۔ گزر جانا۔

اَتَى بِمَكْتَلٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا۔

مِثْقَلٌ۔ وہ پندرہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مکاتیل ہے)۔

كَتَمٌ يَأْكُمَانٌ۔ چھپانا۔

كَتَمٌ۔ اونٹنی کا میکتامہ یا کتوم ہونا۔ یعنی وہ اونٹنی جو سختی کے وقت اپنی دم نہ اٹھائے نہ آواز کرے نہ اُس کا حمل معلوم ہو۔

تَكْتِيمٌ۔ چھپانا، خوب چھپانا۔

مَكَاتِمَةٌ۔ چھپانا۔

كَاتَمٌ۔ ایک دوسرے کے ساتھ چھپانا۔

اِحْتِمَاءٌ۔ چھپانا۔

اِسْتِكْتَامٌ۔ چھپانے کی درخواست کرنا۔

سِرٌّ كَاتِمٌ۔ پوشیدہ راز۔

كَتَمٌ اور كَتَمَانٌ۔ بسمہ (دوسمہ)۔

كُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْتِرَامِ وَ نَدَّاهُنَّ بِالْمَكْتَمِ مِمَّا۔ ہم لوگ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ احترام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے۔

مَكْتَمَةٌ۔ وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملائے ہیں، بعضوں نے کہا كَتَمٌ ملائے ہیں یعنی بسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَتَّبِعُ بِالْحِجَاءِ وَالْكَتَمِ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہندی اور سہمہ کا خضاب کرتے (یعنی صرف ہندی کا یا صرف سہمہ کا ورنہ دونوں کے ملائے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی مانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِجَاءِ اَوْ الْكَتَمِ ہے۔ نہایت میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِجَاءِ اَوْ الْكَتَمِ ہے (واو جمع کے ساتھ)۔

اِحْفَرٌ تَكْتَمُ بَيْنَ الْفَاتِ وَالْاَمْرِ۔ عبدالمطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تَكْتَمُ یعنی زمزم کو اُس مقام پر کھودو جہاں گوہر، لید، خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (مہواریہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلہ جرمہم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ

لے اس کو ہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کرتے ہیں)۔

باب الکاف مع النثار

کُتِبَ: پانی کے اُپر آجانا، پھین اُٹھنا، پھین لے لینا، ملانی جو دودھ پر جسے کھالینا، سبزی کا بلند ہونا، لنبنا ہونا۔
کُتِبَ: اللبائن۔ دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اُپر آجاتی ہے۔

کُتِبَ: جمع کرنا، داخل ہونا، حملہ کرنا، کم ہونا، قریب ہونا، موقع دینا۔
تُكْتَبُ: کم ہونا۔
مُكْتَبَةٌ: نزدیک ہونا۔
اِكْتَابٌ: کتبہ پلانا، نزدیک ہونا۔
اِنْكِتَابٌ: جمع ہونا۔
كُتِبَ: بہت۔
كُتِبَاءٌ: مٹی۔

كُتِبَتْ: ریتی کا ٹیلہ (تہ)۔
اِنَّ اَكْتَبَكُمْ التَّوْمَرُ قَاتِبًا وَهُمْ يَا اِذَا اَكْتَبُوْا قَادِمُوْهُمْ بِالسَّبِيلِ۔ یعنی جب کافر زور آجائیں تمہارے نزدیک ہو جائیں، اُس وقت ان پر تیر چلاؤ (تا کہ تیر اور نشانہ نثار نہ جائے)۔

وَظَنَّ رِجَالٌ اَنْ قَدْ اَكْتَبَتْ اَطْمَاعُهُمْ۔ کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی۔
يَعِدُّ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَغِيْبَةِ فَيَخْدَعُهَا۔
يَا اَكْتَبِيْ۔ کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو مٹھا ر لیتا ہے (کُتِبَ قَلِيلٌ دُوْدُهَا يَكْهَانُ) فَبَدَّتْ لَهُ كُتْبَةٌ۔ میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دیا (کر تانی نے کہا کُتِبَ ایک بار جو دودھ دیا گیا یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)۔
يَعِدُّكُمْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَغِيْبَةِ۔ کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ

گیا تھا جب عبدالمطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انہوں نے وہاں کھدوانا شروع کیا اور زمزم کا کنواں اڑسہ نو تیار ہوا۔
کُتِبَ: اُس حضرت کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی۔

مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَبَهُ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا كَسَبَهُ مِنْ تَقَاتُرٍ۔ جو شخص علم دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اُس کو چھپائے تو قیامت کے دن اُس کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے) تَوَكَّلْ اِنَّ اَكْتَبَ تَمَّ عَلَيْهَا مَا كُتِبَتْ اَلَيْسَ۔ (ابن عباس نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہو تا کہ علم دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا تو میں سجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط و کتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور کفار بدعتی تھا)۔

كُتِبَتْ: امام رضا کی والدہ کا بھی نام تھا۔ امام موسیٰ کاظم نے ان کا نام ظاہر رکھا، جب امام رضا ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔
مَكْتُومٌ۔ اس حضرت کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا۔
اِبْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ۔ مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، ان کا نام عمرو یا عبد اللہ تھا۔

كُتْنٌ۔ چپک جانا، میل اُچھلا ہو جانا۔
كُتْنٌ اَوْ اِكْتِنَانٌ۔ چپکانا۔
اِنَّكَ لَكُتْنٌ۔ تو تو چپٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے۔ یہ کُتْنٌ اَلْوَسْمِيُّ سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا۔ نہایت میں ہے کہ کُتْنٌ کہتے ہیں دیوار میں دُحوال لگ جانے کو)۔
كُتْنَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں۔

کسی کو عطا کرتا ہے (درد و پیسے کا جانور مستعار دیتا ہے)
 کُنْتُ فِي الْمَقْعَةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمِثْمَا عَجْوَةٍ فَكُتِبَ بِمِثْمَا قَبِيلَ كَلْبَةَ وَلَا تَوَزَّ عَجْوَةٌ -
 میں مسجد کے ساٹھان میں رہا کرتا رہا جہاں ہاجرین کے فقیر
 اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے (ایک بار اس حضرت نے عجمہ کھجور
 ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجمہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) وہ
 ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو
 کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب لے کر کھاؤ اس
 میں برکت ہوتی ہے)۔

جُثْتُ عَلَيَّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَرْنُ نَعْلٍ مَمْنُونٍ
 میں حضرت علیؑ کے پاس آیا لوگوں کا ایک ڈھیر ان کے پاس
 پڑا ہوا تھا۔

ثَلَاثَةٌ عَشْرَةَ كُتِبَ الْمَسَاكُ يَا عَلِيُّ كُتِبَانِ الْمَسَاكِ
 تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیادوں پر بیٹھے ہوں گے۔
 عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ - اس حضرت مسلم فرماتے
 ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰؑ کی
 قبر بتلا دیتا وہ) لال رتی کے ٹیلے کے پاس ہے۔

حَاقِقٌ جَوْجُؤٌ أَدْرَمِينَ كُتَيْبِ ضَرِيَّةٍ - آدم کے
 سینے کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریہ کی رتی کے ٹیلے سے بنائیں۔
 وَإِنْ كَرِهْتُمْ إِلَّا كُتَيْبَاتٍ مِّنْ رَّمَلٍ - اگر صبر رتی
 کے ٹیلے کے سوا اور کوئی آڑ نہ پائے تو اسی کی آڑ میں جنت
 پوری کرے۔ پھر حال پر وہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری

يَضَعُونَ ثِيَابَهُمْ عَلَى كَوَائِبِ خَيْرٍ لِيَهُمْ - اپنے
 کپڑے گھوڑوں کے کوائب پر رکھتے ہیں یہ کوائبہ کی
 جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہے

جہاں دونوں مونڈے ملتے ہیں)۔
 كُنْتُ رَجُلًا أَنْ قَدِ الْكُتَيْبَتِ نَهْرَهَا - بعض لوگوں
 نے گمان کیا کہ ان کو ٹہلتیں مل گئیں ران کی فرستیں کھٹا

کٹھ - کھنی ڈاڑھی والا۔
 كُنَّا قَهْ أَدْرَمُونَ - گھناپن، کثافت۔
 كُنْتُ - غلیظ ہونا، زلدار ہونا، نکال پھینکنا۔
 الْكُتَاتُ - ڈاڑھی گھنی ہونا
 كُنَّا نَأْوُ - جس زمین میں خاک بہت ہو۔ میں صی
 كُنْتُ اللَّحِيَّةِ - آنحضرتؐ کی صفت جو یعنی گھنی ڈاڑھی
 والے رہتا ہے جس سے کہ ڈاڑھی کی کثافت یہ ہے کہ باریک
 اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار ہونا ہے۔
 تَوَمَّرْتُ - گھنی ڈاڑھی والے لوگ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَحْطَانَ بْنِ هَبْ مَحْمُودٍ
 إِلَى مَنْ أَخْرَجَهُ مِنْ بِلَادِهِ قَامًا مِّنْ كَعْبِ حَبِيبِ
 كَمَا كَانَ قَدًا زَمَهُ كَتَّ مَخْفِيَةً فَلَا يَعْتَشَاؤُ - اس حضرت
 عبداللہ بن ابی ہریرہ سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے
 لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنہوں نے ان کو نکالا
 (یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ
 ان کے آنے سے اس کی ناف خاک آلودہ ہوئی (اس نے اپنے
 تئیں مراد لیا کیونکہ اس حضرتؓ کی تشریف آوری کی وجہ سے
 اس کو سرداری نہ مل سکی) اس کے پاس نہیں آتے۔
 رکیوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ عبداللہ منافق
 ہے۔ یہ کٹھ سے بکھلا ہے بمعنی خاک)۔
 كَثْرَةٌ - غالب ہونا کثرت میں۔
 كَثْرَةٌ - بہت ہونا۔

۱۰ - قریہ - ایک معتم کا نام ہے عینہ سے چھ میل پر۔ اصل میں وہ ایک عورت کا نام تھا جو اس موضع میں رہتی تھی ہوا
 ۱۱ - ایک روایت میں یضعون وراحم ہے یعنی اپنے نیرے۔ ۱۲ - منہ
 ۱۳ - جمع البحرین میں جو یعنی چھوٹی ڈاڑھی اور گھنی ہوتی۔ ۱۴ - منہ

تکثیر بہت کرنا۔
 مکتا شرف کثرت میں غالب ہونا، کثرت مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا، فخر کرنا۔
 اکتشار بہت کرنا بہت لانا، خوشہ نکالنا، بہت ہونا
 تکثر کثرت ظاہر کرنا، بہ تکلف دوسرے کے مال کو بہت جانکر اوروں سے بے پرواہ ہونا۔
 تکاثر ایک دوسرے پر کثرت جنانا، فخر کرنا۔
 استکثار بہت جانا۔
 کثار بہت۔
 کثار اور کثار جمعیت اور کثیر۔
 کثر اور کثر کھجور کا گاجھا۔
 کثر اور کثر بہت ہونا (مندی قیل اور قیل کی)۔

کثری ایک بنت تھا۔
 لا قطع فی شہیا ولا کثر۔ میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گاجھا چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔
 کثر کھجور کا گاجھا جو سفید سفید نکلتا ہے، اس کو کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)۔
 نِعْمَ الْمَالُ اَدْبَعُونَ وَ الْکَثْرُ یَسْتُونَ۔
 چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت ہے،
 اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَ تَامَعَ شَیْءٌ اِلَّا کَثْرًا قَاہَ
 تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اُس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں :
 مَا کَثْرَتْہُ فَکَثْرَتْہُ۔ میرا اُس کا کثرت میں مقابلہ ہوا۔ آخر میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)۔

مَا رَاَ اَیْنَا مَکْثُوْرًا اَجْرًا مَقْدًا مَّا مَنَہُ۔ جناب امام حسینؑ کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا، جو وجود اس کے کہ دشمن کا عدد بہت زیادہ ہو اور وہ اتنی جرات کرے (آپ کے ساتھ بہت ہی تھوڑے سو دوسو سے زیادہ نہ

تھے اور دشمن ہزاروں کی تعداد میں، پر آپ نے ان سب سے مقابلہ کیا)۔
 وَلَهَا صَمَائِرٌ اِلَّا کَثْرًا فِیْہَا۔ ایسی عورت کی سونکیں ہوتی ہیں تو وہ اس کے حق میں بہت باتیں بناتی ہیں طرح طرح کے عیب لگاتی ہیں (تا کہ غاوند کا دل اُس کی طرف سے پھر جائے)۔
 دَکَانَ حَسَّانٌ مِمَّنْ کَثَرَ عَلَیْہَا۔ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ رضی کی نسبت بہت باتیں بنائیں وہ بھی تہمت لگانے میں شریک تھے)۔

اَدْبَعْتُ اَبَا سَعْدِیًّا وَ هُوَ مَکْثُوْرٌ عَلَیْہِ۔ میں ابو سعید کے پاس آیا اُن پر لوگ کثرت سے جمع تھے (جو اپنے اپنے حقوق اور قرضوں کا اُن سے مطالبہ کرتے تھے)۔
 اَکْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْہُمْ بَرِیْعَ۔ ابو ہریرہ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں (اس وجہ سے خیال ہے کہ کہیں اُن کو اشتباہ نہ ہو گیا ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھوٹے تھے۔ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہ رضی سے کرائی، اُن کو یہ شبہ ہوا کہ شاید کثرت روایات کی وجہ سے سہواً ابو ہریرہ نے اس حدیث کو مرفوع کر دیا ہو۔ جب حضرت عائشہ رضی نے بھی تصدیق کی کہ آپ حضرت نے ایسا فرمایا تھا تو عبد اللہ بن عمر رضی کا شبہ دور ہو گیا،
 لَا تَنْبِئُہُ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ مَجْمُوْعِ السَّمَاۃِ
 میں اُن کے پاس آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ آتا رہے صرف کثرت عبارت ہے۔ جیسے کہتے ہیں میں نے ان سے ہزار بار کہا۔ یعنی بہت بار کہا)۔

اَللّٰهُمَّ اَکْثَرُ مَا لَہُ۔ یا اللہ اس کے مال کو زیادہ کر (اس حدیث سے اس نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ مالدار، مفلس اور محتاجی سے بہتر ہے، دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ مالدار افضل ہیں تو تو

اور پرہیزگاری ہو۔
 اَفْضَلُ الْعَتِيقِ اَكْثَرُهَا ثَمَنًا. زیادہ فضیلت اس
 بردے کو آزاد کرنے میں ہے جس کی قیمت زیادہ ہو (بشرطیکہ
 اس قیمت میں دو بردوں کا آزاد کرنا ممکن نہ ہو سکے ورنہ
 دو گردوں کا چھڑانا ایک گردن پھڑانے سے افضل ہوگا
 اور قربانی کا حکم اس کے برخلاف ہے، قربانی میں ایک موٹی
 تازی بکری دلی دو بکریوں سے افضل ہے۔
 مَا يَمْتَكِنُ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ. میں نے تم کو حورو
 کو مردوں سے زیادہ دوزخ میں دیکھا۔

اِلَّا رِبَا مِّنْ اَسْفَلِ اَكْثَرُ. بعض روایتوں اکثر
 نائے مثلثہ سے ہے اور بعض میں باتے موعده سے)
 كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونِيْمٌ. ان کے پیٹوں میں بہت چربی ہو
 كَثْرَةُ دُخُوْنِيْمٍ. ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ کے
 آنحضرت کے پاس بہت آنے سے۔

وَكَثْرَةُ الْخَطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ. مسجدوں تک قدم زیادہ
 ہونا (جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے
 یا بار بار مسجد میں آنا مراد ہے)۔

دَعْوَى كَاذِبَةٍ لَيْسَتْ كَثِيْرَةً بِهَا. جھوٹا دعویٰ کر کے اپنا
 مال بڑھانا (پر ایسا روپیہ فریب اور دغا سے مار لینا)۔
 لَا يَعْلَمُهُ كَثِيْرٌ. اس کو بہت لوگ نہیں جانتے (کیونکہ
 اس کی مخالفت کی دلیل صاف طور سے قرآن اور حدیث میں
 مذکور نہیں ہے اس لئے عوام اس سے ناواقف ہیں۔ البتہ عالم
 لوگ جانتے ہیں، غرض یہ ہے کہ اس کی دلیل میں شبہ ہے تو
 ایسے مشتبہ کاموں سے بھی باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری
 ہے)۔

كَثْرَةُ السُّؤَالِ. بہت مانگنا۔
 يَسْتَكْثِرُوْنَ. آنحضرت کی بیویاں آپ کے پاس جمع
 ہوتی کچھ زیادہ مانگتی تھیں (جتنا موجود تھا اس سے زیادہ
 سامان چاہتی تھیں یا زیادہ خرچہ طلب کرتی تھیں)۔

ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلَمًا كَثِيْرًا. میں نے اپنے نفس پر بہت
 ظلم کیا ہے (خوب گناہ کئے ہیں۔ ایک روایت میں ظَلَمًا كَثِيْرًا
 ہے یعنی بڑا ظلم کیا ہے)۔

فَاجْتَمَعَ فِي الثَّانِيَةِ اَكْثَرُ حُبِّ لَوْكُوْنِ كَوَيْهٍ خَيْرٌ يُّوْنِي
 کہ آنحضرت نے تہجد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ
 ادا کی، تو دوسری رات کو بہت لوگ جمع ہوئے۔
 اَلَا كَثْرُوْنَ هُمْ اِلَّا قَلُوْنَ. جو لوگ دنیا میں
 زیادہ مالدار ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے (ان کو نسبت
 غریبوں کے آجر اور ثواب کم ملے گا)۔

يَكْتُوْنُ فِيكُمْ الْهَرَجُ حَتَّى يَتَكَثَّرَ فِيكُمْ الْمَلِكُ
 قیامت کے قریب جنگ بہت ہوگی (اکثر سرد مارے جائیں گے
 عورتیں رہ جائیں گی) مال و دولت کی کثرت ہوگی (جو تک
 جب آبادی کم ہو جائے گی تو مال و دولت کی طرف لوگ زیادہ
 خیال نہ کریں گے ہر ایک کے پاس روپیہ کی اڑاڑ ہوگی)۔

اِنَّ رَافِعًا اَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ. رافع بن خدیج نے
 تو بہت کر لیا (یعنی مزارعت کے عدم حوالہ میں ایسا مال لیا
 کہ جو مزارعت ناجائز تھی اس میں اور جائز مزارعت میں
 کوئی فرق نہ رکھا بلکہ مزارعت کی ہر ایک قسم کو خواہ بٹانی ہو
 خواہ نقدی ناجائز رکھا)۔

فَخَوَّ اَكْثَرُ عَمَلًا. یہودیہ کہنے لگے کہ ہم نے زیادہ
 کام کیا (اسی طرح نصاریٰ اور ہم کو مزدوری کم ملی)۔
 لَيْسَ بِمُسْتَكْثَرٍ مِنْهَا. وہ اپنی بیوی سے زیادہ صحبت
 رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اس کو چھوڑ دینا منظور ہو۔

لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا. زیادہ صحبت نہ رکھتا ہو (یعنی اپنی
 بیوی سے اس کو رغبت نہ ہو) اس کے پاس زیادہ بیٹھنا یا
 کرنا پسند نہ کرے)۔

وَالْتَمَسَ اَكْثَرُ. اس وقت کھانے کی سب چیزیں
 میں کھجور زیادہ تھی (اسی کا استعمال بہت کرتے)۔
 وَالثَّلَاثُ كَثِيْرٌ. تہائی مال بہت ہے (اس سے زیادہ

مال کی وصیت کرنا درست نہیں کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوگی ایک روایت میں بھی ہے (بائے موحدہ سے)

أَكْثَرَتْ عَلَيْكُمْ. میں نے تم کو مسواک کے باب میں بہت کہا (مسواک کرنے کی بار بار تاکید کی)۔

تَحْنُ الْكُفْرَةَ أَكْثَرُ وَأَمْنُهُ مِمَّا رَكْعَتَيْنِ رَأَيْتُ رَوَايَتٍ فِي أَمْنِهِ هُوَ جَمْعُ هِيَ أَمِينٌ كِي تَعْنِي) ہمارا شمار ہر ایک زمانہ سے اس وقت زیادہ تھا اور اسی طرح تمام زمانوں کی نسبت اس وقت ہم زیادہ بے خوف تھے مگر اس پر بھی تمنا میں دو رکعتیں پڑھیں (نماز کا قصر کیا۔ بس معلوم ہوا کہ قصر کے جواز کے لئے کافروں کا خوف اور ڈر نہ رہا نہیں ہے بلکہ امن کی حالت میں بھی سفر میں قصر کر سکتے ہیں)۔

أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِفُ. آنحضرت اکثر اس طرح قسم کہا کرتے تھے (لَا وَ مَقْلَبُ الْقُلُوبِ)۔

وَاللَّهُ أَكْثَرُ حُجُوبًا مِنْ دُعَائِكُمْ. اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے زیادہ قبول کرتا ہے (یعنی اس کی اجابت تمہاری دعا سے بڑھ کر ہے)۔

يَكْفُرُونَ۔ غلیف بہت ہو جائیں گے (ہر ایک ملک میں ایک ایک شخص مخالفت کا دعویٰ کرے گا)۔

عَادَ كَثْرَةُ كَالْعُدَّةِ. اُس کی کثرت ناداری ہوگی۔ (رہ ناداری کے بعد محتاج ہو گیا)۔

كُوْثَرٌ. ایک نہر ہے بہشت میں (اور یہی صحیح ہے جو مروج حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا کہ کوثر سے خیر کثیر زیادہ ہے)۔

فَاكْثَرِ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ. لوگ (قیامت کی ہولناکی باتیں سن کر) بہت رونے لگے۔

تَوْضُؤًا وَضَوْؤًا حَسَنًا بَيْنَ الْوَضُوءَاتِ وَكَمَّ بَكْرًا. دو وضو کے درمیان ایک اچھا وضو کیا اور پانی بہت نہ بہایا۔ وَإِنْ تَوَضَّعْتَ مَرَاتِمًا مَكَاشِرًا. اگر تو نمائش کی

نیت سے اپنا زور جملانے کو لڑے یا اپنا مال بڑھانے کو لوٹا کا مال کما کر۔

غَيْرَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذْ كَثُرَتْ فَأَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ. شریعت کی باتیں (اور مسائل) تو بہت سے ہیں مگر کو ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں (اس پر عمل کرتا ہوں) اُس حضرت نے فرمایا۔ ایسا کہ تیری زبان اللہ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے (یعنی ذکر الہی کی مداومت کر جو تمام عبادتوں سے افضل ہے اگر ذکر زبان اور دل دونوں سے ہو تو سبحان اللہ اگر صرف دل سے ہو تو وہ بھی نہایت عمدہ ہے اگر صرف زبان سے ہو تو سب سے کم درجہ کا ہے)۔

وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ. آنحضرت کی حدیث عام ہے (نبی اسرائیل کی عورتوں اور دوسری سب عورتوں کو شامل ہے) اور عقل اور مشاہدہ بھی اسی کو مقتضی ہے کہ حیض نبی اسرائیل کی عورتوں سے خاص نہ ہوگا)۔

فِيمَا يَقَعُ فِي الْبَيْرِ فَيَمُوتُ فَاكْثَرُ الْإِنْسَانِ مَيِّزُخٌ مِنْهَا سَبْعُونَ ذَلْوًا وَأَقْلَهُ الْعَصْفُورُ مَيِّزُخٌ مِنْهَا دَلْوٌ وَاحِدًا وَمَا سَوَى ذَلِكَ. امام ابو عبد اللہ نے فرمایا اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر مر جائے (سب میں بڑا آدمی ہے) تو ستر ڈول اس میں سے نکالے جائیں اور سب میں پھونی پڑ جائے (کنجشک خانگی) وہ اگر گر کر مر جائے تو ایک ڈول پانی نکالا جائے (ایک روایت میں فَاكْثَرُ الْإِنْسَانِ) ہے)۔

كُثْرَةُ عَذَّةٍ. ایک مشہور شاعر ہے (عذہ اُس کی محبوبہ کا نام تھا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے حجرت زائدہ اور عامر بن نضرا کے باب میں فرمایا کہ کثیر عذہ اپنی دوستی میں ان دونوں سے زیادہ پکا تھا)۔ کُثْعُ. چکنائی اوپر آجانا۔

گٹھ۔ پیٹ لٹک جانا، سُرخ ہو جانا، خون بہت ہونا
تکثیف بمعنی گٹھ ہے اور ایک بارگی نکل آنا۔
گٹھ۔ کچھ۔

گٹھ۔ جماعت۔

گٹھ۔ موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، دلدار ہونا، غلیظ ہونا۔
تکثیف۔ غلیظ کرنا، گاڑھا کرنا۔

گٹھ۔ جم جانا، گاڑھا ہو جانا جیسے استسکاف

۔

لَسَادِقُ التَّارِ أَرْبَعُ جُدُدٍ كُتِفَ۔ دوزخ کی
فتاںیں چار دیواریں ہیں موٹی موٹی (جن کے اندر دوزخ ہے)

شَقَقْنَا كُتِفَ مَرُوطِ طِهْنٍ فَأَخْتَمَانَ بِهِ۔

انھوں نے اپنی چادروں میں سے جو خوب گاڑھی تھی اس کو
پھاڑا اور اوڑھنیاں بنائیں (سینہ اور بال چھپانے کو جب
یہ آیت اتری ولیضامن بنسہن علیٰ جوبہن)۔

إِنَّهُ أَنْهَى إِلَى الْعَلِيِّ يَوْمَ صِدْقَيْنَ وَهُوَ فِي كُتِفَ
عبداللہ بن عباسؓ جنگ صفین کے دن حضرت علیؓ کے پاس
پہنچے آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تھے۔

فَأَسْتَكُتِفَ أَمْرًا۔ اس کا کام بلند ہو گیا (عالی

شان ہو گیا)۔

كُتِفَتْ أَمْكُتِكُثُ۔ ریتی، مٹی، کنکریاں۔

قَالَ أَبُو سَفْيَانَ عِنْدَ الْجَوْلَةِ أَلَّتِي كَانَتْ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَلَبَتْ وَاللَّهِ هُوَ أَرِيذٌ فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ

بْنُ أُمِّيَّةَ يَفِيكَ أَلَّتِكُتِكُثُ۔ جب جنگ ہوازن میں مسلمانوں

کو ذرا گرفتار ہوئی (دو تیروں کی بارش سے جو ہوازن

والوں نے کی گجرا گئے اور بھاگ نکلے) تو ابوسفیانؓ کیا کہنے

لگا (حالانکہ اسلام قبول کر چکا تھا) قسم خدا کی ہوازن والوں

کو اب غلبہ ہو گیا (ایک روایت میں یہ ہے کہ اب مسلمان ساہل

سمندر تک ٹھننے والے نہیں) یہ سن کر صفوان بن امیہ نے

کہا (حالانکہ وہ بھی نو مسلم تھے) ارے تیرے منہ میں مٹی کنکر

پتھر۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْجِيمِ

کجھ۔ کجھ سے کھیلنا۔

كَجَجَةٍ يَأْكُتَجَةُ۔ ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں،
ایک چمڑے کے اس کو گول پھراتے ہیں گیسند کی طرح۔

فِي كُلِّ شَيْءٍ قِمَارٌ حَتَّىٰ فِي كَعْبِ الصَّبِيَّانِ بِالْكَجَجَةِ
ہر چیز میں جو ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کجھ میں جس سے بچے کھیلتے
ہیں (جب ہرجیت کی شرط ہو تو ہر کھیل اس شرط
کے ساتھ ہوا ہے اور حرام ہے)۔

كَجَجَةٍ۔ ایک کھلونا ہے۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْحَاءِ

کجھ۔ ڈبر پر مارنا۔

تَكَجَجَتِ۔ دانہ نکل آنا، یا بہت دانے نکلنا۔

كَأَجَبَةٍ۔ بہت اور وہ آگ جس کا شعلہ بلند ہو۔

كَجَجَةٍ۔ ڈبر۔

لَمْ يَأْتِ الْخَضْبُ فَيَعْقِدُوا الْكُكْرَ مَرَّتَيْنِ يَكْتَبُ۔ پھر

دجال ایک سرسبز اور شاداب مقام میں آکر انکوڑ کی سیل

چڑھائے گا اور اسی وقت اس میں سے خوشے نکالے گا (انکوڑ

کے دانے نمودار ہوجائیں گے) یہ اس کا ایک شعبہ ہوگا

لوگوں کو بہکانے کے لئے)۔

كُكُلٌ۔ سرمہ لگانا قحط سالی ہونا۔

اِكْتَالٌ۔ خشک سالی ہونا، سبزی کی ابتدا۔

اِكْتَالٌ۔ سرمہ لگانا، قحط سالی ہونا۔

كُكُلٌ۔ آنکھیں سیاہ ہونا۔

تَكُكُلٌ۔ سرمہ لگا کر آنکھیں کالی کرنا۔

فِي عَيْنَيْهِ كُكُلٌ۔ آل حضرت کی آنکھیں پیدائش سے

سُرمیں تھیں۔

لَيْسَ التَّكْمَلُ كَالْحَكْلِ - سرمہ لگا کر آنکھوں کو کالا کرنا اس کالک کے برابر نہیں ہے جو پیدائش سے آنکھوں میں یا پلکوں میں ہوتی ہے۔

إِنَّ جَبُونَثَ بِيَهْ أَدْحَجَ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ - اگر اس عدت کا بچہ کالی سرگیس آنکھوں والا پیدا ہوا۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مَكْحَلٌ - بہشتی لوگ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے نہ ڈاڑھی نہ مونچھ ہوگی، آنکھیں سرگیں ہونگی اَشْتَكَّتْ عَيْنَاهَا فَتَدَكُّهَا - اُس کی آنکھیں دکھیں ان میں سرمہ لگائے۔

لَا أَكْتَعِلُ بِنَوْءٍ - مجھ کو تویندری نہیں آتی رانگہ نہیں لیتی۔

إِنَّ سَعْدًا أُرْمِيَ فِي أَكْحَلِهِ - سعد بن ابی وقاص کو کھل میں تیرگا راکھل وہ رگ جس کو ہفت اندام کہتے ہیں یہ ہاتھ میں اکھل کہلاتی ہے اور ان میں نساہ اگر یہ رگ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا۔

مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ إِلا شَيْئًا - تمہارا بہترین سرمہ اتم ہے (جو سرمہ کا پتھر ہے عرب کے ملک میں ہوتا ہے)

مَنْ أَكْحَلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ يَوْمَدًا عَيْنًا أَبَدًا - جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگائے اس کی آنکھوں میں کبھی آشتو نہ ہوگا یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ بعضوں نے اس کو موندوا کہا ہے۔

باب الکاف مع الخاء

لَخٌ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ - اُس وقت کہا جاتا ہے جب بچہ کو کسی چیز سے روکا جاتا ہے یا پلیدی اور نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے۔

أَكَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الْقَدَاقَةِ فَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جناب امام حسن نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھالی (اس وقت آپ بچے تھے آپ

کو معلوم نہ تھا کہ زکوٰۃ کا مال سادات پر حرام ہے) آنحضرت نے فرمایا بھی بھی (یعنی ناپاک ہے منت کھا بلکہ منہ سے نکال کر پھینک دے۔ دوسری روایت ہے کہ آل حضرت نے آپ کے منہ سے نکال کر پھینک دی)۔
کَنْخِيخٌ: خزانے لگانا۔

باب الکاف مع الدال

كَدَّ أَيْ كَدَّ وَوَجَّ - سردی مارنا، چھوٹا ہونا، خراب ہونا۔
أَرْضٌ كَادِيَةٌ - جس زمین میں روئیدگی دیر میں ہو۔
تَكْدِيَةٌ: زمین میں ٹوٹا دینا۔
إِكْدَاءٌ: پھیر دینا۔

كَدَّبٌ يَأْكُدُّ يَأْكُدُّ يَأْكُدُّ - سہوٹ بولنا۔
راہن عباسؓ اور حسن بصریؒ نے سورۃ یوسف میں یوں پڑھا ہے يَدَّ يَكْدِبُ یعنی بدلا ہوا سفیدی مائل۔
مَكْدُوبَةٌ: صاف سفید عورت۔

كَدَّحٌ: کوشش کرنا، محنت کرنا، بڑے یا بھلے کام کے لئے پھیل دینا، بگاڑنا، خراب کرنا، لگانا۔
تَكْدِيحٌ: پھیلانا، کھڑو پھیلانا۔
تَكْدِيحٌ: چھلنا، خراش ہونا۔

أَلَسَايِلُ كَدُّوحٌ يَكْدَحُ بِهَا السَّجُلُ وَجَوْهَةٌ - سوال گویا خراش ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنا منہ پھیلاتا ہے (عزت اور آبرو میں بٹ لگاتا ہے ذلیل ہوتا ہے)۔

إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ - مگر بادشاہ سے سوال کرنا (وہ خراش نہیں ہے اس میں ذلت نہیں ہوتی کیونکہ بادشاہ سے تو تمام رعایا کی حاجتیں متعلق ہوتی ہیں بغیر سوال کے چارہ نہیں دوسرے بادشاہ کے قبضہ میں بیت المال ہوتا ہے جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہے تو بادشاہ سے سوال کرنا گویا اپنا حق مانگنا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ بیت المال میں سے مستحق لوگوں کے حقوق نہ دیتا ہو تو فقہاء

کو بقدر اپنے حق کے ہر ایک تدبیر سے اس میں سے لے لینا درست ہے۔ جمع ابجاری میں ہے کہ خَمُوشٌ اور خَدَّوْشٌ اور کَدَّوْحٌ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خراش اور کھردرنے کی گدگد محو۔ محنت اور مشقت کرتے ہیں (دنیا یا آخرت کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

مَكَادِحُهُ اَحْلَى مِنَ الشَّهَادَةِ۔ مومن کو روٹی کے لئے محنت مشقت کرنا شہدے سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ گدگد سخت کوشش کرنا، اصرار اور الحاح کرنا، کنگھی کرنا، محنت میں ڈالنا، تمکنا، ہاتھ سے پھین لینا۔

تکدید۔ زور سے ہانک دینا۔ اِكْتَادُ اور اِكْتَادٌ۔ اساک کرنا، بجلی کرنا۔ اِكْتَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔ تَكْدُدٌ۔ کوشش کرنے والا بنا، تکلیف پہنچانا۔ اِسْتِكْدَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔ كَدَّوْدٌ۔ بجلی اور وہ کنواں جس کا پانی شکل سے نکلے۔ كَدِيدٌ۔ نیک۔

يَوْمُ الْكَدِّ يَدٌ۔ عربوں کی لڑائی کا ایک دن گزرا ہے۔ الْمَسَائِلُ كَدٌّ يَكْدُ بِهَا السَّرَّجُ لِوَجْهَةِ سَوَالٍ کیا ہیں گویا اپنی آبرو بہانا ہے (اور رنج اور تکلیف میں اپنے تئیں ڈالتا ہے)۔

وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا۔ اُن کی زندگی رنج اور تکلیف کی نہ کر۔

لَيْسَ مِنْ كَدِّ لَيْ وَلَا كَدِّ اَبِيكَ۔ یہ تیری محنت کا آیا ہوا نہیں ہے نہ تیرے باپ کی محنت کا بلکہ مسلمانوں کا مال ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنر عقبہ کو لکھا تھا یعنی بیت المال کا روپیہ نہ تیری ملک ہے نہ تیرے باپ واد کی بلکہ عام مسلمانوں کا حق ہے تو بلا مانگے ان کا حق آؤ اگر فَحَصَّ الْكُدَّ كَ بَيِّدٍ فَاشْتَجَسَ الْمَاءُ۔ سخت زمین کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو پانی پھوٹ نکلا۔

كُنْتُ اَكْدُكَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرت کے کپڑے سے منی چھیل (کھرنے) کر چھینک دیتی۔

فَاخْرَجَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَفِّينَ لَهُ كَدِيدًا كَدِيدًا الطَّيِّبِينَ۔ آنحضرت مسلم لے ہماری دو صفیں کر کے ہم کو نکالا ان کے چلنے سے آگے کی طرح باریک خاک اڑ رہی تھی۔

فَصَامَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَدِيدَ۔ آپ سفر میں روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ کدیر میں پہنچے جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف) كَدَّوْتُ۔ میں نے تکلیف اٹھائی۔

كَدَّوْتُ نَهْ۔ میں نے اس کو تکلیف میں ڈالا (لازم آؤ متعدی دونوں معنوں میں آیا ہے)۔

اَلْكَادُّ عَلَى حَبَالِهِ۔ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرنے والا۔

كَدَّرٌ يَكْدَارُ۔ يَكْدُوْرَةٌ يَكْدُرُ تَبْرَةٌ ہونا، تاریک ہونا (خند ہے صفا کی)۔

اَكْدَارٌ اور كَدِيْرٌ اور كَدْدٌ۔ تیرہ، میلا، گرد آلود۔ تَكْدِيْرٌ۔ رنجیدہ کرنا، بہانا۔

تَكْدَسُ۔ تیرہ ہونا، خراب ہونا، رنجیدہ ہونا۔ اِنْدَكَ اَدٌّ۔ جلدی کرنا، ٹوٹ جانا، زبرد ہونا، پھیل جانا

اِكْدِرَاسٌ۔ (بہن کد د ہے)۔ كِنْدُوْدٌ۔ ایک مشہور دوا ہے۔

اَكْدَرِيْتِه۔ ایک مشہور مسئلہ ہے فرائض کا جس میں اکر کو تردد ہوا تھا۔ یعنی ایک عورت مر جائے اور خاندان اور ماں اور دادا اور حقیقی بہن چھوڑ جائے۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَكْدِرِ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے اندر۔

اِنْدَكَ اَدٌّ۔ جلدی سے گزر گیا۔

کَدَسٌ يَأْكُدُ اسْتُمْ جھینکا۔

کَدَسٌ لَيْسَ۔ ایک کے اوپر ایک رکھنا۔

کَدَسٌ سَتٌّ۔ موندھے ہلا کر جلد جلد چلنا۔

کَادِسٌ۔ اس کی جمع گوادس میں ہے، بدشگون

جیسے جھینک وغیرہ یا ہرن جو پیچھے سے آئے، جس کو عرب لوگ منخوس سمجھتے تھے۔

کَدَا اسْتُمْ يَأْكُدُ لَيْسَ۔ وہ غلہ جو کاٹ کر جمع کیا جائے

کَدَا سَتٌّ۔ چار پاؤں کی جھینک۔

وَوَنَّهُمْ مَكْدَادُ سْتُمْ فِي النَّارِ۔ ان میں کوئی دوزخ

میں ڈھکیلا دیا جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں کَدَا سْتُمْ

الْإِنْسَانِ جب کوئی پیچھے سے ڈھکیلا جائے اور گر پڑے۔

ایک روایت میں مَكْدَادُ سْتُمْ ہے شین بمعربے اس کا مصدر

کَدَسٌ ہے زور سے ہانکنا اور زخمی کرنا، ڈھکیلنا، کرمائی

نے کہا پل صراط پر تین قسم کے آدمی ہوں گے کچھ تو بغیر عذاب

اور تکلیف کے پار نکل جائیں گے اور کچھ چھل چھلا کر زخمی ہو کر پار

ہوں گے اور کچھ کٹ کر دوزخ میں گریں گے۔)

مترجم کہتا ہے پل صراط کا ذکر مجوس کی کتاب میں

بھی ہے اس کو چنگیو دہیل لکھا ہے، قیامت کے دن اس

پر سے سب کو گزرنا ہوگا۔

كَانَ لَا يُؤْتِي بِأَحَدٍ إِلَّا كَدَسًا يَبِيحُ الْأَرْضَ

جب کوئی اس کے سامنے لا جاتا تو اس کو زمین پر گرا ڈالتا۔

(بھیڑ دیتا)۔

كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَدِسٍ

اصحاب ایکین کا ذکر قرآن میں ہے، وہ جھنڈ جھاڑی میں

رہا کرتے تھے (یہ کَدَسَاتُ الْخَيْلِ سے نکلا، یعنی گھوڑوں

کا جوم ہوا ایک پر ایک چڑھ گئے)

كُدَسُ الطَّعَامِ۔ کھانے کا ڈھیر

إِذَا بَصِقَ أَحَدُكُمْ فِي الْقِتَالِ فَلْيَبْصُقْ عَن

يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ فَإِنَّ عُلْبَتَهُ كَدَسَةٌ أَوْ

سَعْلَةٌ فَفِي ثَوْبِهِ۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں تمہو کے تو

بائیں طرف تمہو کے یا اپنے پاؤں تلے (اور منہ کے سامنے یا دہنی

طرف نہ تمہو کے یہ جب ہو کہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو لیکن جماعت

میں نہ بائیں طرف تمہو کے نہ دائیں طرف بلکہ پاؤں کے تلے

تمہو کے) اگر چھینک یا کھانسی غلبہ کرے تو اپنے کپڑے میں لے

کَدَمٌ۔ کاٹنا، ہنکا دینا۔

كَدَمٌ۔ کالی ٹڈی سبز سرکی۔

كَدَمَةٌ۔ سخت غلیظ آدمی۔

فَلَقَدْ رَأَيْنَهُمْ يُكْدِمُونَ الْأَرْضَ بِأَفْوَاهِهِمْ

میں نے عربینہ قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا جنہوں نے ڈاکہ مارا

تھا خون کیا تھا۔ آنحضرت تلے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دھو

میں ڈلوادیا، وہ پیاس کی شدت سے اپنے مونہوں سے

زمین پلٹتے تھے (زمین کو کاٹتے تھے)

وَهُوَ يُكْدِمُ كَعْبًا شَامِيًا وَكَتَبَانِيًا كَوَاكِبًا

وَدَبَانِيًا وَنَفْسًا كَعْبًا شَامِيًا وَكَتَبَانِيًا كَوَاكِبًا

کی عادت رکھو (تا کہ جہاد میں کام آئے)۔

فِي وَجْهِهِ كَدَمٌ مِّنْهُ فِي نِشَانِ تَهَارِ كَاتِنِ كَا

مِسْعَرُ بْنُ كَدَامٍ۔ مشہور تابعی ہیں حدیث کے راوی

کَدَانٌ۔ کمر پر باندھ لینا، ڈوبیل ملا کر کھیت میں چلانا

كَدَانَةٌ۔ کوبان، چربی، گوشت۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى هِشَامٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لِحَسَنٍ

الْكَدَانَةِ فَلَمَّا خَرَجَ أَخَذَتْهُ قَفْفَقَةٌ فَقَالَ

يَصَاحِبُهُ أَتْرَى الْأَحْوَالِ لَقَعَنِي بَعِيدُهُ۔ سالم ہشام

کے پاس گئے ان سے کہنے لگے تم خوب مولے تازے موجب

سالم باہر نکلے تو ہشام کو کپکپی (سردی) آگئی۔ وہ اپنے

ساتھی سے کہنے لگا، اس بھیسنے (یعنی سالم) نے مجھ کو نظر

لگا دی۔

كَدَى۔ روک رکھنا، مشغول کرنا، نوچنا، کھر نوچا مارنا

کم دینا۔

کُذِّبَتْ - سوال کرنا۔

الذَّاءُ - بھلی کرنا، کم دیا، قلیل الخیر ہونا۔

شَكَّيْتُ - سائل بتانا۔

فَعَرَضَتْ فِيهِ كُذَّيْبَةً فَأَخَذَ الْمَسْعَاةَ لِقَرْمِي
وَضَمَّابَ الْكُذَّيْبَةِ - جنگ خندق میں (صحابہ خندق کو

رہے تھے، کھودتے کھودتے ایک سخت ٹکڑا نکلا۔ جس میں
پکاس نہیں چلتی تھی) آنحضرت نے پکاس (کدال) اپنے ہاتھ
میں لی اور بسم اللہ کہہ کر اس سخت ٹکڑے پر ماری۔

اَكْدَى الْحَافِرِ - کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ

گیا مٹی ہو یا پتھر۔

سَبَقَ إِذْ وَنَيْتُهُمْ وَبَحَّ إِذَا كَذَّبْتُمْ - تم نے
جسبتی کی تو وہ آگے بڑھ گئے اور تم جب ناکامیاب تھے
تو وہ کامیاب ہو گئے (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ماجد
کی توسیع میں کہا)۔

اَكْدَى يُمْ مَأْخُذٌ هِيَ اَكْدَى الْحَافِرِ - یعنی کنوا
کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ کر ناکام ہو گیا اور آئندہ
کھودنا چھوڑ دیا۔

لَعَلِّي بَلَعْتِ مَعَهُمُ الْكُذَّيْبَةَ - (آنحضرت نے
حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا) تو شاید ان کے ساتھ قبرستان
تک گئی (کذای جمع ہے کذایۃ کی مراد قبریں ہیں جو کہ
عرب لوگ سخت مقاموں میں قبریں کھودا کرتے تھے۔ دوسری
روایت میں ہے کہ اگر تو ان کے ساتھ قبروں تک جاتی تو
بہشت دیکھنا بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتا۔ اس حدیث سے بعضوں
نے نکالا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا اور قبروں کی
زیارت کرنا درست نہیں، کیونکہ وہ بے صبری ہوتی ہیں میں
کی بیٹھیں گی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں
تھا۔ پھر عورتوں و مردوں سب کو زیارت قبور کی اجازت
مل گئی۔ اور اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا نے اُحد کی زیارت قبور کو جایا کرتیں)۔

لَانَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَّاءٍ قِي
دَخَلَ فِي الْمَسَاعِدِ مِنَ الْكُذَّيْبَةِ - آنحضرت جس سال مکہ
فتح ہوا اس سال مکہ میں کداز کی طرف سے داخل ہوئے
(جو ایک بلند ٹیلہ ہے جنہ المصلیٰ کے پاس) اور عمرہ کرنے کو
کدای کی طرف سے گئے (جو ایک نیچا مقام ہے باب عمرہ کے
پاس)۔

کُذِّبَتْ - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے منشیہی جانب۔

مِنْ كَتَبِي كَدَّاءٍ - کد کے دونوں جانب سے۔
دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَّاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كَدَّيْ - آنحضرت
مکہ میں کداز کی طرف سے داخل ہوئے اور کدای کی طرف
سے نکلے (مطلب یہ ہے کہ بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے
اور منشیہی جانب سے باہر نکلے)۔

لَتَمَّاحَفًا مَرَّ بِكُذَّيْبَةٍ - جب کھودنے لگا تو ایک
سخت ٹکڑا (ٹیلہ) نکلا (جس کا کھودنا دشوار ہو گیا اور پکاس
کدال) اور سبیل اس میں چل نہ سکا)۔

وَ اَكْدَى الطَّلَبِ - اور تلاش اور جستجو ختم ہو گئی یا
ڈھونڈنے والے تھک کر بیٹھ گئے (کہیں بیٹھ نہ لگا)۔

اِنَّ قَبِيْلَ اَشْرَی قَبِيْلَ اَكْدَايَ - اگر کوئی کہتا ہے
بڑا روپے والا ہے (تعریف کرتا ہے) تو دوسرا کہتا ہے
بالکل کم دیا کرتا ہے (کسی سے سلوک نہیں کرتا یعنی بھیل ہے
مطلب یہ کہ دنیا کو کسی طرح چین نہیں ہے خوشی کے ساتھ
غم لگا ہوا ہے)۔

باب الکاف مع الذال

كَذَّابٌ يَكْذِبُ يَكْذِبَةٌ يَكْذَابٌ يَكْذَابٌ
يَكْذَابٌ جَوْثٌ بَوْلَانٌ غَلِيٌّ كَرَانٌ وَاجِبٌ هُونٌ بَرَانٌ كَيْفِيَّةٌ كَرَانٌ
كَذَّابِيٌّ - جھٹلانا، دودھ بند ہو جانا، انکار کرنا
پھیر دینا، دیر کرنا۔
مَكَازِبَةٌ أَوْرُ كَذَّابٌ - جھوٹا کہنا۔

اَلْكَذَّابُ - جھوٹا پانا۔

تَكْذُوبٌ - جھوٹا بننا۔

تَكْذُوبٌ - ایک دوسرے پر جھوٹ لگانا۔

كَذِبَ كَذَابٌ تَكْذُوبٌ كَذُوبٌ كَذْبَانٌ كَيْدُ بَانٍ كَذِبٌ كَذْبَانٌ كَذِبَةٌ مَكْذَبَانٌ مَكْذَبَانَةٌ كَذِبَانٌ كَذُوبَةٌ - جھوٹا یعنی جو

جان بوجھ کر واقع کے خلاف کہے بعضوں نے کہا بے جانے بھی خلاف واقع کہے تو وہ جھوٹ ہے۔

رَبِّهَا مَعَى التَّوْبَةِ فِيهَا شِفَاءٌ وَبِرَكَّةٍ فَمَنْ أَحْتَمَمَ قِيَوْمًا أَحَدًا وَاحْتَمَمَ كَذَابًا أَوْ يَوْمَ الْآخِرِينَ وَالتَّلَاءُ - نہا رُشد پھینے لگانا اس میں شفا اور برکت ہے،

اتوار اور جمعرات کے دن جو کوئی پھینے لگائے تو یہ دونوں دن اپنے اور پر لازم کرے (ان دنوں میں پھینے لگا) یا یہ دونوں

دن پھینے لگانے کے لئے اچھے ہیں اس کی ترغیب دیتے ہیں اسی طرح پیر اور منگل کے دن (لیکن چہار شنبہ کو پھینے لگانا اچھا

نہیں۔ نہایت میں ہے کہ کذب سے یہاں ترغیب اور برکتیغوثہ کرنا مراد ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: كَذِبَتْهُ نَفْسُهُ

اس کے دل نے کیا کیا آرزو میں اس کو دلائیں کیا کیا خیالات اور خواہشیں پیدا کیں جو پوری ہونے والی نہیں اسی لئے

نفس کو کذب بھی کہتے ہیں اور اس کے خلاف میں صَدَقَتْهُ نَفْسُهُ کہتے ہیں جب نفس ایسے خیالات کرے جو صحیح

اور پورے ہونے والے ہیں۔ جو ہری نے کہا كَذِبَ يَهَاں یعنی وَجَبَ ہے یعنی اتوار اور جمعرات کو حجامت کرنا بھڑ پر

لازم اور ضرور ہے۔

كَذِبَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ كَذِبَ عَلَيْكُمْ الْجِهَادُ كَذِبَ عَلَيْكُمْ الْعُمَاةُ ثَلَاثَةٌ أَسْفَارٌ كَذِبٌ عَلَيْكُمْ - تم پر حج کرنا لازم ہے، تم پر جہاد کرنا لازم ہے تم

پر عمرہ کرنا لازم ہے، یہ تینوں سفر تم پر ضرور ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حج تم پر واجب نہیں ہے

تو وہ جھوٹا ہے، اخیر تک۔

كَذَبَتْكَ الظَّنَّائِرُ - عمرو بن معدی کرب نے حضرت

عمر رضی شکایت کی کہ مجھ کو نقرس کی بیماری ستا رہی ہے۔

(نقرس پاؤں کے انگوٹھے کا درد) آپ نے فرمایا تو دن کو دوپہر

کی گرمی میں چلا کر مالندز مینوں پر چڑھا کر (یہ دونوں باتیں

نقرس کے لئے مفید ہیں)۔

إِنَّ عَمْرًا وَابْنَ مَعْدِي كَرَبَ شَكَرَ إِلَيْهِ الْمُعَصَّ

فَقَالَ كَذِبَ عَلَيْكَ الْعَسَلُ - عمرو بن معدی کرب نے

حضرت عمر رضی سے شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹے میں سوج

آگئی ہے آپ نے فرمایا، تو تیزی کے ساتھ بھیریلے کی چال

چلتا رہ۔

كَذَبَتْكَ الْحَارِقَةُ - تو ایسی عورت کر جس کی شرمگاہ

تنگ ہو یا پُر شہوت ہو۔

صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ - اللہ تعالیٰ

سچا ہے جو فرماتا ہے کہ شہد میں لوگوں کی شفا ہے) اور تیرے

بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے جو شہد کھانے سے اس کو فائدہ نہ

ہوا۔ یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے آنحضرت

سے شکوہ کیا کہ اس کے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے

فرمایا اس کو شہد پلاوے (شہد خود دست آور کر اور یہ

علاج بالمثل ہے جو بڑے حاذق حکیموں کا طریقہ ہے کہتے

ہیں کہ ہر ایک دو میں اس کے استعمال کے بعد ایک مخالفہ

اثر پیدا ہوتا ہے جس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے ہمیشہ طبی

کاپی اصول ہے جو ہمارے زمانہ میں تمام مہذب ممالک میں

جاری ہے۔ مثلاً ازٹھی کا تیل اول ملین ہے پھر تلین کے بعد قبض کر دیتا ہے۔ شہد کا بھی یہی حال ہے اس شخص

کے پیٹ میں مادہ فاسد بھرا ہوگا۔ آپ نے شہد پلو کر اس کا

اخراج کرانا چاہا، اس کے بعد خود بخود دست بند ہو جائیں

گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ شخص تندرست ہو گیا اور

جس نے ناواقف اور جہالت سے اس علاج کو قاتلون کے

خلاف بجا وہ خود اصولِ طب سے ناواقف ہے۔

كَذَّبَ أَبُو مُجَيْبٍ - ابو محمد نے جو صحابی تھے، غلط کہا
 کہ وہ تو واجب ہیں انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ تو کذب سے

یہاں جھوٹ بولنا مراد نہیں ہے بلکہ خطا اور چوک ہے۔

كَذَّبَ بَعْدَ وَ اللَّهِ - نون بکالی اللہ کے دشمن نے غلط
 کہا جو کہتا ہے کہ حضرت خضر کے ساتھی بنی اسرائیل کے
 موسیٰ نہ تھے۔

مَا رَأَيْتُ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا الدَّوْسِيِّ - میں نے وہ
 کے اس شخص یعنی ابو ہریرہ سے زیادہ غلطی کرنے والا نہیں دیکھا
 وہ کثرتِ روایت کی وجہ سے اکثر خطا اور غلطی کرتے ہیں۔ اس کا
 یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو ہریرہ جھوٹے تھے کیونکہ جھوٹ یہ ہے
 کہ بولنے والا اپنی بات کو نفس الامراد اور واقع کے خلاف سمجھتا
 ہو گو وہ نفس الامر میں صحیح ہی ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ - یعنی منافق
 جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو وہ
 جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ تھا کہ آپ اللہ کے
 رسول نہیں ہیں اور صرف بناوٹ سے اپنی جان بچانے
 کو رسالت کی تصدیق کرتے تھے گو واقع میں آپ اللہ
 کے رسول تھے۔

قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَيِّتٌ بِمَكَّةَ بِنَهْجِ عَشْرِ سَنَةٍ فَقَالَ
 كَذَّبَ - عمروہ سے کسی نے کہا ابن عباس کہتے ہیں کہ
 آل حضرت (نبوت کے بعد) مکہ میں کچھ اور دس برس
 تک رہے۔ انہوں نے کہا ابن عباس نے غلط کہا ان سے
 خطا ہوئی نہ یہ کہ وہ جھوٹے تھے۔

كَذَّبَتْ وَلَدِكُنَّ يُصَلِّيْنَ مَعًا - سرہ بن جندب نے
 یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص بیہوش ہو جائے (اس کی کئی نمازیں
 قضا ہو جائیں) تو وہ ہر ایک وقت نماز کے ساتھ ایک ایک
 وہی نماز اور پڑھا کرے یہاں تک کہ بیہوشی کی سب نمازیں

پوری ہو جائیں۔ یہ سنکر حضرت عمرؓ نے سرہ سے کہا، تم نے
 غلطی کی، اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں فوت ہوئی ہیں ان
 سب کو ایک ساتھ پڑھے (جیسے آنحضرتؐ نے جنگِ خندق
 میں کیا تھا)۔

إِنَّ شَدَّ ذَاتَ عَلَيْهِمْ فَلَا تُكْذَبُ بَوَا - حضرت زبیر
 نے لاگوں سے کہا، اگر میں ان کافروں پر حملہ کروں تو تم
 میرے ساتھ رہنا، ایسا نہ ہو کہ بزوری کرو اور پیچھے ہٹ
 جاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں کَذَّبَ عَنْ قَرِينِهِ اپنے نزدیک
 سے منہ پھیر لیا اور بھاگا۔ حَمَلَ فَمَا كَذَّبَ - حملہ کیا پھر
 لڑائی سے منہ نہ موڑا۔ صَدَّقَ الْقِتَالَ - لڑائی میں سچا
 نکلا یعنی منہ نہ موڑا اور بھاگا نہیں۔ كَذَّبَ عَنِ الْقِتَالِ
 لڑائی میں جھوٹا نکلا بھاگ آیا)۔

لَا يَصْلُحُ الْكِذْبُ إِلَّا فِي تِلْكَ تِنِينَ مَقَامُول
 کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنا روا نہیں ہے (جھوٹ بھی طوطے
 تقریض ہونا چاہئے یعنی سننے والے کے فہم کی نظر سے جھوٹ
 ہو۔ لیکن کہنے والے کے فہم میں سچ ہو۔ مثلاً سفر ہجرت میں ابو بکر
 صدیقؓ رضی آل حضرت کی نسبت فرمایا رجل يهدني
 السبيل یعنی یہ ایک راستہ بتانے والا ہے اور اس نظر
 سے جھوٹ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ رضی کا یہ مطلب تھا کہ
 دین کا راستہ بتانے میں جو بالکل سچ تھا)۔

رَأَيْتُ فِي بَيْتِ الْقَاسِمِ كَذَابَتَيْنِ فِي
 السَّقْفِ - میں نے قاسم کے گھر میں دو جھوٹی تصویریں
 چھت میں دیکھیں (جھوٹی تصویر وہ ہے کہ کپڑے پر بنا کر اس
 کو چھت سے چپکا دیں، دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ
 تصویر چھت پر ہی موی ہے حالانکہ وہ کپڑے پر موی ہے)۔
 وَيَزِيدُ فِيهَا مَاءً كَذَابَةً يَكْذِبُ بِهَا
 وہ شیطان اس میں سو جھوٹ بڑھاتا ہے۔

إِنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَابًا وَ مُبِيرًا - تقییف قبیل میں

ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاک دہ پیشین گوئی آں حضرت کی پوری ہوئی۔ حجاج بن یوسف ہلاک و قتیق قبیلہ کا تھا جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ناحق قتل کیا اور مختار بن ابی عبیدہ بھی اسی قبیلہ کا تھا اول اول تو اس نے اچھے کام کئے قاتلانہ جناب امام حسین سے خوب انتقام لیا۔ لیکن آخر میں بگڑ گیا کہنے لگا جبرئیل میرے پاس آتے ہیں گویا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے لگا۔

فَأَمَّا الْكُذَّابُ فَسَاءَ مَا كَانُوا يَكُونُونَ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا كَرِهْنَا لَكَ الْاِيْمَانَ وَ اَمَّا الْمُبْرِفُونَ فَكَلَّا اَحَالَهٗ
 نے حجاج سے کہا، جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے یعنی مختار بن ابی عبیدہ کو جس نے شروع شروع میں لوگوں کا دل مائل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ میں قاتلین امام حسین سے بدلہ لینا چاہتا ہوں جب بہت لوگ اس کے شریک ہو گئے اور زور اور قوت حاصل کر لی تو لگا جھوٹے دعوے کرنے کہ مجھ پر وحی آتی ہے
 كَذَّبْتَ قَدْ سَمِعْتَ اَنِّيْ سَمِعْتُهُ۔ (جب کافر کو قیامت کے دن دوزخ کا عذاب دکھلایا جائے گا تو اسے کہا جائے گا اگر تو پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ساری دنیا کا سامان تو فدیہ دے کر اپنے آپ کو اس عذاب سے بچرانا چاہے گا۔ وہ کہے گا بے شک میں ساری دنیا کا مال اس عذاب سے رہائی پانے کے لئے دے دوں گا، تب اس سے کہا جائے گا) تو جھوٹا ہے، تجھ سے تو ایک آسان بات چاہی گئی تھی دیکھ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اس میں نہ پیسہ خرچ ہوتا تھا نہ کوڑی، پر تو نے نہ مانا اور شرک اور کفر پر جا رہا)
 بَيِّنًا اَوْ كُمْ هٰذِهِ السِّيْرَةُ كَذٰبٌ بُوْنِ عَلِيٍّ رَسُوْلٍ اَللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَدِيْ اَوْ هٰذَا مِيْدَانٌ فِيْ حَسْبِ كَسْبِ
 تم آنحضرت صلعم پر جھوٹ بولتے ہو (کہہ آپ نے یہاں سے احرام باندھا۔ حالانکہ آپ نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا)
 دَعْوٰى كَاذِبَةٍ۔ جھوٹا دعویٰ کسی قسم کا ہونال کا

یازین کا یا ولایت اور تقرب الہی کا یا حسب و نسب کا سب اس میں آگئے۔

اِقْصِ بَيْتِيْ وَبَيِّنْ هٰذَا الْكُذْبَ الْفَاجِرِ۔
 حضرت عباس رضی عنہ نے حضرت عمر سے کہا (میرا اور اس جھوٹے بدکار کا (یعنی حضرت علی رضی عنہ) فیصلہ کر دیجئے رعاشا لشر کہ حضرت علی رضی عنہ جھوٹے یا بدکار ہوں بلکہ آپ تمام نیکو کاروں اور سچوں کے سردار تھے۔ اور حضرت عباس رضی عنہ کا یہ فرمانا اس طریق پر تھا جس طرح بزرگ لوگ خفگی میں اپنے خوردوں سے خطاب کرتے ہیں اور حقیقی معنی مراد نہیں لینے بعضوں نے کہا کاذب سے یہاں غلطی کرنے والا مراد ہے اور فاجر سے اپنے بزرگوں کی بات نہ سننے والا جیسے مالکی مذہب والا حنفی کو کہے کہ حنفی ناقص الدین ہے جو نبیذ پیتا ہے حالانکہ حنفی اس کا پینا جائز جانتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی عنہ اور حضرت عباس رضی عنہ کی آراء میں اختلاف تھا اور ہر ایک دوسرے کو خطا کار خیال کرتا تھا اور ایسی ہی تاویل حضرت عمر رضی عنہ کے قول کی بھی ضروری ہے)

رَاَيْتُمَا اَبَابَ كُوْخِ خَدِيْجَةَ اَكَاذِبًا اَشِيْمًا خَائِنًا۔ یعنی تم دونوں نے ابوبکر رضی عنہ کو دغا باز جھوٹا گنہگار چور سمجھا
 فَاَنْ كَذَّبْتَنِيْ فَكَلِّدْ بُوْءًا۔ ہر قتل بادشاہ روئی نے قریش کے لوگوں سے کہا تم خاموش سنتے رہو، اگر ابوسفیاء مجھ سے جھوٹ بولے (اس پیغمبر کی نسبت کوئی جھوٹی بات کہے) تو اس کو ٹھٹھا دینا۔ (جمع البجار میں ہے کہ صدق اور کذب کے دو مفعول آتے ہیں۔ اور صدق اور کذب کا ایک مفعول آتا ہے۔ یہ ایک نادر بات ہے)
 مَا عَرَضْتُ عَمَلِيْ عَلٰى قَوْمِيْ اِلَّا اَخْشَيْتُ اَنْ اَحْتَوْنَ مُمَكِّنًا بَا۔ میں نے اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے ساتھ چانچا تو مجھ کو ڈر ہوا کہ میں جھوٹا نہ ہوں یا لوگ مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں (دیگر اہل نصیحت و خود انصیحت کا مصداق نہ ہوں)۔

أَمْحِبُّونَ أَنْ يَكْذِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. کیا تم لوگوں کو ایسی باتیں سنا کر جو ان کی سمجھ سے باہر ہوں، یہ چاہتے ہوئے اللہ اور اس کے پیغمبر کو لوگ جھٹلاتے (عوام کے سامنے دین کے باریک مسائل نہ بیان کرنا چاہئے، ایسا زبردستی کہ وہ ان کو جھٹلاتے اور کافر بن جائیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے)۔

كَذَّابَةٌ وَسَيِّئَةٌ شَيْطَانٌ لَمْ يَخَفْ مِنْ جَهَنَّمَ بَلْ لَوْلَا اذْرُؤْهُ بَعْرًا آتَى كَالْمَجْرُورِ جِرَالِي (کو)۔

لَا تَجِدُ دُونِي بَحِيلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا تَمَّ جُحُودِي بَأْوَكُغْ نَزْدَلُ نَجْوَثَا دَمِي جُوكَهْرَا هَا هُوَلُ كَمِي نَجِيلُ نَهِي هُوَلُ اس ميں سچا ہوں، تم مجھ کو جھوٹا نہ پاؤ گے پھر یہ سیرا کہنا اس درجہ سے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بزدل ہوں میں بزدل نہیں ہوں)۔

أَنَا الشَّيْءُ لَا كَذِبَ فِي اللَّهِ كَالْبَغِيرِ هُوَلُ جَهْوَثُ نَهِي كَهْتَا (تو اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور ان کافروں کے مقابل مجھ کو فتح دے گا)۔

كَذَّبَ ثَلَاثًا كَذَّابَاتٍ. حضرت ابراہیم (عمر بھر میں) تین جھوٹ بولے (وہ بھی بیکار جھوٹ نہ تھے بلکہ دروغ مصلحت آمیز تھے) ایک یہ کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان بتوں کو بڑے بُت نے توڑا ہے تیسرے یہ کہ سارہ میری بہن ہے اور یہ تینوں باتیں بھی درحقیقت جھوٹ نہ تھیں کیونکہ انکی تَسْقِيم سے یہ مراد ہے کہ مجھ کو بیمار ہو جانے کا ڈر ہے جو ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے اور بڑے بُت سے حضرت ابراہیم نے اپنے تئیں مراد لیا۔ مطلب یہ کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے بڑا سمجھا ہے اُن سے تو میں بڑا ہوں کہ ان سب کو توڑ پھوڑ سکتا ہوں اور سارہ گو آپ کی بیوی تھیں مگر دینی بہن بھی تھیں جو جب لَنَا الْمَوْتُ مَيُونِ اِخْوَةَ) لَسَا كَذَّبَتْهُنَّ فَسَرَّيْنِ. جب قریش کے کافروں نے (معراج کے باب میں) مجھ کو جھٹلایا۔

لَوْ يَكْذِبُ جَحْوَارُ ابْنِ الدَّغْنِيَّةِ. ابن دغنه کی پناہ دہی کو انہوں نے نامعلوم نہیں کیا یہاں تکذیب سے روکنا مراد ہے)۔

يُرَى إِنَّهُ كَذَّابٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَذِبِيِّينَ. وہ اُس کے جھوٹ سمجھتا ہے (باوجود اس کے وہ خبر نقل کرتا ہے) تو وہ بھی جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے (معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کے جھوٹ نہ سمجھے بلکہ سچ سمجھ کر بیان کرے تب وہ جھوٹا نہ ہوگا گو واقع میں وہ خبر جھوٹ ہو۔ ایک روایت میں بیڑی ہے)

كُنِّي بِالْمَدَّةِ كَذَّابًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُنِّي مَا سَمِعَ. آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہ بیان کر دے تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس بلکہ جو کچھ سنے وہ کہنے لگے، خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر۔ عموماً ہر بات کے لئے راوی کا جانچنا مناسب ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط اور تنقید کرنی چاہئے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص حدیث شریف کی روایت سے متعلق ہے)۔

يَتَمَتَّلُ النَّاسُ كَذِبِي كَذَّابِي. جو لوگ کوئی بات جھوٹ کہیں۔

إِنَّا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ. قیامت کے سامنے (یعنی جب قیامت قریب ہوگی) بہت جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے (کوئی پیغمبر ہی کا دعویٰ کرے گا۔ کوئی ہمدویت کا کوئی عیسویت کا، یہ سب کانے دجال کے پیش خیمہ ہوں گے یا جھوٹی جھوٹی موضوع حدیثیں بیان کریں گے)۔

أَيُّكُمْ أَمْرٌ مِنْ كَذَّابَاتٍ. (مومن بزدل ہو سکتا ہے اور کھیل بھی ہو سکتا ہے) لیکن جھوٹا نہیں ہوتا مراد ہوا کہ جھوٹ بولنا ایمان کے سخت سنا ہے)۔

أَلَسَرَبَ الْحَمْسَا وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ. (عبداللہ) لَسَا كَذَّبَتْهُنَّ فَسَرَّيْنِ (بے شک ابراہیم سچے نبی تھے یہی کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے)۔

لَسَا كَذَّبَتْهُنَّ فَسَرَّيْنِ (بے شک ابراہیم سچے نبی تھے یہی کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے)۔

بن مسعود نے ایک شخص سے کہا جس نے ان کا قرآن سن کر ان پر اعتراض کیا تھا اور عبد اللہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت کو چڑھا کر سنا یا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم نے اچھا پڑھا۔ پھر عبد اللہ اس سے یہی بات کر رہے تھے کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آئی تب انہوں نے کہا، تو شراب پیتا ہے اور مگر یہ کہ قرآن کو جھٹلاتا ہے (یعنی صحیح کو غلط بتاتا ہے در نہ قرآن کو جھٹلاتا تو کفر ہے۔ اسی لئے عبد اللہ نے اس کو شراب کی حد لگائی اور قتل کرنے کا حکم نہیں جو ارتداد کی سزا ہے، یعنی اسلام سے پھر جانے کی)۔

إِنَّ كَذِبًا عَلَىٰ لَيْسَ كَذِبٌ عَلَىٰ أَحَدِكُمْ مَجْهُدٌ
جھوٹ باندھنا ویسا نہیں جیسا اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔
(کیونکہ آنحضرت کی جھوٹی حدیث بنانے سے صد ہا آدمیوں کے گمراہ ہو جانے کا ڈر ہے اور یہ بڑا سخت گناہ ہے بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے۔ امام جوینی کا یہی قول ہے)۔

فَيُنَادِي أَنْ كَذَبَ قَافِرٌ شَوْكًا مِنَ النَّارِ
مُنَادِي كِي جَانِي كِي يَشْخَسْ جَهْوَانِي اس کا بھوناد وزخ میں کرے
وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَمَا كَذَبَ قَطًّا وَلَكِنْ إِذَا
ذَهَبَ بِنُوقِصِي بِاللَّوَاءِ وَالسَّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَالسَّبْوَةِ
فَمَا ذَا يَكُونُ لِسَائِرِ قَدَيْشِ۔ رَاغُسُ
ابو جہل سے پوچھا بتلاؤ تو محمد سے میں یا جھوٹے؟ یعنی دعویٰ نبوت میں۔ ابو جہل نے کہا، خدا کی قسم وہ سچے ہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے مگر بات یہ ہے کہ قنسی بن کلاب کی اولاد جب علم برداری اور آب رسانی اور خانہ کعبہ کی درباری اور پھر پیغمبری بھی حاصل کر لیں گے تو دوسرے قریش کے خاندانوں کے لئے کیا باقی رہے گا؟

إِنَّا لَا نَكْذِبُ وَ لَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتُمْ بِهِ۔
آپ کو ہم نہیں جھٹلاتے لیکن آپ جو لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن اور کہتے ہیں یہ اللہ تم کی طرف سے آزا ہے) اس کو ہم جھٹلاتے ہیں۔

سَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ۔ میرے دل میں یہ وسوسہ آیا کہ شاید پیغمبر صاحب جھوٹے ہیں۔

الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ صِدْقٌ وَ كَذِبٌ وَ إِصْلَاحٌ
کلام تین طرح کا ہے۔ ایک تو سچ، دوسرے جھوٹ تیسرے جو صلح کرانے اور ملانے کے لئے کہا جائے۔

شَلَاةٌ يَحْسَنُ فِيهَا الْكُذْبُ الْمَكِيدَةُ فِي الْحَرْبِ
وَعِدَاتُكَ وَ دُجَاكَ وَ الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔ تین موقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی بُرا نہیں) ایک تو جنگ میں داؤں کرنے کو (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے) دوسرے اپنی بیوی سے وعدہ کرنے میں (اس کا دل خوش کرنے کو، میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا، یہ بنا دوں گا وہ بنا دوں گا) تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان کا دل ملانے کو ایسی بات کہہ دینا جس سے رنج و فرغ ہو جائے کچھ بُرا نہیں ہے)۔

كَنْ۔ سخت ہونا۔
اَكْذَابُ۔ کذاں کی زمین میں جانا۔
كُذِّبَ۔ نرم سفید پتھر۔
فَوَجَدُوا هَذَا الْكُذْبَانَ۔ پھر انہوں نے اس سفید نرم پتھر کو پایا۔

كُذِّبَ۔ ایک مرکب لفظ ہے، کاف تشبیہ اور ذاء جو اسم اشارہ ہے، کبھی اس پر ہائے تنبیہ آتی ہے۔
هَكَذَا كَيْتَ هِيَ، اسی طرح یا ایسا ہی۔
فَجِئْتِي أَنَا وَأُمَّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ كُذِّبٍ
وَ كُذِّبَانِ۔ میں اور میری امت کے لوگ قیامت کے دن ایسے ایسے مقام پر آئیں گے (ایک روایت میں عَلَيَّ كُذِّبٌ ہے یعنی ایک ٹیلہ پر)۔

يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُذِّبَ الْكَ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے جنگ بدر میں آنحضرت سے عرض کیا، یا رسول اللہ

بس بس یہ دعا کافی ہے (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ سے مستحق
و نسرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ کی دعا بس یہ کافی
ہے اور زیادہ الحاج کی ضرورت نہیں)۔

كَذَلِكَ مُنَاسِدًا تَلَقَىٰ. بس آپ کا یہ سوال کافی ہے
(ایک روایت میں كَذَاكَ ہے)۔

كَذَلِكَ لَا تَدْعُو عَلَيْنَا بِلَنَا. بس کر دہاڑ
ادنیوں کو مت ڈراؤ۔

رَجُلٌ كَذَلِكَ. ایک نہیں آدمی۔
اِشْتَرَىٰ غُلَامًا مَّا دَا تَشْتَرِي كَذَلِكَ. مجھ کو
ایک غلام خرید دو لیکن نہیں! اور کینہ مت لینا۔

باب الکاف مع الراء

كَرْبٌ. شاق ہونا، سخت ہونا، بٹنا، تنگ کرنا۔
كَرْبٌ اور كِرَابٌ. ناگردہن، چلانا، قلبہ رانی

كَرْبٌ. نزدیک ہونا۔
كَرْبٌ. کراہہ کھانا (یعنی بچی ہوئی کھجور جو کاٹنے کے

بعد پتوں میں رو جاتی ہے)۔
اِكْرَابٌ. جلد چلنا، بھردینا، ڈول پر آڑی لکڑی لگانا

اِكْرَابٌ. چھنا۔
اِكْرَابٌ یا اِكْرِيَابٌ. شاق ہونا، سخت
رنجیدہ ہونا

كَرَابَةٌ. آفت۔
كَرْبَةٌ. سختی۔

مَا يَأْتِي اِدْكَرَابٌ. گھر میں کوئی نہیں ہے۔
مَكْرُوبٌ. رنجیدہ، گرفتار، مصیبت۔

فَاِذَا اسْتَعْنَىٰ اَوْ كَرَبًا اسْتَعْتَفَ. جب
مادر ہو گیا یا مالدار ہونے کے قریب ہو تو باز آ گیا۔
عرب لوگ کہتے ہیں كَرَبٌ يَفْعَلُ یعنی کرنے کے قریب
ہو گیا جیسے كَادَ يَفْعَلُ ہے کرنے کو تھا)۔

اَيُّفَعَلَ الْغُلَامُ اَوْ كَرَبًا. لڑکا جوان ہو جائے،
یا جوانی کے قریب ہو۔

كَرْبٌ و كِرَابٌ. فرشتوں کے سردار اور مقرب بارگاہ
الہی (نبیاء میں ہے کہ ہر جانور کو جس کے جوڑ مضبوط ہوں،

پزل بچتے ہیں اِنَّهُ يَشْكُرُ بِالتَّخْلِيقِ یعنی خوب قوی اور زوردار
ہے تو كَرْبٌ و كِرَابٌ سے زوردار قوی فرشتے مراد ہوں گے)

كَانَ اِذَا اَنَاةُ التَّوْحَىٰ كَرَبًا لَهُ. آل حضرت
پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی (پیشانی پر پسینہ

آجاتا)۔
مَكْرَبٌ لِيَا اَيُّكَ وَ تَوْبَتًا. اُس سے سختی ہوتی اور چہرہ
متعجب ہو گیا۔

فَكَرَبْتُ كَرْبَةً مَّا كَرِبْتُ مِثْلَهُ. مجھ کو ایسا صدمہ
اور رنج ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا۔

فَكَرَبْتُ كَرَبًا. میں رنج سے گھٹ گیا۔
مَنْ فَتَرَ كَرْبَةً. جو شخص کسی کی مصیبت اور سختی

دفع کرے (اس کا غم غلط کرے اس کی مدد اور اعانت کرے)
وَ اَكْرَبَ اَبَاؤُ. (حضرت فاطمہ آنحضرت کے مرض موت

میں آپ کی تکلیف اور سختی دیکھ کر فرمائے لگیں) ہائے میرے
باپ پر کیا سختی ہو رہی ہے۔

لَا كَرَبَ عِنْدَ اَبْنِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ. آج کے دن کے بعد
پھر میرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی (کیونکہ اس دنیا سے فانی

سے جدا ہونے کے بعد پھر کسی بیماری کی تکلیف نہیں رہتی)۔
يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ. سختی اور تکلیف کے وقت دعا کرے۔

بِاِمْتَرَجِ الْمَكْرُوبِينَ. اے تکلیف زدوں کی
تکلیف دفع کرنے والے غمزدوں کا غم رفع کرنے والے۔

كَرْبُهُا ذَهَبٌ. بہشت کے کھجور کی ڈالیوں کی جڑیں
سونے کی ہوں گی۔

اَبْتَىٰ اِنَّ اَبَاكَ كَارِبٌ يَوْمِيهِ فَاِذَا دُعِيَتْ
اِلَى الْمَكَارِمِ فَانْعَجِلْ. بیٹا تیرا باپ ایک دن کا مہمان ہے

ہوت کی سختی اس کو آج آگے کی توجہ تو اچھی اور عمدہ باتوں کی طرف بلایا جائے تو جلدی کر۔
 "درکار خیر، ہیج حاجت استخارہ نیست"

سار عوالی الخیرات۔

وَكُنَّ بَاتٍ يَا كُ بَاتٍ يَا كُ بَاتٍ مُصْتَبِينَ
 لِيَنْ نَزَلَ بِهِ كَسْبٌ أَوْ شِدَّةٌ جَسْ شَخْصٌ كُو كُو
 رنج یا سختی یا تکلیف پیش آئے۔

أَخْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ كَسْبَةً وَقَالَ
 تَعَالَى مَا فِيهَا وَكَانَ فِيهَا كِتَابَةٌ. آن حضرت نے حضرت
 فاطمہ کو کججوری ڈالی کی جردی اور فرمایا اس میں جو لکھا ہے اس کو
 سیکھ لے (یاد کر لے)۔

کُ بَاتٍ سختیاں

کُ بَاتٍ اس طرح چلنا جیسے پاؤں میں بیڑیاں پہننا شخص
 چلتا ہے۔

کُ بَاتٍ سفید روئی کا کپڑا یا کھر کھر کپڑا (موترب
 سے کُ بَاتٍ کا جو فارسی لفظ ہے، اس کی جمع کُ بَاتٍ
 یا کُ بَاتٍ ہے)۔

مُكَرَّبَسُ التَّرَائِسِ۔ جس کا سر مجتمع ہو۔

وَعَلَيْهِ تَمِيضٌ مِّنْ كُ بَاتٍ۔ حضرت عمرؓ ایک
 گرتہ روئی کا پینے ہوئے تھے (یعنی سوئی گرتہ)
 فَاصْبَحَ وَقَدْ اُعْتَمَ بِعِمَامَةٍ كُ بَاتٍ سَوْدَاءَ
 صبح کو ایک سوئی کپڑے کا کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَةَ بَعَثَ مِيرَةَ
 کپڑا بھیجا۔

كُ بَاتٍ سخت ہونا، تکلیف اٹھانا۔

اِنْصِرَافٌ۔ کٹ جانا۔

اَكْتِرَاتٌ۔ خبر لینا، متاثر ہونا۔

كُ بَاتٍ۔ گدنا جو پیاز کی طرح بد بو دار ہوتا ہے۔

لَمْ يَجْعَلْنَا سِدِّيًّا مِّنْ بَعْدِ عَيْسَىٰ وَ اَلْكَرْتِ بَحْرَتِ

عیسیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہماری
 خبر لی اور ہم کو دین کا صحیح راستہ بتانے کے لئے حضرت محمد
 مسلم کو بھیجا۔ نہایت یہ میں ہے کہ اِكْتِرَاتٌ ہمیشہ نفی میں مستعمل
 ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَا اَكْتِرَتْ بِهِ یعنی اس
 کی کچھ پرواہ نہیں کی نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی اثر ہوا اور
 اس حدیث میں جو اثبات میں مستعمل ہوا یہ شاذ ہے۔

فِي سَكْرَةٍ مِّنْهُنَّ وَ عَمْرٍَا كَارِثَةً. ایسی سختی
 میں جو زبان باہر نکلنے والی ہو اور ایسی آفت میں جو شاق
 ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں كَسْبَةٌ اَلْغَمُّ وَ اَكْتِرَتْهُ یعنی
 غم و الم نے اس کو سخت تکلیف اور مشقت میں ڈالا)۔
 لَا يَكْتِرُ لِهَذَا اَلْاَمْرِ۔ اس کو اس کام کی کچھ
 پرواہ نہیں۔

كَيْفَ يَكُونُ صَاعِدًا وَ لَا يَكْتُرُ. کیونکہ وہ
 ذلیل ہوگا اور وہ پرواہ نہ کرے گا۔

اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ مَن كَانَ اَلْعَمَلُ بِاَلْحَقِّ
 اَحَبَّ اِلَيْهِ وَ اِنَّ نَفْسَهُ وَ كَرَاهَتَهُ مِّنْ اَلْبَاطِلِ۔
 لوگوں میں وہ شخص بڑی فضیلت والا ہے جس کو ناحق کے
 بدلے حق بات پر عمل کرنا بہت پسند ہوگا اس کو نقصان ادا
 تکلیف پہنچے۔

كُ بَاتٍ۔ اٹکنا، کاٹنا، نکال باہر کرنا۔

مَكَارِدَةٌ۔ دفع کرنا۔

كُ بَاتٍ۔ گردن۔

كُ بَاتٍ۔ ایک قوم ہے ایشیا میں جو بہادری اور
 جرات میں مشہور ہے اکثر اس میں مسلمان ہیں۔

لَمَّا ارَادَ وَ اَللَّهُ خَوْلَ عَلَيْهِ لِقَاتِهِ جَعَلَ
 اَلْمَغِيْرَةَ بَنِي اَلْاَحْنَسِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ وَ يَكُوْرُهُمْ
 بِسَيْفِهِ۔ جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے
 لئے اُن کے گھر میں گھسنا چاہا تو مغیرہ بن احنس نے ان پر
 حملہ کرنا اور اپنی تلوار سے ان کو ہٹانا اور دفع کرنا شروع کیا

كَانَ هَذَا الْمُتَكَلِّمَ كَرَدَ الْقَوْمَ - گویا اس بات کرنے والے نے لوگوں کی رائے پھیر دی۔

وَاللَّهِ لَا أَقْعَدُ حَتَّى تَقْبِضُوا كَرَدَةَ - رمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہم میں ابو موسیٰ اشعری کے پاس گئے، وہاں ایک شخص کو دیکھا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودی ہو گیا۔ اسلام سے پھر گیا۔ تو رمعاذ فرماتے کہا، میں اُس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک تم اُس کی گردن نہ مارو گے اس کو قتل نہ کرو گے بموجب حدیث شریف مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ قَاتَلُوهُ - یعنی مرتد کو مار ڈالو۔

كَرَدَةَ - اس کی گردن ماری۔
كَرَدَ سَدَةً - جمع کرنا، الگ الگ ٹکڑیاں ٹکڑیاں کرنا، باندھنا مقید کرنا، چھوٹے چھوٹے ٹکڑے قدم رکھ کر چلنا جیسے بیڑیاں پہنے ہوئے شخص چلتا ہے، زور سے ہانکنا۔

كَرَدَ مِنَ السَّرْحِ - اس کے ہاتھ اور پاؤں ہلکا کر دینے گئے۔

تَكَرَّدَ سَوْ - منقبض ہونا۔
كَرَدُ وَسَانٍ - قیس اور معاویہ کو کہتے ہیں جو مالک بن خطلہ کے فرزند تھے۔

كَرَدُ دَسْمٍ - دو ہڈیوں کا جوڑ داس کی جمع گواہیں اور گواہیں ہے۔

خَفِيمٌ الْكَرَادِئِئِ - آل حضرت کی صفت ہے یعنی آپ کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے بعضوں نے گواہی کے معنی ہڈیوں کے سرے کہا ہے۔

أَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِئِيئَهُمْ - میں نے لوگوں کو اس کی ہڈیوں کے جوڑ کھلائے۔

وَمِنْهُمْ مَكْرَدٌ سَوْ فِي النَّاسِ - کوئی ان میں سے ہاتھ پاؤں باندھ کر روزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

كَرَدٌ يَكْرُدُ - لوٹ کر آنا، لوٹانا، بار بار آنا جیسے كَرَدٌ اَرْدٌ ہے۔

كَرَادٌ - پھر جنگ کے لئے لوٹ کر آنے والا۔

كَرَدَ صَدْرُهُ - اس کے سینہ میں سے گر رہی جاتی ہے۔

كَرِيْرٌ - کہتے ہیں سینہ کی آواز کو جو گلا گھونٹنے جانے پر نکلتی ہے یا ٹھسک کی آواز جو گرد و غبار سے پیدا ہوتی ہے
تَكَرَّرَ تَكَرَّرًا - دوبارہ لوٹانا یا کئی بار لانا۔

كَرَارٌ - توشہ خانہ۔

كَرَارِجِيٌّ - توشہ خانہ کا داروغہ۔

كَرَّةٌ - ایک بار (جیسے مَرَّةٌ ہے)

كَرٌّ - ایک پیمانہ ہے عراق کا جو ساٹھ قفیز یا پالیس اردب کا ہوتا ہے، یا پچھ گدھوں کے بوجھ۔

قَاتِقَةٌ يَمَكَّرَةٌ - جس اونٹنی کا دودھ ہر دن میں دوبارہ دو ہا جاتا۔

كَرَسٌ يَمَكَّرُ - وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر حملہ کر سکیں۔

وَجَعَلْنَا هُمَا فِي كَرْنَيْنِ غَوْطِيَيْنِ (آنحضرت نے

بہیل بن عمرو سے زمزم کا پانی چاہا، اس کی عورت نے ایک اور عورت ایشہ نامی سے مدنی اور چڑھے کے دو توشہ دانوں کو کاٹا) اور ان کو موٹے دو کپڑوں میں جو غوطہ کے بنے ہوئے تھے رکھا (تا کہ پانی ٹپکے نہیں)۔

إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرًا كَيْفَ تَمَّ يَحْمِلُ الْقَنَادَ

يَا إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ كَيْفَ تَمَّ يَحْمِلُ نَجَسًا - جب پانی گڑ

کی مقدار میں ہو تو وہ پلیدی نہ اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہ ہوگا بشرطیکہ اس کا کوئی وصف نجاست نہ بدلے۔ نہایت میں ہے کہ بصرہ میں کَرَدٌ گدھے کے پیچھے ہونے

ہیں۔ از تہری نے کہا کہ کَرٌ ساٹھ قفیز کا ہوتا ہے اور قفیز آٹھ ٹوک کا اور ٹوک ڈیڑھ صاع کا۔ تو اس حساب سے کَرٌ بارہ دسق کا ہوا۔ ایک دسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے

لہٰذا کی بات میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ میں بالشت طول اور آٹھای عرض اور عرق ہو۔ دوسرے کہ دو ہاتھ طول اور عرض ہو اور عرق ایک ہاتھ اور ایک بالشت اور تیسرے کہ نزدیک صحیح ہے کہ ساٹھ میں بالشت طول اور آٹھای عرض اور عرق ہو تو وہ کَرٌ ہے ۱۲۰ منہ

امیر کا عمل اسی قول پر ہے (کَثُرَتْ فِي هَذِهِ مَرَّةً كَسْبِي اِدْهَرُ مَرْتِي هِيَ كَسْبِي اِدْهَرُ فَكَثُرَتِ النَّاسُ - تب تو لوگ لوٹے۔

كَالْكَارِ بَعْدَ النَّارِ جیسے بھاگ جانے کے بعد پھر حملہ کرنے والا۔

اَوْ شَكَّهِمْ كَثَرًا بَعْدَ فَتْرَةٍ - بھاگنے کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلد حملہ کرنے والے (یعنی گوشاذ و نادر وہ میدان جنگ سے بھاگ جاتے ہیں لیکن پھر اسی وقت لوٹ کر آتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں)

سَأَعْلِي السَّائِبَةَ غَدًا اِرْجُلًا يَحْتَبُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَمُجِبَّةً لِلَّهِ وَرَسُولِهِ كَثَرًا اَغْيَرُ فَرَأَيْتُمْ فِي مِثْلِ هَذَا اَيُّ شَخْصٍ كُوْدُوں كَا جَوَالِدُ اَوَّلِ اس كِے رَسُوْلِ سے محبت ركھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت ركھتے ہیں (بار بار) حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں یہ حدیث آں حضرت نے جنگ خیبر میں فرمائی۔ شب کو یہ حدیث فرمائی اور صبح حضرت علی رضی اللہ عنہما کو بلا کر جھنڈا لگنے کے ہاتھ میں دیا۔ انھوں نے قلعہ فتح کر لیا اور مرتب یہود کے بڑے پہلوان کو داہل جہنم کیا۔

اِنِّي لَعَصَابُ الْكُفْرَاتِ دَوْلَةُ الدَّوَالِ - میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

كُزُؤٌ يَا كُزُؤُؤُ - داخل ہونا، پوشیدہ ہو جانا، التجا کرنا، مائل ہونا، انجیل کی بشارت دینا، بہانا۔

كُزُؤُؤُ شَيْئٌ يَأْتِيكَ مِنْ كَا كُزُؤُؤُ - كُزُؤُؤُ كَمِيْنَةُ، حَبِيْبَةُ، بَخِيْلَةُ بَاؤُ -

كُزُؤُؤُ يَا كُزُؤُؤُ يَا كُزُؤُؤُ - پکاس یا بڑا تبر یا کھڑا (اس کی جمع کُزُؤُؤُ اور كُزُؤُؤُ ہے)۔

كُزُؤُؤُ - فارس کے تاج شاہی کو کہتے ہیں جو سولے اور چوبیس سے مرصع ہوتا ہے۔

فَاخَذَ الْكُزُؤُؤُ حَفَا - پھر آپ نے پکاس (تبر)

لیا اور کھودا (یعنی جنگ خندق میں جب ایک سخت چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ سے کھد نہ سکی)۔

مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ وَفَجَّ الْكُزُؤُؤُؤُ - (بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) مجھ کو آنحضرت کے وفات کا اُس وقت تک یقین نہ آیا، یہاں تک کہ میں نے پکاسیں (کُزُؤُؤُؤُ) مارنے کی آواز سنی (یعنی قبر کھدنا شروع ہوئی اُس وقت یقین ہوا کہ آپ نے انتقال فرمایا)۔

كُزُؤُؤُؤُ - بے محل گھر اصل، پیشاب، گوبر جو ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ ہو۔

كُزُؤُؤُؤُ - کتاب کا ایک جز (اس کی جمع کُزُؤُؤُؤُ ہے)۔

كُزُؤُؤُؤُ اور كُزُؤُؤُؤُ - کڑی کا تخت اور علم اور تخت شامی اور مقام اقامت۔

وَمِنْهُمْ مَكْرُؤُؤُؤُ فِي النَّارِ - بعضے ان میں سے دوزخ میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جاتے ہیں گے اکثر روایتوں میں مَكْرُؤُؤُؤُ ہے)۔

كُزُؤُؤُؤُؤُ - بلانا (اور شاید یہ كُزُؤُؤُؤُؤُ الدَّيْمَانَةُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی نیچے کا وہ مکان جہاں جانور باندھے جاتے ہیں اُن کا گوہ گوبر بڑا رہتا ہے)۔

مَا اَدْرِي مَا اصْنَعُ بِهَذِهِ الْكُزُؤُؤُؤُؤُ وَقَدْ نَحَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ - (ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نہیں جانتا ان سُنْدُ اَسُوْلِ كُو كَا كُرُوں، حالانکہ آنحضرت نے ہم کو منع کیا ہے کہ پیشاب یا پھانے میں ہم قبلہ کی طرف منہ کریں (یہ کویاس کی جمع ہے۔ زحمتی نے كُزُؤُؤُؤُؤُ نون سے نقل کیا ہے یعنی سُنْدُ اَسُوْلِ)۔

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

يَا فَضِيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُزُؤُؤُؤُؤُ رَا اَمَّ حَفْرٍ صَادِقٌ رَضِيَ لَمْ يَفْرَا اَمَّ اَنْ فَضِيْلُ اللّٰهُ تَعَالَى كَى كُرَى مِى

ہر چیز آگنی (اس کی کرسی آسمان اور زمین سب چیزوں کو
محیط ہے۔ جیسے قرآن میں ہے وَ سِعَ کُرْسِيِّہِ السَّمَاوَاتِ
وَ الْأَرْضِ)

الْکُرْسِيِّ وَ سِعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَالْعَرْشِ
وَ سِعَ كُلِّ شَيْءٍ وَ سِعَ الْکُرْسِيِّ۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی
آسمان اور زمین سب کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش ہر
چیز کو گھیرے ہوئے ہے یہاں تک کہ کرسی کو بھی (تو عرش
کرسی سے ہی بہت بڑا ہے)۔

آیۃ الْکُرْسِيِّ۔ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

آسنز تک۔
کُرْسِيٌّ يُّكْرَسُوْنَ۔ آدمیوں کا ایک گروہ۔
کُرْسُوْعٌ۔ پیچھے کا وہ اٹھا ہوا کنارہ جو خنصر کے

قریب ہوتا ہے (اس کی جمع کُرْسِيْعٌ ہے)۔
فَقَبَضَ عَلَى الْکُرْسِيِّ۔ اس نے میرا کرسوع پکڑ لیا

(یعنی پیچھے کا سر جو خنصر انگلی کے مقابل ہے)
كُرْسِفَةٌ۔ کچھیں کا لٹنا، تنگ ہاندھنا، کرسف

رکنا۔
تَكَرْسِفُ (مطالعہ كُرْسِفَةٌ کا اور) ایک

میں ایک گھس جانا۔
كُرْسَافَةٌ۔ آنکھ کی تاریکی اور ظلمت۔

كُرْسُفٌ۔ روئی کا ٹکڑا، بھویا۔
كُرْسِفَةُ الدَّوَاةِ۔ دوات کا صوف۔

كُرْسُفِيٌّ۔ ایک قسم کا سفید شہد۔
اِنَّهُ كَفَنَ فِي ثَلَاثَةِ اَنْوََابٍ يَمَانِيَّةٍ كُرْسُفٍ

آن حضرت کو تین سوئی تین کے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔
كُرْسُفٍ صفت ہے ثیاب کی مالانکہ وہ مشتق نہیں ہے،

جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَرْدَةٌ حَيَّةٌ ذِرَاعٌ مِثْلُ
ایک ہاتھ برابر سانپ پر گزرا، یا مَرْدَةٌ يَابِلٌ قَائِمَةٌ
میں سوا اونٹ پر گزرا۔

اَلْعَتَّ لَكَ اَذْكَرُ سَفْتٌ۔ میں تجھ کو یہ صلاح دیتا
ہوں کہ تو روئی کا پھوپھا رکھ لے (تاکہ استخاضہ کا خون
دوسرے کپڑوں کو خراب نہ کرے)۔

كَفَنَ فِي ثَلَاثَةِ اَنْوََابٍ بَيْضٍ سَعْوَلِيَّةٍ مِّنْ
كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ۔ اخصر

کو تین سفید کپڑوں میں سھول کے (جو ایک موضع ہیں
میں وہاں روئی کے سفید کپڑے بنے جاتے تھے) کفن

دیا گیا جو روئی کے تھے۔ یعنی سوئی تھے نہ ان میں عمامہ
تھا نہ قمیص (تو عمامہ اور قمیص دونوں بدعت ہیں بلکہ

تین چادریں کافی ہیں ایک ازار جو سب سے نیچی رہتی ہے،
اس پر ایک چادر جو بجائے قمیص کے ہوتی ہے اس پر ایک

بڑھی چادر جس کو لغاف کہتے ہیں، اب لغاف پر ایک اور
چادر ڈالنا جیسے آج کل رائج ہے یہ بھی بدعت ہے بعضوں

نے کہا لَيْسَ فِيْهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ کا یہ مطلب ہے
کہ ان تین کپڑوں کے سوا قمیص اور عمامہ علیحدہ تھے، تو

مُلْ پانچ کپڑوں میں کفن ہوا)
كُرْسُفٌ۔ بنی اسرائیل کا ایک عابد زاد شخص تھا

جو ایک عورت کے عشق میں کافر ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے اس کو ہدایت کی اس نے توبہ کی اس کا قصور معاف

ہو گیا۔
مِنْ اَعْيُنِهِ اَجْبَلَةٌ فَلْيَعَارِجِ الْکُرْسُفَ۔ جس شخص سے

کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو وہ کرسف کا استعمال کرے۔
كِرْسُفٌ يَّاكِرْسُفٌ۔ جانوروں کا کوٹھا یعنی معدہ (اس

کی جمع کُرُوسُفٌ ہے)
كِرْسُفٌ۔ سمٹ جانا۔

تَكَرْسُفٌ۔ ترش رو ہونا، پیٹ بڑا ہونا۔
تَكَرْسُفٌ۔ سمٹ جانا، جمع ہونا۔

اِسْتِكْرَاشٌ۔ کرسش بننا (کبریٰ کا بچہ جب تک
گھاس نہیں چسرتا تو اس کے معدہ کو اِنْفَعَه کہتے ہیں،

جب گھاس کھانے لگتا ہے تو ککڑی کہتے ہیں۔ ککڑی چھوٹے بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

الْأَنْصَارُ كِرْمِيٌّ وَعَيْنَبِيٌّ۔ انصار میرے پیٹ اور گٹھری ہیں (جیسے پیٹ میں چارہ جا کر جمع ہوتا ہے اسی طرح گٹھری میں کپڑے۔ ویسے ہی میری راز کی باتیں اور امانتیں انصار کے پاس رہتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ میرے محرم اسرار اور مستند علیہ اور راز دار ہیں۔ بعضوں نے کہا ککڑی سے جماعت مراد ہے یعنی میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں) فِي كُلِّ ذَاتِ كِرْمِيٍّ شَأَةٌ۔ ہر معدہ والے جانور کے مارنے میں جب محرم اس کو مارے تو ایک بکری فدیہ میں دینا ہوگی (مثلاً ہرن مار ڈالے یا خرگوش)۔

لَوْ وَجَدْتُ إِلَى ذِمَّتِي قَاكِرِيٍّ لَشَرِبْتُ اللَّبْطَاءُ مِثْقَالَ۔ اگر میں تیرے خون کے لئے معدہ کا منہ پاتا تو میدان تیرا خون پیتا (مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو مجھ کو قتل کو تا اور تیرے خون سے زمین کو سیراب کرتا یہ ایک مثل ہے) اُس وقت سے شروع ہوتی جب ایک شخص نے بکری کے پارچے اس کے اوجھ میں بھر کر پکائے۔ لوگوں نے کہا اس کی سری بھی اُس میں بھسروے۔ لیکن اوجھ کا منہ تنگ تھا سری اس کے اندر نہیں جاسکتی تھی تب پکانیوالے نے کہا اگر میں اوجھ کا منہ اس لائق پاتا تو ایسا کرتا یعنی سری بھی اس میں گھسیٹ دیتا۔

أَبْعَلُ كِرْمِيٌّ سِقَاءُ خَيْرٌ كَامِدَةٌ اس کا مشکیزہ ہے (اُس میں پانی جمع کر لیتا ہے)۔

كِرْمِيٌّ التَّرْجِيلُ۔ اس کے چھوٹے لکڑی سے بنے ہوئے ککڑی یا ککڑی۔ لمبی گردن کر کے منہ سے پانی پینا دینی چٹو یا برتن میں نہ لینا بلکہ منہ لگا کر پینا) پنڈلی پر مارنا ککڑی۔ پایہ کھانا یا پنڈلی میں شکوہ ہونا، جماع کی خواہش کرنا، بربستنا۔

اِكْرَاعُ۔ جانوروں کو منہ سے پانی پلانا، موقع دینا

تَكْرُوعٌ۔ وضو کرنا۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَرْبِهِ وَالْآنَ كَرَعْنَا۔ آنحضرت ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہے پُرانی مشک میں (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو خیر، ورنہ ہم منہ سے پانی پنی لیں گے (جیسے جانور پیتے ہیں وہ اِکْرَاعُ یعنی ہاتھ پاؤں پانی میں ڈال دیتے ہیں)۔

كِرْمِيٌّ التَّهْرِيءُ۔ پانی کی نہر میں منہ سے پانی پینا (جانور کی طرح) مکروہ رکھا۔

إِنَّ رَجُلًا سَمِعَ قَائِلًا يَقُولُ فِي مَحَابَةِ أَسِيٍّ كَرَعٌ فَذَلَّيْنِ۔ ایک شخص نے ابرہہ سے ایک کنبے والے (ذرتے) کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا جافلان شخص کے کنبے (تالاب۔ جوہڑ) میں پانی برسا۔

كِرْعٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے پھر کھیت والا اس کو اپنے کھیت میں پہنچاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَرِبْتُ الْإِبِلَ بِالْكَرْعِ۔ اونٹوں نے تالاب میں سے پانی پیا۔ جوہڑی نے کہا کِرْعُ آسْمَانِ كَا پَانِي جِس كَوْمُنَه لَكَ كَرْمِيٌّ۔

شَرِبْتُ عُغْمُوَانَ الْمَكْرَعِ۔ میں نے تالاب میں سے شروع میں پانی پیا (وصاف اور شاعر پانی میرے حصہ میں آیا اور دوسروں کو گدلا اور خراب پانی پلا۔ یہ معاد یہ کا قول ہے یعنی مجھ کو دنیا کی بادشاہت اور عزت اچھی طرح ملی)۔

فَهَلْ بَنِيٌّ فَيَكْرَعُ الْكِرْعُ۔ کیا تم میں پائے اور گھر بھی باتیں کرتے یعنی دنی اور کھینے لوگ۔

لَوْ أَطَاعَنَا أَبُو بَكْرٍ فِي مَا آسَمْنَا بِهِ عَلَيْهِ مِنْ تَرْكِ وَقَالَ أَهْلُ التَّرْدِيَةِ لَغَلَبَ عَلَيَّ هَذَا الْكِرْمِيٌّ الْكِرْعُ وَالْأَعْدَابُ۔ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضہماری بات سن لیتے یعنی ہم نے جو صلاح دی تھی کہ ابھی اُن

لوگوں سے نہ لڑیں جو اسلام سے پھر گئے تھے تو کیسے اور گنوار
 ان حکومت حاصل کر لیتے (اپنے اپنے قبیلوں کے سردار
 نہ جاتے اور خلیفہ رسول اللہ کا کوئی اقتدار نہ رہتا)۔

حتیٰ بَلَغَ كُرَاعَ الْغَنِيمِ۔ یہاں تک کہ آپ کراغ الغنیم
 یعنی جو ایک مقام کا نام ہے کہ سے دو منزل پر میر عسکان
 کے پاس۔ اصل میں کُرَاع ایک لمبا پتھر بلا میدان گویا اس کو
 ہڈی سے تشبیہ دی۔ اور غنیم ایک وادی ہے ملک حجاز میں
 جِنْدُ كُرَاعِ هَاشِمِي۔ کراغ ہر شے کے پاس رہنے
 ایک مقام کا نام ہے کہ اور مدینہ کے درمیان اس کا کراغ لمبا
 پتھر بلا میدان جو چلا جاتا ہے)

مَا كَانُوا إِلَّا يَجْتَسُونَ إِلَ الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ۔ وہ
 کسی چیز کو روک کر نہ رکھتے تھے مگر گھوڑوں کو اور ہتھیاروں کو
 جَعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكُرَاعِ۔ اس مال کو ہتھیاروں
 اور گھوڑوں کی خریداری میں خرچ کرتے (یعنی جہاد کے لئے)
 هَلَاكَ الْكُرَاعُ۔ جانور ہلاک ہو گئے۔

قَبْلَ مَا آتَى اللَّهُ يَكْرَاعَ۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک ٹکڑا
 بہشت کے پانی کا بھیجا (اس کو کراغ اس لئے کہا کہ وہ لمبا
 اور تھوڑا تھا جیسے جانور کا پاؤں ہوتا ہے)۔

لَا يَأْتِيَنَّ بِالطَّلَبِ فِي آكَارِجِ الْأَرْضِ۔ اگر زمین
 کے اطراف میں کوئی روزی ڈھونڈتا پھرے تو اس میں کوئی
 قباحت نہیں۔

مَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الطَّلَبَ فِي آكَارِجِ الْأَرْضِ۔
 زمین کے اطراف اور نواحی میں ڈھونڈنا پسند کرتے تھے
 (یعنی روزی کی تلاش میں جا بجا پھرنا سفر کرنا)۔

إِنْ دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعِ الشَّيْءِ۔ اگر تم بکری کے ایک
 پایہ کی طرف بلائے جاؤ (یعنی کوئی اسی سے تمہاری ضیافت
 کرے)۔

تَوَدُّعِيَّتُمْ إِلَى كُرَاعِ لَاجِبَتِ۔ اگر میں بکری کے
 ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو)

تو میں قبول کر لوں گا۔

مَا يَنْفَعُ بَعُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ ضَمَاعٌ وَلَا زَرْعٌ
 ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں، نہ
 دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے۔

كَانَ النَّاسُ كَعَاةٍ كَكَرَاعَةِ طَالُوتَ (حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف کی فرمایا، ابو بکرؓ
 اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ
 مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابو بکرؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا
 کی قسم اگر حضرت ابو بکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام
 کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا)
 اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت
 کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی
 پینے لگے (ایکبارگی پانی پر گر پڑے اور خوب تھک کر
 پی لیا)۔

كَرَكَدَانٍ۔ گیسند ابو مشہور جانور ہے۔

كَرَكَرَاةٍ۔ کسی بار لوٹانا، قاہ قاہ کر کے ہنسا، تھپہرانا
 پھر جانا، شکست پانا، چیخنا، جمع کرنا، دفع کرنا، روک رکھنا
 گھمانا، گول پھرانا، پسنا (نہاں میں ہے کہ گس کس کس وہ آواز
 ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں ٹوٹاتا ہے)۔

كَرَكَرَاةٍ۔ ہوا میں گر پڑنا، لوٹ آنا، متروڈ ہونا۔
 كِرَكَرَاةٍ۔ لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع کُرَاكِرَاةٍ
 ہے)۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
 تَصَيَّفُوا أَبَا الْغَيْثِ فَقَالَ لَا مَدَامَتِهِمْ مَا عِنْدَكَ
 قَالَتْ لَسَعِيدٍ قَالَ فَكُرَكَرَاةٍ۔ اس حضرت اور ابو بکرؓ
 اور عمرؓ ابو الہیثم الضاری کی ضیافت میں گئے۔ آنحضرتؐ
 نے ان کی بیوی سے پوچھا، تمہارے پاس کیا کھانا ہے اس
 نے کہا جو ہیں۔ فرمایا تو پیس (یعنی جو کوچکی میں پیس کر آٹا
 بنا)۔

وَتَكَرَّرَ كَوَ حَبَابٍ مِّنْ شَعْبِيرٍ - اور جو کے کچھ دانے پیسے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَكَانَ بِهَا الطَّاعُونَ ذَكَرَكَ عَنْ ذَالِقَ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سنا کہ وہاں طاعون ہے۔ یہ سن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہنا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر میں یا وہیں جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدہ طبعی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)۔

تَكَرَّرَ النَّاسُ عِنْدَهُ - لوگ اس کے پاس لوٹ گئے۔
مَنْ ضَيَّقَ حَتَّى يَكْرُكَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُعِدَّ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ - جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسنے (رقبہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کر لے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے)۔

أَلَمَتْ رَأْسِي إِلَى الْبَعِيرِ تَكُونُ يَكْرُكَ رِيَّةً نُكْتَةً مِّنْ جَرَبٍ - کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا، اس کے کر کے پٹے میں (جو بیٹھے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجی کا نقطہ ہوتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ کر کے اونٹ کا زور جو بیٹھے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اٹھا ہوتا ہے، رونی کی طرح۔ اس کی جمع کر کے کر کے ہے)۔

مَا أَجْهَلُ عَنَّا كَيْسًا وَاسْتِهْمَةً - میں گرا اور کوبالوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے)۔

عَطَاؤُكُمْ لِلضَّارِبِينَ رِقَابَكُمْ وَنُدَاعِي إِذَا مَا كَانَ حَذَا لَكُمْ أَكْبَرُ - تم ان لوگوں کو دیتے ہو (ان سے سلوک کرتے ہو) جو تمہاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کر کے کالے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا

بیٹہ نہیں سکتا تو اس کا کر کے کاٹ کر ایک رگ اس کی نکال کر اس کو داغ دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلائے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں، لڑائی بھڑائی میں کال ہیں)۔

مَا مَمْنَعَكَ مِنْ هَذَا الْكُرْكُورِ - تجھے اس گہری دلدلی سے کیا چیز روکتی ہے؟

کُرْكُورٌ - زعفران اور کسم۔
بَيْنَاهُ وَجَبْرَيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَتَحَادَثَانِ تَغَيَّرَ وَجْهُ جَبْرَيْلَ حَتَّى عَادَ كَأَنَّهُ كُرْكُومَةٌ - ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ اور حضرت جبریلؑ باتیں کر رہے تھے اتنے میں حضرت جبریلؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا زعفران یا دُرُس کا ٹکڑا ہو گیا (دُرُس ایک زرد گھاس ہے خوشبودار۔ نہا یہ میں ہے کُرْكُومَةٌ مفرد ہے کُرْكُورٌ کا بمعنی زعفران یا کسم۔ بعضوں نے کہا وہ ایک اور چیز ہے دُرُس کی طرح، بہر حال یہ فارسی لفظ ہے معرب۔ زعفرانی نے کہا اس میں بیم زائد ہے کیونکہ عرب لوگ زعفران کو کُرْكُورُ کہتے ہیں)۔

کُرْكُومٌ - کرم اور بزرگی میں غالب ہونا۔
کُرْكُومَةٌ اور کُرْكُومَةٌ - نفیس ہونا، عزت دار ہونا، سخی ہونا۔

تَكْرِيمٌ اور تَكْرِيمَةٌ - تعظیم کرنا، بزرگی دینا، پانی بہت ہونا۔

مُكَارَمَةٌ - ایک دوسرے سے کرم میں مقابلہ کرنا۔
أَصْغَرُ الرَّجُلِ - اس کی اولاد نیک ہونی۔
إِكْرَامٌ - بمعنی تَكْرِيمٌ ہے۔
كُرْكُومٌ - کریم بننا۔
إِسْتِكْرَامٌ - کرم کی درخواست کرنا، کسی کو

کریم پانا، اچھی چیز پاجانا۔
 کَرَامَةٌ: خلاف عادت وہ ام جو مومن نیکو کار کے ہاتھ پر ظاہر ہو (اگر فاسق بدکار کے ہاتھ پر ہو تو وہ ہتدرج ہے اور کرامت اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ معجزہ دعوی نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت میں نبوت کا دعوی نہیں ہوتا) کَرَامَتٌ: ایک فرقہ ہے جو صفات اللہ کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتا ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کا نام محمد بن کریم تھا۔
 کَرْمٌ: انگور کو بھی کہتے ہیں۔

بِنْتُ الْكَرْمِ: شراب۔
 كَرِيمٌ: اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی ایسے داتا جس کی دین ختم نہیں ہوتی (بعضوں نے کہا کریم وہ شخص جو بلا عوض لوگوں کو نفع پہنچائے اگر ضرر سے بچنے کے لئے یا کسی فائدے کے لئے مال خرچ کرے تو وہ کریم نہیں ہے۔ نہا یہ میں ہے کہ اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جامع انواع خیر اور شرف اور فضائل کا مجموعہ)۔

إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ
 کریم اور کریم کے بیٹے حضرت یوسفؑ ہیں جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے وہ حضرت اسحاقؑ کے وہ حضرت ابراہیمؑ کے خود بھی پیغمبر، باپ دادا اور پردادا بھی پیغمبر یہ شرف اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اس کے سوا حسن و جمال اور عدل و انصاف علم اور ریاست اور حکومت تمام باتیں آپ کو حاصل تھیں)۔

لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔ انگور کو کریم مت کہو کریم تو مسلمان آدمی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور شرافت عطا فرمائی ہے عرب لوگ انگور کو کریم کہا کرتے تھے کیونکہ اس سے شراب بنتی ہے جس کے پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے آں حضرت نے یہ نام کر وہ سمجھا کیونکہ شراب

ہماری شریعت میں حرام کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسا عمدہ نام دینا آپ کے مناسب نہیں سمجھا اور یہ اشارہ فرمایا کہ ہر ہیزگار مومن ایسے ناموں کا زیادہ حقدار ہے۔
 إِنَّ رَجُلًا أَهْدَىٰ لَهُ رَأْيِيَّةَ خَمْبٍ فَقَالَ
 إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَلَا أُكْرِمُ
 بِهَا يَهُودًا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو شراب کی مشک بھیجی تحفہ کے طور پر تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا، میں یہودیوں کو یہ دیکھ کر ان پر احسان کروں تاکہ وہ بھی اس کا بدلہ لیں تو آپ نے فرمایا، جس نے شراب حرام کی ہے اسی نے یہود کو بھی (احسان کے طور پر) اس کا تحفہ بھیجنا حرام کیا ہے۔ پھر آپ نے اس کے بہادری کا حکم دیا۔

مَكَارَمَةٌ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ وہ بھی اس کا بدلہ کرے گا۔

إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا آنَا آخَذْتُ مِنْ عَبْدِي كَرِيمَتِيهِ قَصَبًا لَمَّا رَضِنَا لَهُ قَوَابِدُونَ الْجَنَّةِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کو اندھا کر دیتا ہوں یا اندھا پیدا کرتا ہوں، پھر وہ صبر کرتا ہے (ناشکری اور شکایت نہیں کرتا) تو میں کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں کروں گا بہشت کے سوا (یعنی اس کو بہشت عنایت کروں گا) كَرِيمَةٌ: آنکھ دیکھنے بڑی عزیز چیز ہے اور ہر عمدہ اور اچھی چیز کو کریمہ بولتے ہیں (اس زمانہ کے محاورہ میں كَرِيمَةٌ دختر اور ہمیشہ کو بھی بولتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں تَزَوَّجْتُ كَرِيمَةً رَئِيًّا۔ میں نے (بیکری بہن یا بیٹی سے نکاح کیا)۔

مَنْ سَلَبَتْ كَرِيمَتِيهِ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ۔ جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں اس کو بہشت دوں گا۔
 وَآلَفِي الْكَرِيمَةِ۔ اچھی عمدہ چیز خرچ کر۔

إِنَّهُ أَكْرَمُ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا وَدَّ دَعَا عَلَيْهِ
فَبَسَطَ لَهُ رِدَائَهُ وَعَتَمَهُ بِمِثْلِهِ وَقَالَ إِذَا آتَاكُمْ
كُرَيْبَةَ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُمْ. جب جریر بن عبد اللہ سجلی
(جوین کے رئیسوں میں سے تھے) آنحضرتؐ کے پاس آئے
تو آپ نے ان کی تعظیم کی اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور
اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عامہ باندھا اور فرمایا جب تمہارے
پاس کسی قوم یا کوئی عزت دار شخص آئے تو اس کی عزت
گرد خاطر داری سے پیش آو تاکہ لوگوں کے دل اسلام
کی طرف مائل ہوں۔ کُرَيْبَةَ بمعنی کریم ہے اور تانا نیت
کی نہیں ہے بلکہ مبارک کی ہے جیسے علامۃ میں۔

وَأَتَى كُرَيْبَةَ آمَوِ الْهِمَمِ. ان کے نفیس اور
عمدہ مالوں سے بچا رہے یعنی زکوٰۃ میں ان کا عمدہ مال متلے
مثلاً بہت دودھ والا یا موٹا تازہ جانور یا نسل کا جانور
بلکہ اوسط درجہ کا مال لے۔

وَعَزَّوْ تَنْفَقَ فِيهِ الْكُرَيْبَةُ. اور وہ جہاد جس میں عمدہ
اور پسندیدہ مال خرچ کیا جائے۔

خَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُّؤْمِنٌ مِّنْ بَيْنِ كُرَيْمِيْنَ
اِس دن سب لوگوں میں بہتر وہ مومن ہو گا جو دو کرمیوں کے درمیان
ہو اور اس کے مال باپ دونوں مومن ہوں یا اس کا باپ اور بیٹا
دونوں مومن ہوں کریم سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو گناہ کی
پلیدی سے پاک رہا یا کفر اور شرک کی نجاست سے بعضوں
نے کُرَيْمِيْنَ سے دو عمدہ اور نجیب گھوڑے مراد لئے ہیں یعنی
ان دونوں پر سوار ہو کر جہاد کرتا ہو۔

كُرَيْمٌ اِنْجَلَّ لَا اَتْخَاذِيْ اَحَدًا فِي السِّيْرِ. اچھی
دوست کسی سے چھپی آشنائی نہیں رکھتی (یعنی عمدہ اور
پاکدامن بوی چھپ کر بدکاری نہیں کرتی۔ کُرَيْمٌ جو مذکر
کا مینہ ہے مونث پر استعمال کیا گیا عورت کو شخص قرار دیا
وَلَا يَجْلِسُ عَلَا تَكْرِيْمِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ. کسی کے
عزت کے مقام پر (مثلاً مسند، تکیہ یا خاص کرسی یا تخت

پر) بغیر اس کی اجازت کے نہ بیٹھے (کیونکہ یہ اس کو ناگوار
ہو گا۔ بعضوں نے کہا تکریم سے دسترخوان مراد ہے)۔
تَكْرِيْمَةُ اللَّهِ هَذِهِ الْاُمَّةُ. اللہ نے اس امت
کو عزت دینے کو یہ حکم دیا کہ امیر تم میں سے ہوں گے۔
كِرْمَانٌ. ایک صوبہ ہے ملک ایران میں خراسان
اور بحر ہند کے درمیان۔

يَخْرُجُ مِنْ خَرَّاسَانَ اَوْ كِرْمَانَ. و مجال خراسان
سے نکلے گا یا کرمان سے۔

مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيَكْرِمْهُ. جو شخص بال رکھتا
ہو (سر یا ڈاڑھی کے) تو ان کی عزت کرے (مالوں کو
دھو دھلا کر صاف پاک رکھے، ان میں تیل ڈالے (لنگھی کرے)
تَحْلَاةُ كُرَيْبَةَ. کجور کا عمدہ درخت (جو خوش آفتاب
اور عمدہ پھل دیتا ہو یا کثرت سے پھل دیتا ہو)۔

وَأَجْعَلْ نَفْسِيْ اَوَّلَ كُرَيْبَةَ تَنْتَنِيْ عَهَابِيْثُ
كَرَائِمِي. یا اللہ میری عمدہ چیزوں میں سے جو تو پہلے لے
لے وہ میری جان ہو (جان جانے کے بعد آنکھ کان جاتیں
کیونکہ زندگی میں آنکھ کان جانے سے سخت تکلیف ہوتی
ہے)۔

الْوَيْبَةُ يَوْمَ وَيَوْمًا مَّكْرَمَةً. شادی کی
دعوت ایک دن کی ہے اگر دو دن تک ہو تو احسان دلوں کو ہے۔
فَعَلُ الْاَيْبَةِ مَكْرَمَةً. اچھا کام کرنا عزت کا باعث
ہوتا ہے یا کسی سے سلوک کرنا بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔

اَكْرِمُوا الْقَيْفَ. مہمان کی خاطر داری کرو اور اس
کے لئے جلد کھانا تیار کرو، کشادہ پیشانی اور خوش روئی
کے ساتھ پیش آؤ۔ کھانے وقت اچھی باتیں کرو گھر کے دروازے
تک اس کا استقبال کرو۔

مَكَارِمُ الْاَخْلَاقِ. عمدہ اخلاق (جس سے
پسینہ موصوف ہوتے ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر
حلم، حسن خلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، امرت)

أَمْتَجِنُوا أَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَإِنْ
كَانَتْ فِيكُمْ فَاحِشَةٌ وَاللَّهِ وَالْإِلَاحُ تَكُنْ فِيكُمْ
فَأَسْتَمُوا اللَّهَ وَارْعَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا - اپنے نفسوں
کو جانچو، ان میں عمدہ اخلاق رد سوں جو اوپر بیان ہوئے
اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو، اگر نہ ہوں تو اللہ سے
سوال کرو اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت
فرمائے)

سُئِلَ عَنْ تَمَكُّرٍ مِنَ الْأَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفْوُ
عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلَةٌ مِّنْ قَطْعِكَ وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ
آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر
ظلم و زیادتی کرے اس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناٹھ توڑنے
اس سے ناٹھ جوڑنا، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس
کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو
اس سے نقصان پہنچے)۔

إِبْنَةُ الْكُرْمِ - انگریزی شراب۔
دَارُ الْكُرَامَةِ - بہشت کیونکہ وہ عزت اور
خاطر داری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمُقَامَةِ اور دَارُ
الْآسْرِ تَحَالٍ دُنْيَا کو کہتے ہیں)۔

كِرَانٌ - عود، پینگ جو مشہور باجے ہیں۔
فَخَنَّتْهُ الْكُرْمِيَّةُ - ستار بجانے والی نے ان کو گانا
سُنَّيَا (یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کو)
كِرْمِيَّةٌ - گانے والی۔
كِرْمِيَّةٌ - گانے والی۔

كِرْمَانٌ يَأْكُرُ كَانٌ - شاخوں کی جڑیں جو ڈالی
میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جڑ کِرْمَانِيَّةٌ ہے)
فَأَنِّي يَقْرَبِيهِمْ نَحْلَةٌ فَعَلَّقَهَا بِكِرْمَانِيَّةٍ - اس کو
جڑ میں لٹکا دیا جو شاخ میں نکلی رہتی ہے۔
وَالْأَصْحَرُ نَافَةٌ وَلَا سَعْفَةٌ - نہ جڑ ہے نہ شاخ۔
إِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعْفَهَا

كِرْمَانِيَّةٌ آ شَاجِعٌ تَنْهَشُهُ - اس کی شاخیں اور جڑیں
قیامت کے دن اتر رہے ہوں گے اس کو ڈسیں گی۔
وَالْقُرْآنُ فِي الْكِرْمَانِيَّةِ - اس وقت تک قرآن کجھور کی
ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک صحفوں میں قرآن جمع
نہیں کیا گیا تھا)۔
كِرْمَانٌ يَأْكُرُ كَانٌ يَأْكُرُ كَانٌ يَأْكُرُ كَانٌ
ناپسند کرنا، بڑا جاننا، بد صورت ہونا۔

تَكْرِيهٌ - کسی کو مکروہ کر دینا۔
اِكْتِرَاكٌ - زبردستی کرنا، زور سے ایک کام پر مجبور کرنا۔
تَكْرِيهٌ اور تَكْرَاكٌ - بڑا جاننا۔
اِسْتِكْرَاكٌ - کسی چیز کو بڑا پانا، مکروہ جاننا۔

اِسْتِبَاغُ الْوَضُوءِ عَلَى الْمَكَرَةِ - باوجود تکلیف اور
مشقت کے وضو پورا کرنا (جیسی طرح اعضا کو دھونا، مثلاً
سر دی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضا کی بیماری
میں۔ نو ذی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں
کمی نہ ہوگی۔ طبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر
عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور
تین تین بار دھوئے)۔

حُقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِمِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ بِهَيْبَتِ
اُنْ بَاتُوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شائق ہیں و نفس ان
کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجالانا
گناہوں سے باز رہنا، غصہ پی جانا، خطا معاف کر دینا،
اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ
خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں۔ مثلاً زنا، چوری،
خیانت، حرام کاری، شراب خواری، سود خواری،
رشوت خواری، بھوٹ، غیبت، بہتان، خلاف و لگی
وغیرہ)۔

بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَةِ - میں نے آنحضرت سے اس

اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے۔

هَذَا يَوْمٌ أَلَّحِمَ فِيهِ مَكْرُوهٌ. یہ یعنی ذی الحجہ کا سوال دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں، جانوروں کی قلت ہوتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کا ملنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت ہے کھاتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اللحم فیہ مکروہ۔ لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یسختی فیہ اللحم ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب صاف ہو سکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لحم یہ فتح ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا اس طرح کہ ترسانی نہ کریں اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں، بڑا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مکرہ و مؤثر ہے صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا۔ یعنی اس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔

خَلَقَ الْمَكْرُوهَ وَكَانَ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَخَلَقَ النَّوَسَاءَ يَوْمَ الْآزِفَاءِ. اللہ تعالیٰ بڑی چیزیں جیسے ظلمت اور تاریکی جس اور گندے حیوانات، منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور نور سے خیر مراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں۔

رَجُلٌ كَرِيهٌ الْمَثَلُ آتٍ - ایک بد صورت کریم منظر مرد۔

سَمِعَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا. آل حضرت سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہو جاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)۔

كَرَاهَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. آپ کو ناپسند تھا کہ ہم آگتا جائیں (ہر روز وعظ سنتے سنتے)

كَرَاهِيَةَ الدَّاءِ الْمَرِيضِ. جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے۔

فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَرِهَهَا. رجا بڑا کہتے ہیں میں آل حضرت کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اللہ سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بیکار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہئے)۔

يَكْرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ نَشْمًا يَجْلِسُ مَكَانَهُ. عبد اللہ بن عمرؓ اس کو بڑا جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑ کر جہاں وہ بیٹھا ہو، اٹھ کھڑا ہو اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائے (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يَكْرَهُ الْغُلَّ. آل حضرت خواب میں یہ دیکھنا کہ گلے میں طوق پڑا ہے بڑا جانتے تھے (اور پاؤں میں بڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ بڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن گلے میں طوق کافروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے إِذِ الْأَعْلَالُ فِي آعْنَاقِهِمْ)۔

كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا. آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

كَانَ يَكْرَهُ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (ادھر ادھر کی گپ شب دنیا کی باتیں کہتیں اور نفلس قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بعض دنیا داروں

ہو تو وہ گناہوں کی معافی کی دلیل ہے اور بیکار بدو
سختی کے مرنانا اچھا نہیں سمجھا گیا اس میں آدمی کو توبہ اور
استغفار کا موقع نہیں ملتا

لَمَّا رَفَعَ الْمَيِّتَانِ فَمَا آيَتْهُنَّ الْكُرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ
السَّبِيحَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - پھر وہ ترازو جو آسمان
سے اتر آتا جس میں ابو بکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تھے، اُدھر
اٹھایا گیا۔ اس خواب کو سنکر میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ
کے چہرہ مبارک پر ناراضی معلوم ہوتی تھی (ناراضی کی وجہ
ظاہر ہے کیونکہ خواب کی تفسیر سے یہ نکلتا تھا کہ دین اسلام
میں اتفاق اور اتحاد صرف ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ
کے زمانہ تک رہے گا اس کے بعد اختلاف اور فتنوں کا
ظہور ہوگا۔ ایسا ہی ہوا)۔

إِلَّا أَنْ تَأْخُذَ الْكُرْهَاءُ - مگر یہ کہ تم زبردستی ان سے
اپنی مہمان داری کا سامان لے لو (جب وہ تمہاری ضیافت
نہ کریں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور اب بھی ہو سکتا
ہے۔ جب کسی گاؤں کے لوگ نہ مسافروں کی ضیافت کریں
نہ قیمت لے کر ان کو سامان دیں اور مسافروں کو دوسری
جگہ ضروری سامان نہ مل سکے تو زبردستی واجب قیمت پر
لے لینا درست ہے)۔

مِنْ شَاءَ كُرْهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً
مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت کی پڑھنے میں آپ نے اتنا
زیادہ کیا کہ جو چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں ہے بلکہ
مستحب ہے جس کا جی چاہے پڑھے جس کا جی چاہے نہ
پڑھے) آپ کو یہ پُر معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو سنت
(موکدہ) نہ سمجھ لیں۔

فَمَا آيَتْهُنَّ الْكُرْهِيَةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا مَحْسِنٌ
آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر میں نے دیکھا (کیونکہ جبکہ
کو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا تم دونوں اچھا پڑھے ہو
لَا يَجِيئُ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ (بچنے پر ہونے والے)

کی عادت ہے) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت
ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت
عبادت پر ہو اور خانہ بالخیر ہو۔ دوسرے جب عشاء کی نماز
کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو احتمال
ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت
ہو جائے)۔

فَاتَّهَ لَا مَكْرَهَ لَهُ يَا لَمَّا مَكْرَهَ لَهُ - (تم میں سے
جب کوئی دُعا کرے تو قطعی طور سے کرے۔ یعنی یوں عرض
کرے یا اللہ! ایسا کر دے ویسا کر دے، یوں نہ کہے اگر تو
چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا
(کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا
ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے کہ مشیت کے ذکر کرنے میں
بندے کا استغنا معلوم ہوتا ہے اور یہ نہایت مذموم ہے
بندے کو اپنے مالک کے سامنے محتاج بننا بہتر ہے)۔

مَنْ آمَرَ قَوْمًا دَهَمَ لَهُ كَارِهُونَ - جو شخص ایسے
لوگوں کی امامت کرے (نماز میں) جو اس کی امامت ناپسند
کرتے ہوں (بشرطیکہ مقتدی لوگ متبع سنت اور پیر ہیں) گا
ہوں اور اس کی امامت کسی بدعت یا معصیت کی وجہ
سے ناپسند کرتے ہوں، لیکن اگر مقتدی خود بدعتی اور
فاسق ہوں اور متبع سنت شخص کی امامت ناپسند کریں تو
ان کی ناپسندی کا کوئی اعتبار نہ ہوگا وہ خود گنہگار ہوں
گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کے اکثر اشخاص ناپسند
کرتے ہوں اگر دو ایک ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی
کا اعتبار نہ ہوگا)۔

فَلَا أَكْرَهُ فِتْنَةَ الْمَوْتِ إِلَّا حَيْثُ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلے
میں موت میں سختی اور تکلیف بڑا جانتی تھی) لیکن جب سے
میں نے دیکھا کہ آپ حضرت پر موت کی سختی ہوتی تو میں کسی
کے لئے اس کو بُرا نہیں جانتی بلکہ موت میں جس قدر سختی

نے کہا۔ آنحضرت سے کچھ مدت پوچھو، ایسا نہ ہو آپ کوئی ایسی بات کریں جو تم کو ناپسند ہو یعنی ہو سکتا ہے کہ آپ روح کی حقیقت بیان نہ کریں جو یہودی دانست میں نبوت کی نشانی تھی تو آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہو جائے گا جس کو یہودی لوگ ناپسند کرتے تھے۔

وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَیْهِ۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ گناہ معاف کر دیا ہے جو زبردستی ان سے کیا یا جائے نَیْسَ عَلَیْكُمْ مَكْرَهُ الطَّلَاقِ۔ زبردستی اگر کوئی کسی سے طلاق دلوادے تو طلاق نہ پڑے گی۔ دہلی حدیث کا یہی قول ہے۔

كُلُّ التَّوْمِ يَكْرَهُ۔ ہر طرح کا سونا و ضو کو خراب کرتا ہے۔

كُرُو۔ کھودنا، بار بار کرنا، جلدی چلنا، گولے سے کھیلنا۔

أَطْرُقَ كُرًا۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ملائم بات کر کے کسی کو ٹھکانا منظور ہوتا ہے۔

أَطْرُقَ كُرًا أَطْرُقَ كُرًا إِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْفُرَى كُرًا اور کروان ایک پرندہ ہے اس کو نسا کر کے وقت شکاری یہ کہا کرتے ہیں۔ اب یہ ایک مثل ہو گئی ہے اس وقت ہی جاتی ہے جب کوئی شخص چھوٹا مندر رکھ کر بڑی بات کہے تو اس کو ڈراتے ہیں۔

كُرَّةٌ۔ گول جسم اس کی جمع کُرَّوْنٌ اور کُرَّوْنٌ ہے۔

كُرَّوَانٌ۔ ایک پرندہ جو خالی رنگ کا بلخ کے مشابہ اس کی آواز اچھی ہوتی ہے وہ رات کو نہیں سوتا۔

دُنْيَاكَ مِيدَانٌ وَأَنْتَ بَظُهُرِهَا كُرَّةٌ وَ اسباب القضاة صواعق۔ دنیا کیا ہے ایک میدان ہے اور تو ایک گول ہے اس کی پشت پر اور قضا و قدر کے اسباب صولجان ہیں (یعنی گیسند بلخ جس سے گیند

پھینک کر مارتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قضا و قدر تجھ کو پھراتے ہیں اور گھماتے ہیں جدھر چاہتے ہیں۔

كُرِّيٌّ۔ خوب دوڑنا، کھودنا یا نہر کھودنا گیند سے کھیلنا۔

كُرِّيٌّ۔ اُونگھنا، سونا۔

مُكَرَّرَةٌ اور كِرَاءٌ۔ کرایہ پر دینا۔

اِكْرَاءٌ۔ زیادہ کرنا، کم کرنا، جاگنا، دیر کرنا،

لمبا کرنا، کرایہ پر دینا۔

تَكْرِيحٌ۔ سونا۔

اِكْتِرَاءٌ اور اِسْتِكْرَاءٌ۔ کرایہ پر لینا۔

رجبے تکاری ہے۔

كُرْيَانٌ اُونگھنے والا (رجبے گری ہے)

انہا خَرَجَتْ تَعَزَّيْ حِي قَوْمًا فَلَمَّا انصَبَتْ قَالَتْ لَهَا عَلِيُّ بَلَّغْتِ مَعَهُمُ الْكَلْبِي قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ خَرَجْتُ فَاطِمَةُ كَچھ لوگوں کو پرسادینے کے لئے گھر سے نکلیں، جب لوٹ کر آئیں تو آں حضرت نے ان سے فرمایا۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی، انہوں نے عرض کیا نہیں معاذ اللہ۔ دایک روایت میں یوں ہے کُرَّارَانِ مہملہ کے ساتھ یہ جمع ہے کُرِّيَّةٌ یا كُرْوَةٌ کی معنی گدھا اور قر کو سمی کہتے ہیں۔ مشہور روایت دال سے ہے جیسے اوپر گزر چکی ہے۔

أَنَّ الْاَنْصَارَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْرٍ يَكْرُوْنَهُ لَهُمْ سَيْحًا، انصار نے آں حضرت سے درخواست کی کہ وہ ایک نہر اپنے لئے کھودنا چاہتے ہیں جس کا پانی جاری ہو۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاكْرَبْنَا فِي الْحَدِيثِ۔ ہم ایک رات آنحضرت کے پاس تھے ہم نے باتوں میں خوب دیر لگائی دیر تک باتیں کرتے رہے۔

اَكْرَاءُ كے معنی لمبا ہونا اور مختصر ہونا اور بڑھانا اور
گھٹانا دونوں آتے ہیں۔

إِنَّ امْرَأَةً مَّحْرَمَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ أَشَدُّ
لِي أَرْثِي قَدَمَاهَا الْكُرِّيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
سے ایک عورت نے جو احرام باندھے ہوئے تھی یہ پوچھا کہ
میں نے (راستہ میں) ایک خرگوش دیکھا اس کی طرف اشارہ
کیا تو جس نے مجھ کو جانور کرایہ پر دیا تھا اس نے خرگوش
کو مار لیا کُرِّيُّ جانور کرایہ پر دینے والا یا لینے والا
یہاں مراد دینے والا ہے۔

النَّاسُ بَرُّ عُمُوْنِ أَنْ الْكُرِّيُّ لَا يَحْمِلُهُ
لوگ سمجھتے ہیں جو شخص کرایہ پر اپنے جانور چلانے کے لئے
آئے اس کا حج درست نہ ہوگا۔

إِذَا قَانَ لِكُرِّيَةٍ - جب وہ جانور کرایہ دینے
والے سے کہے۔

نِكْرِي الْأَرْضِ - ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے
تھے (بشائی یا نقدی پر)۔

يَمْحَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ - آنحضرت زمین کو کرایہ
پر دینے سے منع کرتے تھے۔

أَذْرَكَ الْكُرِّي - اُن کو نیند نے اُگھیرا۔

مَا ذَاقَ الْكُرِّي - نیند کا مزہ نہیں چکھا۔

أَعْطَا الْكُرِّي كِرْوَتَهُ - جانور کرایہ پر دینے والے
کو اس کا کرایہ دیدے (حلال کے محاورہ میں مُتَكَرَّرٌ اس
کو کہتے ہیں جو گدھے یا خچر کرایہ پر چلاتا ہے)۔

يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْسِنَ الْفُسَاقِ مِنَ الْعُلَمَاءِ
وَأَجْمَعِيٍّ مِنَ الْأَطْبَاءِ وَالْمُقَالِسِينَ مِنَ الْأَكْرِيَاءِ
سلمانوں کے حاکم اور امام کو لازم ہے کہ فاسق اور بدکار مولویوں
کو اور جاہل طبیبوں کو اور مفلس اور قلاش کرایہ پر چلانے
والوں کو قید کرے (اُن کو سزا دے اُن سے چمکے لے کیونکہ
اُن کو آزاد چھوڑ دینے سے عام لوگوں کی خرابی ہے۔ بدکار اور

بے بین مولوی غلط مسئلے بنا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے یا لوگ اُن
کے بڑے کام دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کام ہم بھی کریں۔ کیونکہ
مولوی اُن کو کرتے اور جاہل اور بے علم طبیب لوگوں کی جان
لیں گے اور مفلس کرایہ پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا
پیسے لے کر مضمحل کر جائیں گے، اُن کو وقت پر سواری نہ دیں گے
کُرِّي جَبْرِيْلُ خَمْسَةَ أَتَهَارِ - حضرت جبریل نے
پانچ ہنریں کھو دیں۔

باب الكاف مع الزا

كَزَا كَزَاةً يَا كَزُوذَةً - مومچ جانا، سمٹ جانا، انکار
کرنا، بڑھ جانا، تنگ کرنا، نزدیک نزدیک قدم رکھنا
كَزَا السَّرْبَلُ - اس کو کزازی بیماری ہوگی (یعنی سردی
میں اینٹھ جانا)۔

وَجِبَةُ كَزَا - بدرد، ترش رو۔

كَزَا الْبَدَنِ - بخیل، مسک۔

ذَهَبَ كَزَا - سخت سونا۔

إِنَّ رَجُلًا اغْتَسَلَ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ - ایک شخص نے
(سردی میں) غسل کیا اور اینٹھ کر مر گیا۔

تَعَرَّيْنَا بِالْكَرِّيِّ وَجَوَّيْنَا السَّابِلِينَ - آل حضرت
سائلوں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے
رہتے، اُن سے نرمی اور ملامت سے پیش آتے)۔

كَزَمَ - توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا۔

كَزَمَ بَخِيلٌ هَوْنًا، بَهْتٌ كَهَانًا، نَاكٌ أَدْرَاكِيَانٌ لِي هَوْنًا

اِكْزَامٌ - سمٹ جانا، اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے

تَكْزَمٌ - بئیر چھیلے میوہ کھا لینا۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْكَزَمِ وَالْقَزَمِ - آنحضرت

پُرْخُورِي (بہت کھانے) سے اور لالچ کیڑی پن سے پناہ

مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے

جو عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ اَكْزَمُ السَّبَانِ اِسْمٌ كِي

پوری چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ زمرہ یہ ہے کہ آدمی کچھ شلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو۔

لَمْ يَكُنْ بِالْكَذِّبِ وَلَا الْمُنْكَرِ مِرًّا - آں حضرت فقیر کے سامنے ترش رُونہ ہوتے اور آپ کی تنبیلیاں اور پاؤں چھوٹے چھوٹے نہ تھے۔

إِنْ أَيْقِضَ فِي خَيْرٍ كَزَمَرٍ وَضَعْفٍ وَاسْتَسْلَمَ اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کر لیتا ہے اور ناتواں بن جاتا ہے عاجز ہو جاتا ہے (یہ عون بن عبداللہ نے ایک شخص کی مذمت میں کہا)۔

باب الكاف مع السين

كَسَبٌ يَكْسِبُ جَمْعُ كَرْنَا، طَلَبُ كَرْنَا، نَفْعُ كَمَا نَا، رَوْزِي وَحَوْنٌ هُنَا، كَمَا دِينَا۔

اِكْسَابٌ۔ كَمَا دِينَا۔

تَكْسِبٌ اور اِكْتِسَابٌ۔ كَمَا نَا، كَوْشَنُ كَرْنَا۔

اِسْتِكْسَابٌ۔ كَمَا نِي كَرْنَا۔

اِكْتِسَابِي۔ وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وہ سبھی ہے جو بلا محنت حاصل ہو) اَطِيبٌ مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنَ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ كَا مِنْ كَسْبِهِ۔ بہت حلال پاکیزہ وہ رُونی ہے جو آدمی محنت کر کے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعی کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں اور کمائی نہ کر سکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے) اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ۔ تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)۔

اِنَّكَ لَتَفِئِلُ الرَّحِيمِ وَتَحْمِلُ الْكُلِّ وَتَكْسِبُ

المعالي وحر۔ تم تو ناطہ جوڑتے ہو (رشتہ داروں سے سلوک کر لے ہو) اور نٹھے در ماندہ شخص کو سوار کر لیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال و اطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہے اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے ہتیا کر دیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو، جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)۔

نَحَى عَنِ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔ لونڈیاں جو کمائی کر کے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ انھوں نے کس طریق سے کما یا اگر محنت مزدوری کر کے ہاتھ سے کام کر کے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں، کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بد کاری کر اگر انھوں نے یہ مال کما یا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)۔ نَحَى عَنِ كَسْبِ الْاِمَةِ۔ لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)۔

مَنْ كَانَ لَنَا عَمَلًا فَلَيْكَ تَسِبٌ زَوْجَةٌ وَخَادِمًا وَمَسْكَنًا۔ جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیلدار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (مستحق طور سے بغیر اسراں اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا ہر رُونی کپڑا وغیرہ سب آگیا)۔

نَحَى عَنِ كَسْبِ الْحَجَّارِ۔ بچنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے۔ ایسی کمائی اپنے خرچ میں لانا بدنام ہے جو حرام نہیں ہے۔ اس لئے کہ دوسری

روایت میں ہے کہ آل حضرت نے پیچھے لگائے اور اپنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی، اگر حرام ہوئی تو آپ ہرگز نہ دیتے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ نہیں تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حرام کے لئے حرامت کی اجرت حلال ہے، لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے۔

کسبہ - تیل کی کھلی
 تِلٌّ يَوْمَئِذٍ يُؤْكَلُونَ فَيَرَوْنَ النَّاطِقُ وَالْمَسْبُوبُ وَ الْجَوُزُ تَمِينٍ حَبْرُونَ كَمَا نَسَى مِنْ دُبْلَانٍ بَدَا هُوَ تَائِبٌ اَيْ تَوَكَّبِي كَجُورِي (جو شردھ میں نکلتی ہے) دوشربے تیل کی کھلی تیسرے بادم سے۔

کسبہ - تیل ہندی یعنی خود جس کو لوہان کہتے ہیں ایک روایت میں کسبہ ہے۔

نَبْدٌ كَالْمَسْبُوبِ كَسْبٌ اَخْفَارٌ - ایک تھوڑا سا کسبت جو شکل آدمی کے ناخنوں کے بکر آتا ہے (ایک روایت میں خفار ہے جو ایک شہر ہے بیت کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)۔

کسبہ - جھاڑنا، صاف کرنا، کاٹنا، لے جانا۔
 کسبہ - ہاتھ پاؤں نیچے ہونا عام لوگ کسبہ کو کوئی منی میں مستعمل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کسبہ فکسبہ اس نے اس کو نجا کر دیا، وہ نجا ہو گیا۔

مَكَانًا مَعَهُ زُورٌ مِنْ كَسْبِي كَسْبِي

مَا اَكْسَبَهُ - وہ کتنا بھاری ہے۔

اَكْسَبَهُ - سب لوٹ لینا۔

كَسْبٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی۔

اَكْسَبَهُ - لجا، معذور، لشکر۔

مَكْسَبٌ - پوست نکالا ہوا۔

مَكْسَبَةٌ - جھاڑو (جیسے مِکْسَبَةٌ ہے)۔

سُئِلَ عَنِ مَالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا شَرٌّ

مَالٍ اِنَّهَا هِيَ مَالُ الْكُفْرَانِ وَ الْعُورَانِ - صدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت بُرا مال ہے وہ تو کجول اور کانوں کا مال ہے یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو صدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے کسب ان جمع ہے اکسبہ کی۔ بعضوں نے کہا کسبہ ایک بیماری ہے جو شرین میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں کسبہ السرحل کسبہ۔ جب ایک پاؤں بھاری ہو جائے تو چھنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹا جائے گا یا جھاڑو دیتا جائے۔

جَعَلْنَا هُمُ كَسْبًا - یہ قنادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا وَ كُنْشَاءُ مَسْخَنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو یہاں کو نجا معذور بنا دیں (وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں)۔

فَكَسَبَتْ شَوْكَهَا - میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیا۔

فَكَسَبَهُ وَ اَلْفَمَهُمَا - حضرت ابو بکر صدیق نے فار کو جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا تہ بند دیا یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آں حضرت محفوظ رہیں)۔

کسبہ - توڑنا، ایک ایک کر کے بچنا، موڑنا، دونوں شکھ ملانا، اپنی ماں کی خبر گیری کم کرنا، اکٹھی بچی کر لینا، زیر کسرہ دینا، پھیر دینا، شکست دینا، خلاص کرنا۔

تَكْسَبُ - یعنی کسبہ ہے۔

مَكَانًا مَعَهُ - قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تَكْسَبُ - لوٹ جانا۔

اِنْكَسَبًا - لوٹنا، شکست پانا، متفرق ہو جانا،

ماجزی کرنا۔

اِكْتِسَابٌ - یعنی کسبہ ہے۔

عُقَابٌ كَأَسِيرٍ - باز شکار کو پھاڑ چیر کرنے والا۔
کَسْرًا - علم حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو
(مثلاً نصف، ربع، ثلث، ثمن وغیرہ)۔

اَكْسِيْرٌ - وہ دوا جو تانے کو چاندی اور چاندی کو
سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تاننا چاندی
ہو سکتا ہے اسی طرح پتیل سونا ہو سکتا ہے، چاندی سونا
بن سکتی ہے اور اس کو کیمیا گری کہتے تھے۔ حال کے کیمسٹ
حکیموں نے اس خیال کو خیال اور جنون قرار دیا، وہ کہتے ہیں
کہ سونا چاندی بسیط عناصر میں ان کا انقلاب ممکن نہیں،
البتہ اگر اجزائے مختلفہ الحقیقہ سے مرکب ہوتے تب یہ
خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزائے ملائے سے سونا یا چاندی
بن جائے۔)

فَقَطَرَ لِي فِي شَاةٍ فِي كَسْرِ الْحَيَمَةِ - آن حضرت نے
اُمّ عبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔
كَسْرٌ اور كَسْرٌ - کنارہ دہر ایک گھر کے دو کسر
ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف۔)

لَا يَجُوزُ فِيهَا اَلْكَيْسِيُّ الْبَيْتَةُ اَلْكَيْسِيُّ تَرْبَانِي
میں ننگری بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور
سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَا يَزَالُ أَحَدُهُمْ كَاسِرًا وَّ سَادَةً عِنْدَ امْرَأَةٍ
مُعْزِيَةٍ يَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا - ان میں کوئی اپنا نگیہ موڑ کر اس
پر شہ کادے کہ ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد
کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

كَانَتْهَا جَنَاحُ عُقَابٍ كَأَسِيرٍ - گویا وہ پنکھ ہے اس باز
کا جو اتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

أَسْتَيْدُهُ وَهُوَ يُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ كَسْرِ دَابِلٍ مِّنْ
اُن کے پاس پہنچا وہ لؤلؤں کو اونٹ کے پارچے بھلا رہے تھے
یعنی اس کے اعصار۔ بعضوں نے کہا کَسْرٌ بہ فتح و کسرة
کاف وہ بڑی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو۔)

قَدَّ عَا مِخْرَبَاتٍ سِيٍّ وَّ اَكْسَارٍ بَعِيرٍ - پھر انھوں نے
سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اَكْسَارٌ جمع
قلت ہے کَسْرٌ کی، اور كَسْرٌ جمع کثرت ہی۔
اَلْعَجِيْنُ قَدَّ اَنْكَسَا - آٹا نرم ہو گیا روٹی پکانے
کے لائق ہو گیا خمیر ہو گیا۔)

بَسُوْطًا مَّكْسُوْرًا - نرم اور بوندے کوڑے سے۔
فَكَسَّتْهَا كَسْرًا تَتِيْنًا - اس کے توڑ کر دو ٹکڑے کر دینے
لَمْ يَكُنْ يَكْتَسِرُ - کھجور کو درخت سے نہیں توڑا۔
راوند تقسیم نہیں کی۔)

بَابٌ مِّنْ كَسْرِ كَسْرٍ التَّسْلِيْحِ - باب اس
بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح
دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ عزوجل کی
راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ
کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار
توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جاؤروں کو کاٹ
ڈالنا۔ تو آن حضرت نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات
کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور ہجر
اور زمین سب چھوڑ گئے)

لَا تَكْسُرُ ثَمَنِيَّةَ التَّوْبِيْحِ - ربيع کا دانت نہ توڑا
جائے گا یہ انھوں نے جوش میں آکر کہا، ان کا یہ مقصود یہ تھا
کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھے کہ قصاص اول
دیت دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے۔)

اَكْسَرًا اَلَا اَبَا لَيْقَ - کیا یہ دروازہ توڑ دیا جائے
گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمر نے علیؓ سے
کہا اَلَا اَبَا لَيْقَ کلمہ تعریف ہے اور کہی توہین کے لئے
بھی آتا ہے۔)

اِذَا هَلَكَ كَيْسِيُّ فَلَا كَيْسِيَّ بَعْدَآءَ - اب جو
کسری (ایران کا بادشاہ) ہو جب وہ مرجائے گا اس کے بعد
دوسرا کسری نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب تک مسلمانوں کے

اتھارے گا۔ ایسا ہی ہوا۔

جَبَّةٌ كَيْسٌ وَابْنَةُ اَبِي رَافِعٍ
كَيْسٌ كَيْسٌ - سگ کا نونہا۔

یكسیر حذر هذا اب ذہنا۔ کھجور کی حرارت کو خربوزہ کی برودت توڑ دے گی۔ کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین حکمت ہے۔ دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں۔

فَيَنْقُضُ عَلَيْكَ الْحَسَنَ كَذَبَهُ عَقَابٌ كَايَسًا
امام حسینؑ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز پنکھ جوڑ کر گرتا ہے۔

وَمَعَهُ كَيْسَةٌ قَدْ عَمَسَهَا فِي الْاَبْنِ - اس کے ساتھ ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا۔
لَيْسَ فِي الْكَيْسِ زَكَاةٌ كَيْسٌ فِي الْكَيْسِ - زکوٰۃ کے نصاب میں کسرو کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ کی۔ مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس اونٹوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی اب چھ پاسات یا آٹھ یا نو اونٹوں میں بھی ایک ہی بکری لازم ہوگی)۔

كَيْسٌ عَظِيمٌ اَلْمَيْتَةُ كَيْسٌ كَايَسًا - میت کی بڑی توڑنا ایسا ہی ہے، جیسے زندہ کی بڑی توڑنا۔
كَيْسٌ دُجْرٌ دُجْرٌ پَرٌّ ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن کا اپنی دم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا، ہانکنا، تابع بنانا، پیروی کرنا۔

لَيْسَ فِي الْكَيْسَةِ مَدَقَةٌ - گدھوں میں کوآہ نہیں ہے یا غلاموں میں۔

كَيْسٌ عَسْفَةٌ - پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور سفید تپروں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دم کے تلے اکٹھا ہوتے ہیں۔

وَعَلَى كَيْسِهَا اِيْقَالِمِ السَّيْفِ - حضرت علیؑ تلوار کے قبضے سے نیچے سے اس کو مار رہے تھے۔
اِنَّ رَجُلًا كَيْسٌ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَيْ كَيْسٌ

(جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اس کی دُجْر دُجْر
قَصْرًا بَتَّ عَزْرًا قَرَسِيَةً فَكُتِسَتْ بِهٖ
اس کی گھوڑی کی کوچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے سوار کو گرا دیا۔

فَلَمَّا تَكْتَسُوا اَفِيْرًا - جب انھوں نے جواب دینے میں دیر کی۔

لَمَّا مَتَّ نَدَا اَمَةً الْكَيْسِيَّةَ - (ظلم نے کہا) میں حضرت عثمان کے مقدمہ میں کسی کی طرح شرمندہ ہوں، کسی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسح کا جو ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غابد بن حارث) تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے ہیں۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی تھی اور وہ بڑا تیر انداز تھارات کو تار کی بیٹھ کر اس نے گدھوں کو تیر مارے اور ہر ایک تیر گدھے میں سے باز ہو کر پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی، وہ یہ سمجھا کہ میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آکر کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی۔ جب صبح کی روشنی ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں، اور تیر ان کے پارسل کھر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں اس وقت اس کو سخت ندامت ہوئی، اس روز سے یہ مثل ہوئی۔
كَيْسٌ - کاٹنا۔

كَيْسٌ رُوكٌ دِيْنًا اَوْ لُكَيْنًا لُكَيْنًا دِيْنًا اَوْ كَيْسٌ كَيْسًا، بد حال ہونا، کالا پڑ جانا۔

تَكَيْسٌ - کاٹنا۔

اِيْكَيْسٌ - چھپ جانا۔

كَايَسٌ اَلْبَالُ - بد حال۔

كَايَسٌ اَلْوَجْهَ - ترش رو۔

يَوْمٌ كَايَسٌ - بڑا بولناک دن۔

كَيْسٌ اَوْ حَسُوٌّ - گہن لگنا چاند کا ہوا سورج

کا یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں۔ بعضوں نے کہا
كُسُوفٌ سُورَجٌ غُرْمٍ اَوْ حُسُوفٌ۔ چاند گرہن۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٍ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوَةٍ۔ سورج اور چاند
دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں اس کی
مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں، کسی کی موت یا زبست
کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔

اِنَّهٗ جَاءَ بِثَرِيْدَةٍ كَيْسَفٍ وَهٗ رُوِيْ طَيِّبٌ لِّكُلِّ دُوۡلٍ
کا تزیلے کر آئے (رکعت جمع ہے کِسْفَةٌ کی یعنی ٹکڑا)
رَاٰيْتَهُ وَعَلَيْهِ كِسْفًا۔ میں نے ان کو دیکھا کپڑے
کا ایک ٹکڑا ان پر تھا۔

اِنَّ صَفْوَانَ كَسَفَ عُرْقُوبَ رَاٰحِلَتِهٖ۔ صفوان
نے اپنی اذنی کی کوچ کاٹ ڈالی۔

كُسُوفٌ فِي الْوَجْهِ۔ چہرے کا تغیر
کاسیف۔ رنگبیدہ۔

اِنَّ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰٓى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آل حضرت کے زمانہ میں سورج کو گہن
لگا۔

كَسَفَتِ الشَّمْسُ النَّجْمَ۔ آفتاب نے ستاروں
کی روشنی کھودی (ان کو چھپا دیا)۔

كُسْكَسَةٌ۔ خوب کوٹنا۔

كُسْكَاۤسٌ۔ ٹھنکنا، موٹا۔

كُسْكُسٌ۔ ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا
جاتا ہے۔

كُسْكَسَةٌ۔ مونث کے کاف خطاب یا مذکر مونث
دونوں کے کاف خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلہ بکر کا محاورہ
ہے۔

تَيَّاسًا وَّاعَن كُسْكَسَةً بَكْرًا۔ بکر کے کسائے
ایک طرف رہو رہو ابولہی اور امہی کو ابوس اور

اُمْتَرَ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے
کاف خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگا دیں جیسے
کہیں اَكْرَمْتُكَسٍ اَوْ يَكْسٍ۔

كَسَلٌ۔ بستی کرنا، ٹالنا۔

كَسَلٌ اَوْ كَسَلَانٌ۔ بستی (اس کی جمع كَسَلِيٌّ)
كَسَلٌ اَوْ اَكْسَلٌ۔ جماع میں انزال کے وقت ذکر
کو باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ پیدا ہو۔

كَسَوٰى۔ آرام طلب، خوش حال لڑکی جو اپنی
جگہ سے نہ سرکے، یہ تعریف ہے جیسے نَوُوْا مَلِئِحٰى دِنٍ
نکلے پر سونے والی)۔

كَيْسٌ فِي الْاِكْسَالِ اِلَّا الظُّهُورَ۔ اگر کسی نے
دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا

ر غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو
کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی)
نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن

اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا
تو غسل واجب ہو گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک
یہ حدیث فسوخ ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے
کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)۔

كَمَّ يَكْسِلُ اَوْ يَكْسَلُ۔ پھر انزال کے وقت
ذکر باہر نکال لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَمْنِ وَالْكَسَلِ
یا اللہ تیری پناہ نامردی اور بستی سے۔

قَالَ اِنَّا لَنَكْسَلُ۔ ہم تو کسل کرتے ہیں یعنی
صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم بستی کرتے

ہیں۔ یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا اَلَا يٰۤاٰكُلُ فَوَجِبَ
قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ یعنی جنب وضو کرنے سے پہلے کھانا
نہ کھائے)۔

كَسِيٌّ۔ پہننا۔

ملوی کَشَعَة۔ اس کی طرف روگردانی کی۔

مَشَاخ۔ تلوار کی دھار، تبر۔

مَشْجُوم۔ جس کے کبھی میں بیماری ہو۔

أَفْضَلُ الْقَبْدَاقِ عَلٰی ذِي الرَّحِيمِ الْكَاشِحِ سَبَّ

بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے باطل والے کو دیا جائے جو پوشیدہ

کپٹ رکھتا ہو یا جو تجھ سے روگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے

أَلْفَتْ لَمْ يَكْتُمَا هُوَ، مگر تو اس سے سلوک کرے)۔

إِنَّا أَمِيرُكُمْ هَذَا لَا هَضْمَ الْكَشَعَيْنِ۔ یہ

تمہارا حاکم وہی کوکھوں والا ہے (بتلی کرو والا ہے)۔

يُقْبَلُ كَشَعَةٌ۔ آپ کی کوکھ پر بوسہ دینا تمہارے

طرف دو کوکھیں ہیں)۔

قَسَدًا لَمْ تَدْرُوكَهَا نَوْبًا وَطَوَيْتَ عَنْهَا كَشَعًا

پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لگا دیا،

اور خلافت سے مُنہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی،

یہ حضرت علی رضی عنہ نے فرمایا)۔

كَشْرًا۔ دانت کھول دینا، ہنسی وغیرہ میں رکششیر

کے بھی ہی معنی ہیں۔

إِنَّا لَلْكَاشِرُ فِي دُجُوعِ أَقْوَامٍ۔ بعض لوگوں

ہم دانت کھولتے ہیں (ان سے ہنسی خوشی سے پیش آتے

ہیں)۔

مَكَاشِرَةٌ۔ ہنسی سے مواجہہ کرنا۔

فَقَضِيَّتْ حَتَّى كَشَتْ۔ ہنسنے، یہاں تک کہ دانت

کھل گئے (یعنی ہنسنے لگی)۔

كَاشَرْتَهُمْ بِكَشْرَتِهِمْ۔ گویا وہ ہنسنے میں رکت

میں اکتشار (یعنی کشا) کو نہیں ملا)۔

كَشَّةٌ۔ پیشانی یا بالوں کا کچھ

کَشِيشٌ۔ کھال میں سے آواز نکالنا (مُنہ سے

اونٹ کا شروع میں آواز کرنا) جب آواز بلند کرے

تو اس کو كَشٌّ یا كَشِيَّتٌ کہیں گے، اس سے صاف پہلے

هَدِيْرٌ کہیں گے، آواز ٹوٹ کر آگے تو قَرَقَرَةٌ کہیں

كَشَّ السَّرَجْلُ۔ وہ ترش رو ہو گیا (یہ عوام کا

مخادرہ ہے)۔

كَشِيْشٌ۔ شراب کے جوش مارنے کی آواز۔

كَانَتْ حَتِيَّةٌ تَخْرُجُ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا يَدْرُسُو

مِنْهَا أَحَدًا إِلَّا كَشَّتْ وَفَتَحَتْ فَاهَا۔ ایک سانپ

کبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کہاں

سے آواز نکالتا اور مُنہ کھولتا (نہا یہ میں ہو کر کَشِيشٌ سانپ

کی کھال کی آواز)۔ اگر مُنہ سے آواز نکالے تو اس کو قَجَجٌ کہیں گے

كَأَنِّي أَنْظَرُ لَكُمْ نَكِيشُونَ كَشِيْشَ الْقَبَائِبِ

میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑ پھوڑوں (سوساروں) کی

طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوازی کے ساتھ

یہ حضرت علی رضی عنہ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)۔

وَلَا رَأِيْتُمْ الْكَشِيْئَ۔ منی میں کشک کی بو ہوتی ہے

(یہ ماء الشعیر جو کے پانی کی)۔

كَشَطٌ۔ پردہ یا خلافت اُتار ڈالنا، پوست نکالنا (عرب

لوگ كَشَطَ الْبَعِيْرَ کہیں گے، سَلَخَ الْبَعِيْرَ نہیں کہیں

گے، سَلَخَ الشَّاةَ کہیں گے۔ یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)۔

الْكَشَاطُ۔ پوست نکل جانا، کھل جانا، دُور ہو جانا۔

أَسْتَكْشِطُ بِمَعْنَى كَشَطٍ۔

فَتَكْشِطُ السَّمَاءَ۔ ابر پھٹ گیا۔

فَكَشَطَتِ الْمَدِيْنَةُ يَا نَكْشَطَتِ الْمَدِيْنَةُ

(مدینہ کھل گیا (بروہاں سے ہٹ گیا)۔

كَشْفٌ۔ کاشفہ۔ چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا (فضیلت

کرنا)۔

كَشَفَتِ النَّاقَةَ كَشَافًا۔ اونٹنی نے حالتِ حمل

میں جماع کرایا۔

كَشَفٌ۔ شکست پانا، ایک شخص کو اظہار پر مجبور

کرنا)۔

مَكَشَفَةٌ ظاہر کرنا، ظاہر کرنا۔
 انكشافٌ ہنسی میں ہونٹ الٹ جانا۔
 انكشافٌ ظاہر ہونا، بھر دینا۔
 انكشافٌ ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا۔
 انكشافٌ کھلنا، ظاہر ہونا، شکست پانا۔
 انكشافٌ کھولنا، ظاہر کرنا۔
 انكشافٌ جِدائیہ، جو جوئی باتیں طبعیات اور
 صناعات کی معلوم ہوتی ہیں نئی ایجادیں۔

كشَفٌ جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ
 کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بعض امور غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے
 ظاہر کر دیتا ہے۔

قاصی انكشافٌ وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ
 کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو۔
 لَوْنُكُمْ كَشَفْتُمْ مَا تَنَافَسْتُمْ اِگر تم کو لوگوں کے
 مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے
 میں تامل کرتے۔

اِنَّهُ عَرَّضَ لَهٗ شَابًا اَحْمَرَ اَكْشَفٌ اُن کے
 سامنے ایک سرخ رنگ جو ان آیا جس کی پیشانی پر پریشانی
 بال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)۔

زَاوُو اَقْمَا زَالَ اَنكَا سُو وَا لَ اَكْشَفٌ ہٹ
 گئے لیکن ناتوان لوگ نہ بٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس بڑھال نہ
 تھی (كشَفٌ جمع ہے انكشافٌ کی یعنی وہ شخص جو سر نہ رکھتا
 ہو)۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ وَا انكشفت المسلمون جب
 جنگ اُحد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔
 فَا كَرَّ اَنكشفاً پھر مسلمانوں کی روگردانی نہ ہوئی
 کا بیان کیا۔

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ اِنكشَفُوا جب ہم نے اُن پر حملہ
 کیا تو وہ بھاگ نکلے۔

مَا كَشَفَتْ لَوَا تُو بَا۔ میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں
 کھولا یہ کنایہ سے صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا
 قَاتِي اَنكشِفٌ میں (دہریہ) کے مارندہ میں بے ہوش
 ہو کر ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے۔
 اِيَّاكُمْ وَا لَكُو اَشِفَتْ مِنَ النِّسَاءِ اُن عورتوں
 سے بچے رہو جو اپنے تئیں کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں
 کو معلوم کرائی ہیں، مراد بدکار عورتیں ہیں)۔ انكشافٌ
 وَاللّٰهُ يَا اَكْشَفٌ يَا اَزْدَقٌ قسم خدا کی اے
 نیلگوں۔

كشَفٌ الغمّة۔ ایک کتاب ہے بہاؤ الدین جلیلی
 کی اور ایک کتاب ہے عبد الوہاب شعرانی کی اس میں
 چاروں اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے ہیں۔
 كَشَفَانِي جو کا پانی۔

كشَفٌ مہیدہ جو دو دھڑے گوندھا جاتا ہے، پھر
 چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے، پھر اس کو
 سُکھا کر ریزہ ریزہ کر کے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں۔

كشَفٌ الفقراء۔ فقیروں کا ایک کھانا کا کفریہ
 كَشَفَشَةٌ بھاگنا، کھال سے آواز کھانا زُمن سے کان خطاب
 کو شن سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربیعہ کا محاورہ ہے۔

تِيَا سَرُو اَعْن كَشَفَشَةٌ تَمِيمٌ تميم کے كَشَفَشَةٌ سے
 بچے رہو (وہ ابوك اور امك کو ابوش اور اقس
 کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور اقس کہتے ہیں)۔

كشَفَشٌ ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا
 كَشَفُو كاشنا، مُنر سے پکڑ کر نکال لینا۔
 كَشَفِيَةٌ گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اس کے دم
 کی جڑ۔

اِنَّهُ وَا ضَعَّ يَدَاكَ فِي كَشَفِيَةٍ هَبَّتْ وَقَالَ اِنَّ
 نَسِيَّ اللّٰهَ لَمَرُّ حَمَامَةٍ وَا لَمِنَ قَدَارِكَ حضرت عمرؓ
 نے اپنا ہاتھ گھوڑ چھوڑ (سوسمار، گوہ) کی چربی میں رکھا۔

یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی معلوم ہوا کہ اگر آپ طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز۔ بہت سی حلال چیزیں جن سے بعضے لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سویا مچھلی یا جھینگے سے بعضوں کو تے آتی ہے)

إِنَّ زَجَلًا أَهْدَىٰ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَذَلَّ رَاكِبًا فَوَضَعَ يَدَهُ فِي كُثَيْبَتِي الْقَبْتِ. ایک شخص نے اس حضرت کو گھوڑ پھوڑ (سوسمار، گوہ) اکاٹھ بھیجا۔ آپ کو اس سے گھن آئی۔ پھر اس کی دونوں چڑیوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا یعنی کھایا کُثَيْبَةَ کی جمع کُثَيْبَاتُ آئی ہے۔ وَأَنْتَ لَوْ دُرُفْتَ الْكُثَيْبَةَ مَا لَأَكَلْتَهُ لَمَّا تَرَكْتَ الْقَبْتِ يَعْنِي السَّوَادِيَّ. اگر تو گوہ (سوسمار) کی چڑی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا یہ نہ چھوڑتا یعنی ایسی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کو مار کر کھاجاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا۔

باب الكاف مع الظاء

كَطَّ

كَطَّهُ الطَّعَامُ. اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی ٹھنسا ٹھنسا کھالیا ناک تک بھر لیا۔ كَطَّظًا اور كَطَّظًا. تکلیف میں ڈالنا، سختی پہنچانا۔ مَكَاطَّةٌ اور كَطَّاطٌ. بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا۔ نَكَاطٌ. حد سے زیادہ دشمنی کرنا۔ اِكْتِطَاطًا. اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہا ناک تک بھر لیا۔ كَطَّاطٌ. شدت اور سختی۔

رَجُلٌ كَطَّ كَطًّا. سخت گھر گھر آدمی۔

كَطِيطٌ. پیٹ بھرا ہوا۔ فَكَاطَّ الْوَادِيَّ بِشَجِيحِهِ. نالہ پانی سے بھر گیا، بھر پور ہو گیا۔

وَلَيَاتِيَنَّ عَلَيْكَ يَوْمًا وَهُوَ كَطِيطٌ. ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر هجوم ہوگا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)۔

أَهْدَىٰ لَهُ إِشْرَانُ جَوَارِحِ فَقَالَ إِذَا كَطَّكَ الطَّعَامُ أَخَذَتْ مِنْهُ. حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور نقتل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا۔

إِنَّ شَبِيْعَةَ كَطَّيْنِي وَإِنْ جُعْتُ أَصْعَفْتَنِي. امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امٹا رہتا، متلی، معلوم ہوتا ہے گرانی اور نقتل) اور اگر ٹھوکار ہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)۔

أَلَا كَطَّةٌ عَلَى الْكَلْبِ مَسْمُومَةٌ مَكْسُكَةٌ. مَسْمُومَةٌ بار بار سیریاں دسیر ہو کر بھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اَكِظَّةٌ جمع سے كِظَّةٌ کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی)

كَطَّالِيْسٌ كَالْكَلْبِ. موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے۔ إِنَّ أَفْرَاطَ فِي الشَّبِيْعِ كَطَّتُهُ الْبَطْنَةُ. اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امٹا کا صدمہ اٹھانا ہوگا (پیٹ کی گرانی بہشتی، کھٹی ڈکاریں)۔

لَهَا كَطَّةٌ شَدِيدَةٌ. خوب سیری ہو کر بڑی آواز مٹاتی ہے۔ كَطَّظٌ. روکنا، پی جانا، بند کرنا۔

لَعَلَّ اللَّهُ يُصَلِّحَ بِمَرِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَا يُؤْخَذَ
بِأَكْظَامِهَا. شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست
کر دے اور اس کا گنہ دہا یا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی

ہے) رَهْ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُؤْخَذَ بِكَظِيمِهِ. آدمی اس وقت
توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند نہ ہو یعنی
غزغزہ تک آدم حلق میں رک جائے تک۔

كَظِيمَةٌ. ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے۔
كَظِيمِينَ. ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان
وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے۔
كَظِيمٍ. رنج یا سدمہ سے بھرا ہوا۔
كَظِيمٌ. لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا۔

باب الكاف مع العين

كَعْبٌ. بھردینا، ٹخنہ، شرف اور بزرگی۔
كَعُوبٌ اور كَعَابَةٌ اور كَعُوبَةٌ. چھاتیاں اُبھرنے
(جیسے نكعيب ہے)۔
كَعَابٌ. جلدی چلنا۔

كَعَابٌ. وہ لڑکی جس کی چھاتی اُبھرائی ہو اس
کی جمع کوَاعِبٌ ہے)۔

مَا كَانَ اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ. جو
ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی۔
رُخْنَةٌ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ
پر ہے دونوں طرف۔ تو ہر پاؤں میں دو رُخْنَتَيْنِ ہیں اور
شعبہ کہتے ہیں کہ رُخْنَةٌ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے۔
رَأَيْتُ الْقَتْلَى يَوْمَ زَيْلِ بْنِ عَلِيٍّ قَرَأَتْ
الْكَعَابَ فِي وَسْطِ الْقَدَمِ. میں نے جس روز امام زید
بن علی شہید ہوئے منقوولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم
کے بیچ میں۔

كَظَامٌ. ڈاٹ۔
كَظِيمٌ. خاموش رہا۔
كَظِيمٌ الْأَمْرُ. معتبری اور مفہومی۔
قَوْمٌ كَظِيمٌ. خاموش لوگ۔
كَظِيمٌ. حلق، مُنہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہے۔

کئی نالی۔
كَظِيمٌ. جو جانور جگالی چھوڑ دے۔
آبِي كِظَامَةٍ قَوْمٌ قَتَوْضًا مِنْهَا. ایک قوم کے
کظام پر آل حضرت تشریف لاتے اس کے پانی سے دمنو
کیا (کظامہ فنا کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی کوفیں برابر برابر
کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک
کہ آخری کنویں میں پہنچ کر پانی زمین کے اوپر سے لگتا ہے
بعضوں نے کہا "کظامہ" سقاہہ درمٹ کو کہتے ہیں)۔
إِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ تَدْبَعُ كِظَامِي. جب تو
مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنویں کھود گئے ہو پانی کی
کثرت ہو۔

آبِي كِظَامَةٍ قَوْمٌ قَبَائِلٌ. ایک قوم کے گھور،
(گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آتے وہاں آپ نے
پیشاب کیا (بعضوں نے کہا کظامہ سے یہاں گھور اُتر
ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں
کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اُدبر گزرے)۔

مَنْ كَظِمَ عَيْظًا قَلَّةً كَذَا. جو شخص غصہ پی جائے
(صبر کرے جو اب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا تو
لے گا۔

إِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ
جب تم میں سے کسی کو جھجھکی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس
کو روکے (مُنہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)۔
لَهُ قَوْمٌ يَكْظِمُونَ عَلَيْهِ. عبد المطلب کو ایک فخر
ماصل ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)۔

ان کان لہدای لنا القناع ینبہ کعب من اہلکۃ
فنفخ بہ ہم کو کھجور کا ایک طباق تھم میں دیا جاتا اس
پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش
ہوتے۔

التوبی یقوس وکعب ونبور میرے پاس ایک
ٹوکری کی بھی ہوئی کھجور اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک
پتیر کا ٹکڑا لے کر آئے۔

واللہ لا یزال کعب لکری عالیاً۔ خدا کی قسم میرا
مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا ذرا ہمیشہ تھم کو مشرف اور علوم حاصل
رہے گا یہ ماخوذ ہے کعب القناع سے یعنی برہے کی پور
ہر دو گروں (گائٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے
اور جو چیز بلند اور مرتفع ہو اس کو کعب کہیں گے۔

کعبۃ کو کعبہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بلند اور
عالی شان ہے (بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ کعب
یعنی مرتب ہے)

کعبۃ اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر
ایک مدد کو فی نفسہ ضرب دیں تو حاصل مال اور مزدور کھلا
ہے اور وہ عدد شی اور جذر اس حاصل ضرب کو پھر اس
عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں
اور اہل پیمائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو
چھ مربع اجاڑ کریں۔

کعبیۃ۔ ایک فرقہ جو معتزلہ کا جن کا پیشوا ابو القاسم
بن محمد کعبی تھا۔

لا وصین اسنان العرب کعبۃ۔ میں اس کے
ٹخنے سے عرب کے دانوں کو روندنا اول گا۔

یقال لہ الکعبۃ السیانیۃ والکعبۃ
الشامیۃ۔ یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا۔ اس کو کعبہ یمنیہ
کہتے تھے (اور ذی الخاند بھی اسی کا نام تھا)۔ اور مکہ
میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبہ شامیہ کہلاتا تھا۔

هل انت مریحی من ذی الخاندۃ وکعبۃ
السکانیۃ و الشامیۃ۔ تم کھجور کو ذی الخاندہ اور کعبہ یمنی
اور شامی سے بے فکر کرتے ہو حالانکہ کعبہ شامی اصل کعبہ کو
کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخاندہ تباہ کر دیا جائے
تھا تو کعبہ ایک ہی رہ جائے گا۔ اور یہ الفاظ کہ کعبہ یمنی یا کعبہ
شامی کوئی نہیں کہے گا۔

کان یکرہ القصاب بالکعب۔ چوسکر پانے
پھینکا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک چوسکر کھیلنا حرام
ہے اور اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہے اور عبد اللہ بن مسطل اپنی
بیوی کے ساتھ اس کو کھیلا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن
مسیب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو یعنی ہاتھ
پر کھڑے روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق
حرام ہوگا کیونکہ وہ قمار و جوا ہے۔ شرط خج کا بھی یہی
حکم ہے کہ بغیر شرط لگانے بعضوں نے اس کا کھیلنا
جاہل ذکر کھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)۔

لان اخصیص فی یدئ جمرتین احب الی
من اخصیص کعبۃ یمن۔ اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگلی
پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ چوسکر کے دو پانے پھراؤں۔
لا یقلب کعباً یثنا احد یتنظرو ما یجئ بہ
الا سم یروح ریحۃ الجنۃ۔ چوسکر کے پانوں کو جو
کوئی ہاتھ میں پھرا کے وہ انتظار کر رہا ہو کہ پانسا کیسا پڑتا
ہے تو وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔

فحنت فتاکا کعباً علی احدی رکبتیما۔
ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھرائی تھیں اپنے ایک
گھٹنے کے بل بیٹھی۔

من لکعب بن الاشرف قاتلہ قد اذی
اللہ ورسولہ۔ کعب بن اشرف سے کون بھولتا ہے کہ کون
اس کو قتل کرتا ہے) اس نے اشرا اور اس کے رسول کو
ایذا دی ہے۔ (یہ شخص یہودیوں میں بڑا مال دار رئیس تھا

عہد شکنی کر کے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اُجھارتا تھا، اُن کی روپے سے مدد کرتا، آنحضرت کی ہجو اشعار میں کیا کرتا، لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا۔

کعب الاحبار۔ (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہل کتاب کے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے اُن کا شمار تابعین میں ہے۔

اصْحٰبِ اللّٰهِ اَيُّنَ الْكُفْبَانِ فَقَالَ هٰؤُنَا بَعِي
الْمَفْضَلِ ذُوْنَ عَظِيْمِ السَّاقِ۔ (زرارہ اور بکر نے

امام محمد باقرؑ سے پوچھا، خدا تمہارا بھلا کرے ٹخنے کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈ کی پڑی کے پاس ہے۔

اَعْلَى اللّٰهِ كَعْبِي بِكُمْ۔ اللہ تمہارے میرا مرتبہ اعلیٰ سب سے بلند کیا۔

كَعْبُ بَنِي لُؤَيٍّ۔ آنحضرت کے اجداد میں ایک شخص تھے

كَعْبٌ۔ بونا، ٹھنکنا۔

اَلْعَاتُ۔ جلد چلنا اور بیٹھ جانا۔

كَعْبَةٌ۔ شیشہ کا ڈھکن۔

كَعْبِيَّتٌ۔ لال یا بلبل زعفران سے کہتے ہیں جس کی تعمیر وغیرہ ہے۔

كَعْدُوبٌ يَّا كَعْدُوبَةَ۔ پانی کا حباب، بلبلا۔

مَا زَالَتَ قَدْرِيْسٌ كَاعَةَ حَتَّى صَاتَ اَبُو طَالِبٍ
قریش کے لوگ آنحضرت کو سنانے میں برابر بُزدل اور ڈرول رہے ابو طالب کے رعب سے آنحضرت کو ایذا نہیں دے سکتے تھے) جب ابو طالب مر گئے تو لگے جُرات کرنے زبردہ دلبر ہو گئے۔ ایک روایت میں کاعہ ہجرت کا تخفیف میں (کعاع) کھانے کا لاک جو آٹے اور دودھ اور شکر سے بناتے ہیں یہ عرب ہجرت کا لاک کا ایک کا۔ روٹی۔ بسکت کعکعہ۔ روکنا، پیچھے ہٹانا۔

تَكَعَكَعٌ۔ پیچھے ہٹنا جیسے تکانا ہے۔

كَعَكَعٌ۔ نامرد، ناتوان، بزدل۔

رَأَيْتَا كَيْ تَكَعَكَعْتَ۔ ہم نے آپ کو دیکھا آپ (نماز میں) پیچھے سر کے (ایک روایت میں كَعَكَعْتَ سے معنی وہی ہیں)۔

كَعْمٌ۔ مُنْهٌ بَانْدُهٌ دِيْنَا تَا كَا ثَانَهٌ سَكَنَهٌ كَمَا سَكَنَهٌ، ہٹا

كَعْمٌ اور كَعْمٌ۔ بوسہ دینا۔

مَكَاعِمَةٌ۔ کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لٹانا، لٹانا، بغیر کسی آلے کے یا موہنہ دوسرے کے منہ پر رکھنا، جیسے بوسہ لیتے ہیں۔

نَحَى عَنِ الْمَكَاعِمَةِ۔ مکاعمہ سے منع فرمایا۔

دَخَلَ اِحْوَاةٌ يُوْسُفَ مِيصْرًا وَقَدْ كَفَّرُوا
اقْوَاةَ اِبْرٰهِيْمَ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سہیلی جب

مصر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے اونٹوں کے منہ (چھیکے یا دہانے سے) باندھ دیئے تھے (ایسا نہ ہو کسی کمیت چر جائیں اس کا نقصان کریں)۔

قَلْبٌ بَيْنَ خَائِفٍ مَمْنُوعٍ وَ سَاكِنٍ مَمْنُوعٍ
اُن کا یہ حال ہے کوئی تو اُن میں ڈرا ہوا ذلیل اور خوار ہے اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا رہے حضرت علیؑ نے اولیاء اللہ کی صفت بیان کی)۔

کع کع یا کع کع نامرد بزدل، ضعیف، ناتوان۔

کع کع۔ ناتوانی، بزدلی۔

کع کع۔ نامرد کرنا۔

باب الکاف مع الفار

كُفًّا - پھیر دینا، آوندھا کرنا، الٹ دینا، پیچھے لگنا، دخل ہونا، ہانک دینا، لوٹ جانا، شکست پانا۔

كُفًّا كُفًّا اور كِفَاءً - بدلہ دینا، مشابہ ہونا، برابر ہونا، نظر ہونا، تاک میں رہنا، مقابل ہونا، دفع کرنا۔

الْكُفَاءُ - مائل ہونا، جھکانا، الٹ دینا، ڈالنا۔ كُفًّا كُفًّا - برابر ہونا، شکست پانا۔

انكفأ - لوٹ جانا، متعزقی ہو جانا، بدل جانا۔ اکتفأ - جھکانا، اپنے اوپر الٹ لینا تاکہ جو کچھ

برتن میں ہے وہ سب مل جائے۔ استنكفأ - سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوآندھ لگنا

كفأ - برابر، مساوات۔ كفو، یا كفو، یا كفو، مثل اور برابر ہمسر

بر (اس کی جمع آكفأ اور كفأ ہے)۔ المسلمون تكافؤ ماؤهم۔ مسلمانوں کے

خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان

کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور رذیل یا غریب مسلمان کا کم درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)۔

كفأ - نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر ہو حسب نسب و پنداری تمول وغیرہ میں۔

كان لا يقبل التكايف الا من مكافىء اخفرت اُس شخص کا تعریف کرنا منظور کرنے جس پر کچھ احسان کرتے

دیگر احسان کے تناخوانی پسند نہ فرماتے۔ ابن ابیاری نے کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرت کا احسان سارے عالم پر

ہے اور آپ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر اسلام پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرت اسی کی

تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف

اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف زبانی جمع خرچ ہوتا۔ ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنی آل حضرت م اسی کی تعریف پسند فرماتے جو اعتدال کے ساتھ آپ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افزا اور تفسیر بط نہ ہوتی یعنی جو آپ کی واقعی شان ہے نہ اس سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)۔

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ. عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر لڑکیاں ذبح کرنا چاہتے یا قریب

قریب عمر کی لڑکیوں نے کہا مُكَافِئَتَانِ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں سنہ ہوں یا کم سے کم جذخ ہوں جو قربانی کے لئے

بھی کافی ہیں۔ نہا یہ میں ہے کہ محدث لوگ مُكَافِئَتَانِ پر فتح قار پڑھتے ہیں۔ بعضوں نے اس کے یہ معنی لئے ہیں

کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں ناصد نہ ہو، یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل

بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں) وَرُوحُ الْعُقَدَانِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ۔ حضرت جبرئیلؑ

کا کوئی ہمسرا برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا اور سب بڑھ کر ہے)۔

فَقَطَرَ إِلَيْهِمْ نَقَّانٍ مِّنْ يُّكَا فِى هُوَ لَأَعِ - پھر ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا، کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

لَا أَقَادِمُ مِّنْ لَّا كِفَاءً لَهُ. میں اُس شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)۔

لَا تَسْتَمِلُ الْمَرْءَ طَلَاقٌ أُخْتَهَا لَتَكْتَفِي مَا فِى إِنْ أَيْتَهَا. کوئی عورت اپنے خاوند سے درخواست نہ کیے

کہ اس کی شوکن کو طلاق دیدے تاکہ اُس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ بھی خود اُٹھیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)۔

كَانَ يَكْفِي لَهَا إِلَّا نَاءً. آنحضرتؐ بتلی کے لئے برتن جھکا دیتے تاکہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے،

وَكَيْفِي إِنْ لَكَ. تو اپنا برتن آوندھا لے کر دیکھ

جانور میں دو دھڑ نہیں رہا جو اس میں دو ہے۔

أَخِي مِنْ يَمِينِي رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِهِ الصَّاطِطُ. اخیر میں ایک شخص پل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر پل جھک جائے گا (الٹ جائے گا)۔

عَلَيْهِ مَكْفِيٌّ رَبَّنَا يَا رَبَّنَا. یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی، اسے پروردگار ہمارے یا ہمارا پروردگار نہ لوٹوٹا یا گیا ہے نہ رخصت کیا (ایک روایت میں عَلَيْهِ مَكْفِيٌّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلانا ہے نہ اس کو کوئی اور کافی ہے) بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی گئی ہے۔ بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اندستائش ہے) وَلَا مُسْتَعْنَى عِنْدَهُ نہ اس کی تعریف سے بے پردا ہی ہو سکتی ہے۔ ایک روایت میں وَلَا مَكْفُورٌ ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے۔

لَسْمٌ اَنْكَفَا إِلَى كَبَشْتَيْنِ اَمْلَعَيْنِ ذَا بَحْمَا
پھر آپ دو چنگبرے مینڈھوں کی طرف جھکے، ان دونوں کو ذبح کیا۔

فَاَضْحَحُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ لَسْمٌ اَنْكَفَى عَلَيْهِ مِنْ
اُس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار پر زور دے رہا تھا تاکہ پیٹ کے پار نکل جائے)۔

وَتَكُونُ الْاَرْضُ حَابْرَةً وَاحِدَةً يَكْفَاهَا الْجِبَارُ
بیدار کے کما یكفاهُ اَحَدُكُمْ حُبْرَتُهُ فِي الشَّفَا اور ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اس کو اس طرح (ہاتھوں پر) اٹائے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر اٹاتا ہے (تختے پر نہیں بیٹتا) ایک روایت میں يَتَكَلَّمُ هَا ہے معنی وہی ہیں۔ اب حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرت الہی ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہوگی،

دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری زمین ایک روٹی کی طرح بے حقیقت ہوگی (سكان اِذَا مَشَى تَكَلَّمَ تَكَلُّمًا. آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستند اور طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ اپنے بائیں جھک جھک کر یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بڑی نہیں ہے بڑی جب ہے کہ اتر اٹے اور غرور کرنے کی نیت سے اس طرح چلے)۔

وَلَنَا عِبَاءٌ تَانٌ نَكَافِيحٌ بِهَمَا عَيْنِ الشَّمْسِ. ہمارے پاس دو گنجل تھے جن سے ہم سورج کا مقابلہ کرتے (یعنی دُھوپ کی روک کرتے)۔

رَأَى سَنَاءَةَ فِي كِفَاءِ الْبَيْتِ. ایک بکری دیکھی گھر کے پچھلے حصے میں (نہا یہ میں) کہ کِفَاءُ ایک یاد دہی ہے جو بلا کر سے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیئے جاتے ہیں، اس کی جمع اَكْفِئَةٌ ہے)۔

اِنْكَفَا لَوْنُهُ عَامَرُ الرُّمَادِ. حضرت عمرؓ کا رنگ بدل گیا، جس سال قحط پڑا تھا آپ کو عام لوگوں کی فکر و امن گیر تھی دو سرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا (مالی آسای لَوْنُكَ مِنْكَفَا. کیا وجہ ہے میں تمھارا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں) (یعنی بھوک سے)۔

اِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مَعْدَا نَابِئَةَ سَنَاءَةَ
مُشْبِعٌ فَقَالَتْ لَهَا اُمُّهُ اِنَّكَ اشْتَرَيْتِ بِنَا نَابِئَةَ
اُمِّهَا مِائَةَ مِائَةٍ وَاَوْلَادُهَا مِائَةَ مِائَةٍ
كُفَاتُهَا مِائَةَ. ایک شخص نے سنا بیلنے والی بکریوں کے بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں، ایک کال خریدی،

اسے یہ حدیث دراصل اس آیت کی تفسیر ہے فَيَذَرُهَا قَاعًا
مِنْ مَعْقَلٍ اَلَا تَرَى فِيهَا يَوْجًا وَاَلَا اَمْتًا وَاَلَا زَمِيْنًا كُوْمًا وَاَلَا مِيْدَانًا
چوڑے گا جس میں نہ تم کبھی اور سنی دیکھو گے (بیلارا اور بلندی) معمر

تو اس کی ماں کہنے لگی، تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی
 سو تو اصل بکریاں اور ستوا ان کے بچے اور ستوا دوسرے
 بچے جو ان کے بعد پیدا ہوں گے (مناہجہ میں ہے) کہ اونٹوں میں
 کفایہ ہے کہ ان کی دو ٹکڑیاں مٹی جاتیں اور ہر سال ایک
 ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ
 کشتی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں
 کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس
 کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں
 تاکہ زمین کی قوت بحال ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں
 لَهْ كُفَاةٌ نَاقَتِي مِثْلَ ابْنِي اَوْ مِثْلِي كَافَاةٌ اَيْ اِسْمُ سَالٍ كَيْ لَمْ
 اس کو دیدیا یعنی اس کا دودھ اس کے بال اس کا بچہ از مری
 نے کہا بکریوں کے ہر پیدائش میں سو بچے اس بے رکھے کہ بکریوں
 کے اونٹوں کی طرح دو حصے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھانے
 ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا
 ہوتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَكْفِي فِي شَعْرِهٖ - نابذ اپنے شعروں میں
 اکھا کیا کرتا تھا یعنی رومی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر
 کبھی زبر کبھی پیش، اس کو اقواء بھی کہتے ہیں۔ بعضوں
 نے کہا انکفایہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہو ایک ہی حرف
 کا التزام نہ رہے۔

قَامَ بِالْقَادِرِ قَا كَفَيْتَ . آپ نے حکم دیا سب
 بانڈیاں آندھا دی گئیں ان کا گوشت پھینک دیا گیا
 چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کر ان کا گوشت
 چڑھا دیا تھا اور ایسا کر نادار الحرب میں درست ہے لیکن
 دارالاسلام میں درست نہیں۔ بعضوں نے کہا گوشت
 پھینک دینے کا حکم اپنے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ
 انھوں نے آنحضرتؐ کو سچے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا
 کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کر دے اور احتمال ہے کہ انھوں
 نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کر دیا ہوتا کہ مال بے کار

ضائع نہ ہو۔

اَكْفُوا الْقَادِرَ - بانڈیاں آندھا دو۔

وَ اَكْفَا مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ - پھر برتن کو بھکا کر دلوں
 بانڈیوں پر پانی ڈالا پہلے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ برتن میں
 ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے، سارے وضو میں ایسا ہی
 کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے۔
 فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَمَّا لَكَ فِئُوْكَ - اگر تم اس کا بدلہ نہ کر
 اَكْفُوا الْاَلْبَانِيَةَ - برتنوں کو آندھا کر دیا کر دیا تاکہ
 اس میں نجاست وغیرہ نہ کرے۔

اَوَّلُ مَا يَكْفَى كَمَا يَكْفَى اَكْرَامُ نَاءِ الْحَمْدِ سَبِيحِ
 پہلے جس کام میں اسلام آندھا کر دیا جائے گا جیسے برتن
 آندھا دیا جاتا ہے وہ مشراب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال
 شروع کر دیں گے اور اس کے نام بدل بدل کر اور رکھ
 لیں گے۔)

اِنكفنت بهم السفينة - کشتی ان کو لے کر الٹ
 مِنْ حَيْثُ آتَتْهَا السَّيْحُ كَفَاتَهَا - جدھر سے
 ہوا آئے وہ مڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہو جاتا ہے یہ مثال
 مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کر لیتا ہے
 اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
 اس کی تکلیف رفع کر دیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا
 فرماتا ہے یہ خلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ
 اس کو مہلت دیتے جاتا ہے پھر ایک بارگی اس کو ایسا سخت
 پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پھڑ سے اٹھ کر فنا ہو جاتا ہے،
 نَكْفِيهَا السَّيْحُ - ہوا اس کو بھکانی رہتی ہے۔

لَيْسَ الْاَوَّاصِلُ بِالْمَكْنِيِّ - جو شخص احسان کا
 بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے
 والا وہ ہے جو خود ابتداء اپنے رشتہ داروں کے ساتھ
 سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ
 کاٹ دے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔)

اَلْكَفَّاءُ كَرَامٌ - ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑے کے برابر والے
 اور ہماری طرح عزت دار ہیں زینت اور شہادت اور ولید
 بن عبدہ نے اُس وقت کہا جب حضرات حمزہؓ اور علیؓ اور
 عبدہؓ ان کے مقابل ہوئے۔

بَصْرَةَ الْاَكْفَاءِ - اپنے برابر والوں کے سامنے۔
 وَكَتَفَانٍ كَمَا تَكْفَأُ السَّيْفِيَّةُ فِي اَمْوَاجِ
 الْبَحْرِ - تم اس طرح اُلٹے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں
 میں اُلٹ جاتی ہے۔

وَكَفَّاءُ كَمِيْدَا عَلَيَّ الْاَيْمَنِي - محمد بن حنفیہ
 حضرت علیؓ کے لئے و مہو کا پانی لے کر آئے، آپ نے بائیں
 ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا۔

كَفَّتْ - پھیر دینا، بلا لینا، اپنے پاس روک رکھنا۔
 كَفَّتْ اور كَفَّتْ اور كَفَّتْ اور كَفَّتْ۔
 جلدی اُڑنا، جلدی دوڑنا، اُلٹ دینا، جلدی سے بہا دینا۔
 تَكْفِيْتُ - سمیٹ لینا۔
 تَكَفَّتْ - جلد اُڑنا۔

اَلْكَفَاتُ - پھر جانا، منقبض ہونا، ڈبلا ہوجانا۔
 اَلْكَفَاتُ - جمع کر لینا۔

كَفَاتٌ - جہاں سب چیزیں اکٹھا کی جائیں یا خرد
 رگو یا یہ جمع ہے كَفَّتْ کی بمعنی ظرف۔
 مَاتَ كِفَاتًا - ناگہاں مر گیا جیسے مَاتَ مَكَافَةً

رَجُلٌ كَفَّتْ اَلْكَفِيْتُ - جلدی کرنے والا، ہلکا،
 باریک۔

اَلْكَفْتُ اَصْبِيَانُكَ - اپنے بچوں کو اپنے پاس کھو
 جب رات کا اندھیرا پھیلے کیونکہ اس وقت شیطان
 یا جن نکل کر پھیلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہاں اس سے شیطان
 صفت انسان مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا شیاطین اور
 جن سے یہاں سانپ مراد ہیں۔ شام ہونے ہی سانپ

ہوا خوری کے لئے نکل پڑتے ہیں۔

تَكْفِيهِمُ الذَّبَابَةَ - اُن کو طاعون کا پھوڑا قبروں میں
 اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)۔

اِذَا مَرِضَ عَبْدِي فَاكْتُبُو اِلَيْهِ مِثْلَ مَا كَانَ
 يَعْمَلُ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى اَعَاذِيَهُ اَوْ اَكْفِيْتَهُ - فرشتوں سے
 اللہ تعالیٰ بل شانہ فرماتا ہے، جب میرا بندہ بیمار ہو تو
 اس کے نامہ اعمال میں اتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے
 وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس
 کو چنگا کر دوں یا قبر سے بلا دوں (مار ڈالوں۔ زمین کو
 کفیات کہتے ہیں کیونکہ اس میں مردے زندے سب اکٹھا
 ہوتے ہیں زندہ تو اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مرنے
 اس کے شکم میں)۔

حَتَّى اُطْلِقَهُ مِنْ وِقَائِي اَوْ اَكْفِيْتَهُ اِلَىٰ يَهَانَكَ
 کہ میں اُس کو اپنے بندے سے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں۔
 نُهَيْنَا اَنْ تَكْفِيَتَ السِّيَابَ فِي الْقَبْرِ - ہم کو نماز
 میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعض لوگوں کی
 عادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے
 رکوع اور سجدے میں جلتے وقت اٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)
 وَلَا تَكْفِيَتَ السِّيَابَ - اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں
 (جمع الحجار میں سے کہ کپڑا اٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اٹھا کر
 یا بال گندھے ہوتے جوڑا بندھا ہوا مکروہ تنزیہی ہے
 مردال میں خواہ نماز کے لئے عمدًا ایسا کرے یا پہلے سے
 گندھے ہوتے ہو، بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا
 رہنے دے اُن کو زمین پر گرے دے)۔

كَانَ يَطْفُو الْكَوْفَةَ فَانْتَفَتِ اِلَىٰ بِيوتِنَا
 فَقَالَ هَذِي كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ ثُمَّ اَلْتَفَتِ اِلَىٰ مَقَابِرِ
 فَقَالَ وَهَذِي كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ - امام شعبیؒ کو زمین
 تھے انہوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں
 کا کفیات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھا ہوتے ہیں) پھر

قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مردوں کا کفایت ہے رگو یا اس آیت کی تفسیر العرجل الارض کفانا احياء و امواتا۔
 حَبَابُهَا اَوْ اِلَّا وَاَبِيْنَ قَابِيْنَ اَنْ يَّمْكِنْتَ اَهْلَ الْمَقْبَرِ
 اِلَى اَنْ يَّتَوَّبَ اَهْلُ الْعِشَاءِ۔ سلوۃ الاوابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں، ان دونوں کے درمیان دگر دوسری روایت میں ہے کہ سلوۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت صوب کی شدت ہو اور ادنٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔

مُحِبِّ اِلَى السَّاءِ وَالطَّيِّبِ وَرَزَقْتُ الْكَفِيَّتَ
 مجھ کو دنیا میں عورتیں اور خوشبو میں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفایت ملی یعنی جماع کی قوت۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفایت کہتے تھے، میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا۔ تو چالیس مردوں کی قوت میں لے اپنے میں پانی۔

عرب لوگ چھوٹی دیگ کو کفیت کہتے ہیں
 اَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفِيَّتَ
 آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفیت دی گئی تھی (یعنی جماع کی طاقت)۔

كَفَيْتُ اِلَى دَيْبَةٍ۔ مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی یہ ایک مثل ہے۔

كَفَيْتُهُ بِتَمِج (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ مردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے۔

وَبِحَى الْحَدِيثِ نَحْيِ قَوْلِهِ اَلَمْ يَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَانًا قَالَ دَفَنَ الشَّعْبَ وَالطُّفْرَ۔ قرآن میں جو کفانا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے

میں، یعنی زمین میں۔
 کفیت پر وہ کھول دینا، مارنا، کھینچنا، مواہبہ کرنا، سامنے آنا، ناگہاں بوسلے لینا۔

مُكَافَحَةٌ اور كِفَاحٌ۔ سامنا کرنا۔
 اِكْفَاحٌ۔ کھینچنا، پھیر دینا۔

لَا تَزَالُ مُتَوَيَّنًا اَبْرُوجَ الْقُدُسِ مِمَّا كَانَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ۔ (آل حضرت ملے حسان بن ثابت سے فرمایا) تجھ کو حضرت جبریل دے دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے (جو جنگ احد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں، یہ آل حضرت نے جابر سے فرمایا۔
 اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا اِكْفَاحًا۔ میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)۔

لَا تَفِي لَهَا كَفْحَهَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ میں عورت کا اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لیتا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔
 قَبِيْلَةَ اَتَقْبَلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَاَكْفَحَهَا ابو ہریرہ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ لیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لیتا ہوں۔

يُكَافِحُ الْاَمْرَ مُمْسًا۔ کُل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے
 كَفَرٌ۔ (بہ ضد و فتح كاف) انکار کرنا یہ ضد ایمان کی جیسے كُفْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے، خدا کی نفی کرنا، اس کو معطل بنانا، ڈھانپ لینا، ناشکری کرنا۔

تَكْفِيْرٌ کسی کو کافر کہنا، چھپا لینا، معاف کرنا، میٹ دینا، کفارہ دینا۔

مِمَّا قَرَّبَهُ. انکار کرنا اہمال مٹول کرنا۔
 الْفَقَارُ: کافر بنانا، کفر کی طرف مائل کرنا۔
 كَاثُورٌ: مشہور و واسعہ۔

الْأَلَا تَرَجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا بَعْضُكُمْ بَعْضًا
 رِقَابَ بَعْدِي۔ دیکھو ہوشیار رہو میرے بعد کہیں کافر نہ ہو جانا
 ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑ کر، بعضوں نے
 کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مڑا ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں
 كَفَرْتُ بِكَ دِرْعِيہ اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا۔ بعضوں
 نے کہا حقیقی کفر مڑا ہے)

مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرٌ فَقَدْ بَاعَ بِهِ أَحَدًا مِمَّا
 جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، کافر
 کہا، تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر ٹوٹ چکا اگر
 جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر ہے اور کہنے والا سچا ہے تو وہ
 کافر ہوگا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف ٹوٹ جائے گا۔ یہ اپنے
 بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا
 قِيلَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
 هُمُ الْكَافِرُونَ قَالَ هُمْ كَفَرُوا وَلَيْسُوا كَمَنْ كَفَرَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا
 جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں،
 (قرآن و حدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیرات ہند
 یا قانون مسابہہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انھوں
 نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس درجہ کے کافر نہیں ہیں
 جو اللہ تعالیٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے
 یہ ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک کفر کے
 مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج
 کر دیتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا انکار یا پیغمبروں کا یا اللہ
 کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم
 درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکل اسلام سے خارج نہیں
 ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا

فعل کرتا ہے، جیسے خذاب شرح حکم دینا۔ یا مومن کو عداوت
 وجہ شرعی قتل کرنا)۔

إِنَّ الْأَدْسَ وَالْخَزَجَ ذَكَرُوا مَا كَانَ مِنْكُمْ
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَارَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ فَأَنْزَلَ
 اللَّهُ تَعَالَى وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُنْتَلَى عَلَيْكُمْ
 آیات اللہ و فیکم رسولہ۔ اوس اور خزرج قبیلے
 والوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا وجودہ
 ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آگیا اور
 تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے، تب اللہ
 نے یہ آیت اتاری۔ تم کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ
 کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول
 بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد
 ہے) مراد نہیں ہے بلکہ حق بات کا چھپانا اور اخوت ایمانی
 کو دبا دینا۔ میں کہتا ہوں تَكْفُرُونَ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا
 ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کی پال چلنے لگے اور آپس میں
 لڑنے جھگڑنے لگے)

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَنْتَ لِي عَدُوٌّ فَقَدْ
 كَفَرَ أَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ۔ جب ایک مسلمان دوسرے
 مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک نے
 کفر کیا کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ
 تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دینا، ان
 کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی
 ہے)۔

مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَاتِ حَشِيَّةَ النَّارِ فَقَدْ كَفَرَ۔
 جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ
 بدلہ لیتے ہیں، اس نے کافروں کا سا کام کیا یہ کافروں
 کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم
 کرتے ہیں اس کو مارنے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعض سانپوں
 کو دودھ پلاتے ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اس

نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الہی پر بھروسہ نہیں کیا اگر تقدیر میں ضرر پہنچتا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سناپا کچھ نہیں کر سکتا۔

مَنْ آتَى حَائِضًا فَقَدْ كَفَرَ. جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرے، اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرے۔ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں)۔

إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ الْغَيْثَ فَيُصْبِحُ قَوْمًا يَكْفُرُونَ يَقُولُونَ مُطْرًا بَدِيعًا قَدَازًا كَذَابًا. اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے ہیں یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں، فلاں ستاروں کے فلاں کارتی میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برس رہا حالانکہ یہ سب غلط خیال ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ستاروں کے آنے جانے، نکلنے اور ڈوبنے سے پانی نہیں برستا۔

قَدَّيْتُمْ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ لَكُنَّ هُنَّ قَبْلَ آيَاتِنَا بِاللَّهِ قَالٌ لَا وَ لَكِنَّ يَكْفُرْنَ بِالْإِحْسَانِ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم کیا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں، بلکہ احسان نہیں مانتیں اور خاندان کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے) سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مسلمان کو برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا (بلاوجہ شری) کفر ہے (کفر سے مراد یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)۔

مَنْ رَغِبَ عَنْ آيَاتِنَا فَقَدْ كَفَرَ. جو شخص اپنے باپ سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے اس نے

ناشکری کی باپ کا حق نہ سمجھانا)۔

مَنْ تَرَكَ الرَّحْمَى فَنِعْمَةٌ كَفَرًا. جس نے تیر اندازی (باندوں کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اس کی مشق نہ رکھی) تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ (نشائے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)۔

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. اور عرب کے لوگوں میں جو کافر ہونے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہا یہ میں ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک تو وہ جو دین اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو میلہ کذاب اور استودھنی کا پیرو تھا۔ دوسرا وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آ گیا۔ دوسری وہ قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے۔ لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے منسک ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خذ من اموالہم صدقاتناں آن حضرت کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)۔

أَلَا تَقْنَبُونَ الْمُسْلِمِينَ فَنُذِلُّوهُمْ قَالُوا لَا تَمْنَعُوهُمْ حَقُّهُمْ فَتَكْفُرُوهُمْ. دیکھو مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے ان کو کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آکر اسلام سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)۔

تَمَتُّعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاوِيَةَ كَافِرًا بِالْعُرْمِشِ. ہم نے آل حضرت کے ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ روایتنا مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا۔ مسلمان ہو چکے تھے نبیوں نے کہا کافر بِالْعُرْمِشِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں

ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا۔ کوئی اس کا پوچھنے والا نہ تھا۔ بعضوں نے کہا تمتع سے عمرہ قضا مراد ہے اس وقت تو معاویہ کافر تھے۔

کَتَبَ إِلَيَّ الْحِجَابُ مِنْ أَقْرَابِي الْكُفْرِ فَخَلَّ سَبِيلَهُ
تجاج بن یوسف کو عبد الملک بن مروان نے لکھا جو کوئی یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر کفر ہے اس کو چھوڑ دے (اس سے تعرض مت کر کیونکہ اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے۔)

عَرَضَ عَلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لِيَقْتُلَهُ
فَقَالَ إِنِّي لَا رَأْيَ رَجُلًا لَا يَقْرَأُ الْيَوْمَ يَا كُفْرِي
فَقَالَ عَنْ دَعْوِي تَحَدَّ عَنِّي إِنِّي أَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ
تجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تميم کا لایا گیا تاکہ اس کو مار ڈالے۔ تجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا یعنی بنی مروان کی خلافت کا انکار نہیں کرتا۔ تجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان لے تو میں اس کو چھوڑ دوں، وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو تمہارے سے زیادہ کافر ہوں (تمہارے ایک شخص تمہا جو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تھا۔ اس کی مثال بیان کی جاتی ہے۔)

وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ كَقُلُوبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَاتٍ
ان کے دل ایسے بوجے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں کے دل (مؤثر عورتیں ضعیف الرائے اور ضعیف القلب ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)
إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ أَلْيَهُمْ كَلِمَاتُ الْكُفْرِ
النَّسَانِ۔ جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکا۔ یہی دکر ہم کو بلا میں مت ڈالیو۔ زبان ہی گناہوں میں چھناتی ہے طرح طرح کی آفتیں لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا

ہوتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ تَكْفِيرٌ جَعَلْنَا أَدْرَسَ جَعَلْنَا جَعَلْنَا جَعَلْنَا
کوئی تظہیر کے لئے کیا کرتا ہے۔

رَأَى الْحَبَشَةَ يَدْعُوْنَ مِنْ حَوْضَةٍ تَمَكُّفٍ يَنْ
قَوْلًا ظَهَرَ كَأَنَّهَا دَخَلَ۔ عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعظیم کے ساتھ) داخل ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس کی طرف پشت کی اور داخل ہوئے۔

يَكُوْنُ التَّكْفِيرُ فِي الصَّلَاةِ۔ نماز میں (بجالت قیام) بہت جھکنا کر وہ ہے بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے۔ الرخیف
ساجھلے تو کچھ مضائقہ نہیں۔
كَفَّارَتُهُمَا أَنْ تَصَلِّيَهُمَا إِذَا كَرِهْتَهُمَا نَمَازٌ كَادَ
قُوْتٌ هُوَ جَائِعٌ يَهْوِلُ جَائِعٌ هُوَ جَائِعٌ هُوَ جَائِعٌ
کہ یاد آئے ہی اس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ ضرور نہیں ہے۔ جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا احرام کی ممانعت میں کوئی جنابت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا ہے۔)

كَفَّارَةٌ۔ یعنی گناہ کا اتارا اور گناہ کو مٹانے والا۔
الْمُؤْمِنِ الْمُكْفَرِ۔ مومن کو الی اور جانی تکلیفیں پہنچتی رہتی ہیں تاکہ اس کے گناہوں کا اتارا ہو جائیں (تو دنیا کی تکلیفوں سے بد دل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)
الْمُؤْمِنِ الْكُفْرَانِ لِأَنَّ الْمُسْلِمَ مَوْتٌ هَرْمَلَانِ
کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔)

لَا تَسْكُنُ الْكُفْرَانِ فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفْرِ
كَسَاكِنِ الْقُبُورِ۔ ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں لوگ ذرہ کی وجہ سے نہ جا سکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں ٹسکنا

نہ اس سے بات کر سکتا ہے۔ ایسا ہی جنگل میں ڈور دراز اکیلا رہنے والا، اس سے بھی کوئی نہیں ملتا۔ نہایت یہ ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو کفر کہتے ہیں۔

عُرِيضٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَشْرُوحٌ عَلَى أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِ كُفْرٍ أَكْفَأَ أَكْفَانًا بِذَلِكَ. آنحضرت کو بتلایا گیا وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کر لے گا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا۔ آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے۔

لَتَجْزِيَنَكُمْ الرُّومَ مِنْ بَعْدِ مَا أَكْفَأَ بَعْرُ نَصَارَى تَمَّ كُودَانِ سَخَالٍ دِينَ كَيْبِ كَبْتِي كَرَكِ سَبِ بَسْتِيَارِ تَمَّ سَخَالِي كَرَلِسِ كَيْبِ.

آهَنْ اَلْكُنُوزِ هُمْ اَهْلُ الْقُبُورِ - اُجَارُ جَنْكُلِوْنَ مِيْنَ اَكِيْلِي رَهْنِي دَالِي مُرْدُوْنَ كِي طَرَحِ هِيْنَ جُوقِرُوْنَ مِيْنَ رَهْتِي هِيْنَ.

كَافِرٌ يَا كَا فُؤَدِ - اَنْ حَضْرَتُ كَيْ تِيرِدَانِ (تَرْكُشِ) كَانَامِ تَحَا كِي نَكِرُ وَ تِيرُوْنَ كُو چُچِيَا تَا هِيْ جِيْسِي خُوشِي كَا غَلَانِ مِيُوْنِي كُو چُچِيَا تَا هِيْ.

هُوَ الطَّبِيعُ فِي كُفْرَانِي - وَ هِيُوْهُ فِي غَلَا فِ مِيْنِ نِكَا فُؤَدِ اَدَا كُفْرَانِي - خُوشِي كَا غَلَانِ قِيْشِي اَلْكُفْرَانِي - غَلَانِ كَا چُكَلِكِي.

اَللِّيْزِي كَا فُؤَدِي دَا الزَّارِي كَا فُؤَدِي رَاتِ چُچِيَا تِي وَ اَلِي فِي رَا بِي تَارِي كِي دَجْبِي سِي هِر جِيْزِي كُو چُچِيَا لِيْتِي هِيْ) اَدَا كِي اَنْ بِي چُچِيَا تِي دَا لَاسِي (وَ هِي تَحْمُ كُو زِيْمِي مِيْنِ چُچِيَا تِي) اَدَا لَا كِي كُفْرَانِي حَتَّى يَمِيْتَا كِي اَللّٰهُ فِيْ تُوْتِيْرِي مَرَبِي تَكِ بِي كَا فِرْنِي هُوْنِ كَا رِيْعِي كِيْ كَا فِرْنِي هُوْنِ كَا).

اَلْعَمَا كَا لِي اَلْعَمَا كَا كَفَارَةٌ لِيْمَا بِيْنِيْهَمَا اِيْكِي عَمْرِي سِي لِي كُرْدِي سِي عَمْرِي تَكِ جِيْتِي كُنَا هُوْنِ كِي رِيْعِي صَغِيْرِي كُنَا يَا هِر قِسْمِ كِي كُنَا) وَ هِي عَمْرِي اَنْ كَا كَفَارِي

ہو جائے گا یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا اتار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد دوسرا عمرہ ہے۔ ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک ان کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کیا ٹر کی معافی کے لئے تو بہ فروری ہے اگر صغائر اس کے ذمہ نہ ہوں تو کبائر کی سزا کم کی جائے گی اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی؟

وَ اَخَافُ اَلْكُفْرَانِي نِيْسِ كَفْرِي كَا خُوفِ رَكْتَا هُوْنِ - كُنَا سَا كَا اَلنَّذَرِ كُنَا سَا كَا اَلْيَمِيْنِ - اِگر نذر پوری نہ کر سکے تو عیسایا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دیدے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دیدے)۔

فَهَلْ يَكْفُرُ عَنْهُ اَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ - كِيَا اِسِ كِي طَرَفِ سِي اِگر مِيْنِ كِيْچِي خِيْرَاتِ كُرُوْ لِي تُو اِسِ كِي كُنَا هُوْنِ كَا اَتَا رِ هُوْ كَا.

صِيَامُ عَرَفَةَ يَكْفُرُ السَّنَةَ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا - عَرَفَةَ كِي دِنِ رُوْزِي رَكْنَا اِيْكِي سَالِ پِيْلِي كِي اُوْر اِيْكِي سَالِ بَعْدِ كِي كُنَا هُوْنِ كَا كَفَارِي هُوْ جَا تَا هِيْ.

اِنْتَانِ هُمَا كُفْرَانِي اَلطَّعْنِ فِي الْاَنْسَابِ - دُو بَاتِيْنِ كَا فِرُوْنَ كِي خِصْلَتِيْنِ هِيْنِ، اُنِ مِيْنِ اِيْكِي يِي كُو كَسْبِ پَرِ طَعْنِ مَارِنَا، كِي سِلْمَانِ كِي خَانْدَانِ پَرِ عِيْبِ كُنَا نَا - فَا وَ لِيْكَ اَعْدَا اَلْكُفْرَانِي - وَ هِي اَرِي شِيْمِنِ كَا فِرِ هِيْنِ رَا اِسِ كُو حَلَالِ سَبْتِي هِيْنِ، وَ رِنِ اَنْ كَا يِي فِعْلِ كَا فِرُوْ كَا فِعْلِ هِيْ).

فَا قَتَلُوْا وَ اَلْكُفْرَانِي - كَا فِرُوْ لِي سِي لَرِي سِي (دَا دَا بَعْنِي مَعِ هِيْ) - كَفَارَةٌ اَلْغِيْبِيَّةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهْ - غِيْبِيَّتِ كَا كَفَانِ

ہو کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے (لحاوی کی روایت میں ہے کہ صرف ندامت اور استغفار کافی ہے۔ یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اس سے معاف کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز مقام میں ہو تو اس کے لئے استغفار کرے)۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ قَالَ كَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. اَلْاگر تو بڑی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

سُئِلَ اَلْا زُهْرِيُّ عَمَّنْ يَقُولُ يَخْلُقُ اَلْقَدْرَانَ اَلْسُمِّيَّةَ كَا فِرًا اَقَالَ اَلذِّي يَقُولُهُ كَفْرًا فَقَالَ فِي اَلْمَسَاجِدِ اَلثَّانِيَةِ قَدْ يَدْعُو اَلْمُسْلِمُ كُفْرًا۔ ازمہری سے پوچھا گیا۔ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے تم اس کو کافر کہو گے (مغزله اور جہمیہ کا یہی قول ہے)۔ انھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے مگر اس سے وہ حقیقی کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار نہ کرے (تیسری مرتبہ انھوں نے کہا کہ کفر کی بات ہی کہہ دیتا ہے۔

اَلْا كَفَرْتَنِي كِتَابِ اَللّٰهِ عَلَيَّ خَمْسَةَ اَوْجِهٍ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں (کفر جہود اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلق خدا کا انکار کرے، دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے عناد کے طور پر انکار کرے۔ تیسرے یعنی ناشکری۔ چوتھے اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعضوں کو چھوڑ دینا مثلاً نماز، روزہ کرنا لیکن سو دیکھانا، بیٹیوں کو ترک نہ دلانا) پانچویں یعنی بیزاری اور علیحدگی)۔

اِنْ اَذِنْتُ لِيْ كَفَرْتُ لَكَ۔ اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے عاجزی کر دوں سر جھکاؤں۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا اَفْقَدَ كُفْرًا۔ جس نے

عہد نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا (کیونکہ اس نے نماز کو بے حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے)۔

لَا تُكْفِرُ اِلَّا تَمَّ اَلْيَصْنَعُ ذٰلِكَ اَلْمَجْرُوسُ۔ نماز میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ کرتے ہیں (وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں، ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا)۔

لَا تَسْتَوِ اَمُوْتَاكُمْ بِالطَّيِّبِ اِلَّا بِالْكَافِرِ۔ مردوں کو کافروں کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی ان کے بدن میں، لیکن کفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے) كَفَّ۔ کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا، بھر دینا، چھڑے سے باندھنا، جمع کرنا، ملانا، سمیٹ لینا، اٹھالینا، اڑھا ہونا، پھیر دینا، ڈھکیلنا، بھر جانا۔

كُفُوْفٌ۔ بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا ہونے لگیں۔

تَكْفُفٌ۔ سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا۔

كَا تَمَّ اَلْيَصْنَعُ فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ گویا اللہ تعالیٰ کی ہتیلی میں رکھتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے قبول ہونے کا گو یا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کی محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتیلی وغیرہ اعضاء اور جوارح سے پاک ہے)۔

اِنَّ اَللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَهُ اَلْجَنَّةَ يَكْفٍ وَّ اِحِدٍ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک منٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے (آں حضرت نے یہ شکر فرمایا، عمر سچ کہتا ہے)۔

يَتَصَدَّقُ بِمَجْدِيْحٍ مَّالٍ اِلَيْهِ يُشْتَمُ يَقْعَدُ يَسْتَكْفُ النَّاسَ۔ اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا نا ہو یا پھیلی سے لیتا ہو، یا ایک ٹھٹی

کھانا مانگتا ہو جو اس کی بھوک کو دفع کرے۔

حَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَدْرُکَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّوْنَ النَّاسَ
 وَاَنْخَفِرْتَ لِنَايِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ مِّنْهُ فَرَمَا، تَوَاكُرَ لِنَايِ وَارِثِ
 كُوَالِدَارِ جُوهْرٍ جَانِي (تو) وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج
 چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال
 کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)

مَا كَانَ ظَلَمَةٌ تَنْظِفُ عَسَلًا وَتَسْمَنًا وَكَانَ النَّاسُ
 يَتَكَفَّفُونَہ۔ (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سامان
 (چھتہ) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ
 ہتھیلیوں میں اُس کو لے رہے ہیں۔)

الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَمَا مُسْتَكِفٌ بِالصَّدَقَةِ۔
 گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (اُن کی کھلانی پلاتی ہیں) ایسا
 ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اٹھانے والا (یعنی گھوڑوں
 کے پالنے میں ایسا تو اب جو جتنا خیرات کرنے میں اس کی
 وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اُس پر سوار ہو کر کافروں
 سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اَسْتَكِفَ بِہِ النَّاسُ سے نکلا
 ہے یعنی لوگوں نے اُس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھورنا شروع
 کر دیا۔)

كَفَّافُ التَّوْبِ، كُوْثُ، كُطْرَةُ يَامَاشِيہ۔
 كِفَّةٌ۔ جو چیز گول ہو ترازو کے پٹروں کی طرح۔
 وَاسْتَكْفَوْا جَنَابِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ عبدالمطلب
 کے گرد جمع ہوئے اُن کو دیکھنے لگے۔

اُمِرْتُ اَنْ اَكْفَا شَعْرًا اَدْرَا لَتُوْبًا۔ مجھ کو
 حکم ہوا کہ نماز میں (نہ بال اٹھاؤں نہ کپڑا لے بلکہ ان کو
 پھٹارتے دوں زمین پر گرنے دوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ
 کیا ہے۔ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں
 ان کا جوڑا نہ باندھوں۔)

الْمُؤْمِنُ مِنَ الْاَخْوَالِ مِمَّنْ يَكْفُ عَلَيْهِ صَبِيْعَةٌ۔
 ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گرز کا

سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے)
 اسی طرح بھائی مسلمان کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے
 سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور درستی کرتا ہے
 يَكْفُ مَاءَ وَجْهِہ۔ اپنی آبرو و سنبھالتا ہے (سوال
 کر کے اپنی عزت نہیں کھوتا، آبرو و ریزی نہیں ہونے دیتا)
 فَيَكْفُ اللّٰهَ بِہَا وَجْہہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ
 سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی
 حاجت نہ پڑے)۔

كُنْفِي رَأْسِي۔ میرے بالوں کو اکٹھا کر دے جو اُسے (ایک
 روایت میں كُنْفِي عَنِ رَأْسِي ہے تو ترجمہ یوں ہو گا کہ میرے
 سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے، یعنی بالوں میں کنگھی نہ
 کر دیے ہی رہنے دے)۔

اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ عِيْبَةٌ مَّكَفُوْفَةٌ ہا۔
 اور تمہارے درمیان ایک گھڑی ہے جو جوڑی گئی ہے
 منقل کر دی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ صلح اور مصالحت
 دل کی صفائی کے ساتھ ہوتی ہے، اس میں بے ایمانی
 اور دل کی کپٹ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مَّكَفُوْفَةٌ
 کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا
 گیا ہے، جیسے گھڑی، کپڑوں اور اسباب کو خراب
 ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے بیشتر جو دلوں
 عداوت میں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں،
 بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)۔

وَدِدْتُ اَنْي سَلِمْتُ مِنَ الْاِخْلَافِ كِفَافًا
 لَا عَلَيَّ وَلَا لِي۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا) مجھ کو یہ آرزو
 ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ
 جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور تو اب اے
 (صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آپ حضرت
 کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سزا
 چھوٹ جاؤں۔ اصل میں کِفَافَ کہتے ہیں اُس کو جو بقدر

ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو۔ بعضوں نے کہا: کفایاً سے حضرت عمرؓ کا یہ مقصود ہے کہ خلافت کی بُرائی مجھ سے رُو کی رہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے۔

إِلَّا لَيْتَمَ اجْعَلَ رِزْقِي إِلَيَّ مُحَمَّدٌ قَوَاتِيَا كَفَاؤًا يَا اللَّهُ

عمد کی آل کو دہی ہی روزی دے جو بقدرت ضرورت ہو یعنی ان کو بہت غنی اور مال دار مت کر یہ کفایت سے نکلا ہے جس کے معنی میں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو۔

فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحُرِّيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ كَفَاؤًا بِحُرِّسِ

لے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے لہذا غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو۔ پوری حدیث یوں ہے:

قال عثمان لابن عمر اذهب واقض بين الناس فاستعفا

قال فما تكذب من ذلك وقد كان ابوك يقضي قال

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان

قاضيًا نقضى بالعدل فبالحرى ان ينقلب منه كفاؤا

فما ارجو بعد ذلك. یعنی حضرت عثمانؓ نے عبد اللہ بن عمرؓ

سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ۔ انھوں نے معافی چاہی حضرت

عثمانؓ نے کہا تم قاضی ہونا بڑا سمجھتے ہو، حالانکہ تمھاری

والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا

میں نے آل حضرت اے سنا، آپ فرماتے تھے اگر قاضی عدل

والانصاف کے ساتھ فیصلہ تو خالی چھوٹ جانے کے لائق ہو گا پھر

اس سے مواخذہ نہ ہو گا نہ تو اب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی

بن کر کیا امید رکھوں، یعنی اس میں تو اب کی تو امید نہیں

ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے۔

إِنْدَاءٍ يَهْتَمُّ تَعْمُولُ وَلَا تَلَا مَرَّ عَلَى كَفَاؤٍ. پہلے

ان عزیزوں کی خبر گیری کر، جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے

اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو ایسی

حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبر گیری کرے تو) تجھ پر کچھ ملامت نہ ہوگی (کیونکہ اول خویش بعدہ درویش

اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگان

خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ درجہ ہے۔ بعضوں

نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے

موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہوگی لیکن

ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے۔ لیکن بعضے صحابہ

جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں

نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا۔ اگر زکوٰۃ دیتا رہے تو

اس میں بھی جنجال قیامت نہیں ہے۔

مَنْ آسَأَ رِزْقًا كَفَاؤًا. جو شخص اسلام لائے

اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال

کرنے کی حاجت نہ پڑے)۔

السَّمَاءُ مَوْجٌ مَّكَفُوفٌ. آسمان ایک موج ہے (پانی

کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو (حکم الہی معلق ہے)

قَدْ جَاءَ بَشِيرٌ لَّا يَكْتُمُ وَلَا يَمْكُمُ. اتنا شکر

آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ مٹ سکتا ہے۔

أَنْ لَا آتِ بِسَ الْقَيْمِصَ الْمَكْفُفَ بِالْحَرِيِّ

میں ایسا کرنا نہ ہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور

گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہو (ہاں یہ میں ہے کہ کفہ بہ فتمہ

کان لمبی چیز اور کفہ بہ کسرہ کان گول چیز بعضوں نے

بہ فتمہ کان بھی اسی معنی میں رکھا ہے۔ دوسری حدیث

میں ہے کہ آل حضرت نے ایک چغڑا پہنا جس کے کناروں

پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جتہ ایسا پہننا درست ہوگا جیسے

گریبان اور کفوں پر ریشم ہو، لیکن کرتہ ناجائز ہوگا۔

بعضوں نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے

کہا مراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار انگل سے

زیادہ ریشم ہو۔

وَأَتَمَّ بَرِّقَهُ فِي كُفَيْهِ. اُس کے کناروں

پر چمکی چمک رہی ہو۔

إِذَا غَشِيَكُمْ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ كُفَّةً.

جب رات کی تاریکی ہو تو شکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (دو طرفوں پر چھپنے والے لوگ حفاظت کریں)۔

اُكْفَفَةُ بِحِقَاقَةٍ (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، اس پر ایک جھپٹا باندھ دے۔

اَلْكَفَّةُ وَ الشَّبَكَةُ اَمْرُهُمَا وَ اِحِدَاۗءُ كَفِّهِ وَ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)۔

فَتَلَقَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّةً كَفَّةً اِنَّ حَضْرَتُ اَنَّ سَمْنَةَ دَرْمَنَةَ رَهْرَايَا نِي دوسرے کی طرف رخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)۔

اِسْتَشَقَّ مِنْ كَفَّةٍ وَ اِحِدَاۗءِ اِنَّ حَضْرَتُ نِي ایک ہی جلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور علیہ السلام چپو نہیں لئے۔ بعضے حنفیوں نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کلی کی دونوں ہاتھ

نہیں لگائے جیسے مُنَدَّ دھونے میں لگاتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا۔

كَانَتْ اَكْفَتٌ تِن تِن تِن چپو لئے (یعنی دونوں لب بھر بھر کر تین تین بار سر پر پانی ڈالا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا مستحب ہے۔ بعضوں نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي تَمِيصٍ يَكْفُ اَوْ لَا يَكْفُ كَفْنٌ فِي تَمِيصٍ كَفْنٌ حَاشِيَ سِي جَاتِيں يَانِ سِي جَاتِيں (بعضوں نے يَكْفُ روايت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)۔

كَفُّواۗءُ اَصْبِيَاۗءُ كَفُّواۗءُ اِسْتَشَقَّ مِنْ كَفَّةٍ اِنْ تَوَقَّعْتُمْ نَزْلَ تَوَابِزِهِ رَيْبِي جَب شَامِ كِي تَارِيكِي شُرُوعِ جَوِ)۔

اَلَا تَتَذَكَّرُ فَاكْفُواۗءُ اِنْ تَوَقَّعْتُمْ نَزْلَ تَوَابِزِهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِسَلْبِ كَفِّ مَنِ دَمِرٍ جَوْشَخُصِ يَدِ كَرَكِي كِي اِيك مِٹھی بھرنون

کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے کسی مسلمان کا ناحق خون کر کے اپنے تئیں بہشت سے محروم نہ کرے)۔

وَ قَرَجَابِيں مَكْفُوْفِيں (دونوں کناروں پر جہاں سے چنڈ کھلا ہوتا ہے، ریشمی کام تھا۔ مَكْفُوْفِيں بِاللَّيْبَاجِ رِشْمِي كِطْرَادُوْنُوں کناروں پر لگا تھا۔

وَهُوَ كَافٌ (وہ روکنے والا تھا۔ اَجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ (اپنا سونا ترازو کے ایک پلٹے میں رکھو۔

اِسْتَكْفَيْتِ الْحَيَاةَ (جانپ نے اس کو پھینک لیا۔ وَ لَا يَكْفُ شَعْرًا (ناز میں بالوں کو نہ اٹھائے۔

بَلْ اِنَّ كُوْبِي كَرَنِي دَسْ (زمین پر سجدہ کرنے دے)۔ كَافَّةُ النَّاسِ (تمام لوگ۔ طُوْبِي لِيْمَن كَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا (مبارک ہے وہ جس کی روزی بقدر ضرورت ہو (زائد مال و دولت سب سے نہ رکھتا ہو)۔

لَا تَسْأَلُوْا فَوْقَ الْكِفَافِ (ضرورت سے زیادہ مال و اسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو یعنی جب بقدر کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)

مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ فَلْيَبَادِرْ فَاِنَّ عَنِ يَمِيْنِهِ وَ شِمَالِهِ شَيْطَانَتَيْنِ فَلْيَبَادِرْ لَا يَكْفَانِيهِ (جو شخص کسی نیک کام یا ناٹھ پروری حُسن سلوك کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے) درکار خیر پہیچ حاجت استخارہ

کیونکہ اس کے داہنے اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ نیک کام کرنے سے روک نہ دیں، اس لئے جلدی کرنا چاہیے خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر

زراں بیشتر کہ بانگ بر آید فلان نہ ساند

الْعَنَانُ الْمَكْفُوفُ - آسمان رکا ہوا۔
 كَفْلٌ يَأْكُلُ الْخَبْرَ كَمَا كَرْنَا، پرورش کرنا، خرچ کرنا کسی
 پر ملا لینا، ضمانت کرنا۔

تَكْفِيلٌ - پرورش کرنا، ضمانت دینا، کسی پر خرچ کرنا
 ضمانت لینا۔

مَكَافَلَةٌ - ضمانت دینا۔

اِكْفَالٌ - سپرد کر دینا، مالک بنا دینا۔

تَكْفُلٌ - ضمانت ہونا۔

كَفْلٌ - ایک دوسرے کے ضمانت ہونا۔

أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ - قیامت کے دن
 میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا (خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ
 دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں
 گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا
 یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا۔ جیسے کلمہ کی انگلی
 اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے۔ مجمع البحار
 میں ہے کہ کویتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے،
 اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے، خواہ اپنے
 مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شریعہ کے
 ساتھ، تو ان سب کے لئے یہ فنیلت ہے)۔

الزَّابِ كَافِلٌ - یتیم کی مال کا خاوند بھی یتیم کا
 پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی مال کے ساتھ
 اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے)۔

وَأَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُولِينَ - آپ ان سب بچوں
 میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیے جاتے ہیں (یعنی
 جو بچہ پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے نبی سعد بن بکر کی
 قوم کو دیئے گئے تھے)

لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ - اس کو ثواب کے دو حصہ
 ملیں گے۔

كِفْلٌ - حصہ۔

وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَ سَكْمَةُ بْنُ هِشَامٍ
 مَتَّكِفِلَانِ عَلَى بَعِيْرِ - عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ
 بن ہشام دونوں ایک ادنیٰ پر سوار تھے۔ اس طرح کہ
 اس کے کوبان پر ایک کھل گول لپیٹ دیا تھا، اس پر
 بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَكْفَلْتُ الْبَعِيرَ يَأْكُلُ
 جب اونٹ کے کوبان کے گرد کھل باندھ کر اس پر سوار ہو)۔
 وَعَمَدَانَا إِلَى الْعِظْمِ كِفْلٌ - ہم بڑے گردے کی
 طرف چلے (جو اونٹ کے کوبان پر گردا گرد باندھا جاتا ہے)
 ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ - یہ تو شیطان کی بیٹھک
 ہے۔

لَيْتَهُ كِرْوَةَ الشَّرْبِ مِنْ شُرْمَةِ الْقَدْحِ وَقَالَ
 إِنَّهَا كِفْلُ الشَّيْطَانِ - پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے
 (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ
 وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کھیل
 پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا وہاں جم جاتا ہے کبھی کوئی
 کپڑا اس کے اندر چھپا ہوتا)۔

إِنِّي كَاتِبٌ فِيهَا كَيْفَ الْكِفْلِ اخذ مَا أَعْرِفُ
 وَآتَوَلَى مَا أُنْكِرُ - (عبد اللہ بن مسعود کے ایک فتنہ کا
 جو مسلمانوں میں ہو گا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس
 فتنہ میں کفیل کی طرح ہوں گا۔ جس بات کو اچھی شرح
 کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرح
 کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ کہتے
 ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس
 کی نیت بھانسنے کی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا "کِفْلٌ" وہ
 شخص جو سوار نہ ہو سکے۔ نہ کہیں جاسکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے
 ابن مسعود کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے
 الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)۔

عَلَى ابْنِ أَدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا دُنِيَا
 میں جب کوئی نافع خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ

آدم کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے اسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بنا ڈالی، اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔

بَابُ مَنْ تَكْفَلُ عَنْ مَيِّتٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ
جو شخص کسی مردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کرے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

اِسْتَيْبَهُمْ وَكَفَّلَهُمْ۔ اُن سے توبہ کرو اور اس بات کی مضمون لگی کہ پھر اسلام سے نہ پھریں گے۔

وَكَفَّلَهَا رَجُلًا۔ پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کر لی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کر لیا تھا، اور آنحضرت سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کر دیجئے) ذَا الْكِفْلِ۔ مشہور پیغمبر ہیں۔ بعضوں نے کہا بڑی انیاس

میں بعضوں نے کہا الیتح۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت داؤد کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قصبے چکاتے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت عیسیٰ سے پہنے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے اُن کو تکلیف سے بچھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذَا الْكِفْلِ ہوا۔

مَا لَكَ وَالْكَفَالَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْبُكَالَةَ هِيَ الَّتِي اَحَدَكَتِ الْفَرْدَانِ الْاَوْثَانِ۔ (امام جعفر صادق نے ابو العباس فضل بن عبد الملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بچا رہ، اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تبا ہوئے۔

الْكَفَالَةُ خَسَارَةٌ غَرَامَةٌ دَائِمَةٌ۔ ضمانت بے فائدہ نقصان اٹھانا اور ڈنڈ بھرنے اور شرمندہ ہونا کَفْلٌ۔ جائز کا پٹھا۔

وَالْمَسْجُورُ الْكِفَالُهَا۔ گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پیسرہ۔

كَفَنٌ۔ چھپانا، کاٹنا، میت کو کفن پہنانا۔

تَكْفِينٌ۔ کفن دینا۔

تَكْفَنٌ۔ چھپ جانا۔

اِكْتِنَانٌ۔ جماع کرنا۔

كَفْنٌ۔ پھیکا جس میں ترک نہ ہو۔

اِذَا كَفَنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنِ كَفْنَهُ۔

جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق۔ ایک ردا میں کفنہ ہے یہ فتحہ فا اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ کَفْنٌ یہ فتحہ فا وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے۔ اور سگون فا کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)۔

فَاَهْدِي لَنَا شَاةً وَكَفْنًا۔ ایک بکری تھمہ بھیجا اور اس کا ڈھکن۔

لِتَكُونَ كَفَنِي رَمِي لِي يَهْرَبُ يَهْرَبُ كَوَيْسٌ لِيَا
بلکہ، اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا پہلے سے تیار کر لیا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)۔

اِنَّ الْكَفْنَ خَيْرٌ كَفْنٌ تَمْرًا اِجْتَابَا نَبِيَّ رِبِّي
تجھ سے زہوگا کیونکہ مر جانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں رہتی۔

كَفْنٌ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِمَعْنَى سَحَابِيَّةٍ اَنْحَرُ
کوہن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازاد نفاذ چارہ)۔

اِكْفِنَا اَرْبَعًا تَارِيحِي مِي رُو شِي نُو دَارِ هُو نَا، سَخْتِ تَارِيحِي
ہونا۔

مَكْفَنَةٌ۔ کالا بر گہرا کاٹھا۔ کم گوشت بے حیا چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو۔

اِذَا لَقِيَتِ الْكَافِرَ فَالْقَدُّ يُوْجِبُ مَكْفَنَةً۔
جب تو کافر سے ملے تو ترش رو رہ کر ملے (نہ کہ منسی

خوشی سے جیسے مسلمان سے ملتا ہے۔

الْقَوْلُ الْمُخَالَفِينَ بِوَجْهِ مُكْتَفٍ مَخَالِفُونَ (کافروں) سے تڑپ کر رہ کر مل۔

کفایہ: کافی ہونا، بے پردہ ہونا، سبکدوش کرنا، روکنا۔

مُكَافَاةٌ اور كِفَاةٌ۔ بدلہ دینا۔

اِكْتِفَاةٌ۔ قناعت کرنا، کافی سمجھنا۔

اِسْتِكْفَاةٌ۔ کافی ہونے کی درخواست کرنا۔

کُفِيَ، یعنی کافی۔

مَنْ سَتَرَ الْاَيَاتِينَ مِنَ الْاٰخِرَةِ الْبَقَاةِ فِي كُلِّ

لَيْلَةٍ كَفَّنَا۔ جو شخص سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات

کو پڑھے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو

مل جائے گا یا ہر بُرائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے

کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز

میں کافی ہوگی۔ بعضوں نے کہا، سورہ کہف یا آیت الکرسی

کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک درد و مظلومت کے بدلے)

اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَاتَانِ يَكْفِيَانِ۔ سورہ اخلاص

اور شمس اور ناس کا پڑھ لینا تہجد کو کافی ہے (ہر آفت

سے محفوظ رہنے کے لئے)۔

سَيَقْفِي اللهُ عَلَيْكُمْ وَيَكْفِيكُمْ اللهُ۔ قریب ہر وہ

زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا۔

كُفِيَ: جمع ہے کافی کی، یعنی خدمت کار نوکر۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ۔ ان کے پاس خدمت کار

کام کاج کرنے والے نہ تھے۔

فَاذِنَ لِيْ اِلَى اَهْلِيْ بِغَيْرِ كُفْيٍ۔ مجھ کو اپنے لوگوں

میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا غصہ کوئی نہیں ہوا۔

وَالْكُفْيُ مَنْ لَمْ يَشْرُدْ۔ جو شخص جنگ میں حاضر نہیں

ہو اس کے بدلے میں کافی ہوں گا میں اس کی طرف

سے لڑوں گا)۔

غیر کفیی و کلامودع۔ نہ کفایت کیا گیا نہ نصت

کیا گیا یعنی یہ تعریف ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ

اُس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا، حتیٰ حتیٰ

نعمتیں ملتی رہیں گی۔ اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

اِرْكَبْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِيَاكَ

اٰخِرَةَ۔ آدمزاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں

پڑھے میں دن کے اخیر تک تجھ کو کافی ہوں گا تیسری

حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تجھ کو محفوظ

رکھوں گا)۔

مَنْ يَكْفِيْنَهُمْ۔ اُن کا کام کون کر سکتا ہے، اُن

سے مجھ کو بے پردہ کر سکتا ہے۔

لَوْ اَخَذَ النَّاسُ يَوْمَ اَلْكَفْتِهِمْ۔ اگر لوگ اس

آیت پر عمل کریں (وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ فُرْجًا مِّنْ

اٰخِرَتِهٖ) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پیرہن گاہی

اور خوف خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)۔

لَوْ كُنْتُمْ اٰمِنًا لَّكُنْتُمْ اٰمِنًا۔ اگر تم سوا آدمی بھی ہوتے

تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا یعنی اس کنویں کا پانی جس میں

آل حضرت نے اپنا لب ڈال دیا تھا)۔

يَكْفِيَاكَ الْوَجْهَ وَالْكَفَّانِ۔ تہجد کو تیمم میں صرف

مُؤَدِّدِ وِلْوَالِ يَهْوِيْنَ كَمَا سَجَّ كَانِي هِيَ (زمین پر لوٹنا

ضروری نہیں)۔

كُفَاةٌ اللّٰهُ هَمَّةٌ۔ اللہ اُس کی سب فکر دُور

کر دے گا۔

اِذَا يَكْفِيْ هَمَّكَ۔ جب تو میرا سب تردد دُور

ہو جائے گا سب کام بن جائیں گے، فکر اور تشویش

کا نور ہو جائے گی)۔

اَكُوْنُ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ۔ اپنے عرش کے تلے سے

ایسا پانی برسے کہ ہم کو کافی ہو جائے۔

فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَمَّا كَا فَيُوْا۔ اگر تم اُس کا بدلہ

نہ کر سکو۔
 قُلْ مَوْلَاهُ أَحَدٌ وَالْمَعْرُوفِينَ ثَلَاثِينَ تَصِحُّ وَحِينَ
 تَمْسِي ثَلَاثًا تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ نَسِيءٍ. اگر تو صبح اور شام
 قُلْ مَوْلَاهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر
 آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہو گا یا
 دوسرے وظیفہ اور دعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)۔
 كَفَانًا وَآوَانًا. ہم کو کافی ہو اور ہم کو ٹھکانا
 كَانَ إِذَا مَشَى تَكْفِيًا. آنحضرت جب
 چلتے تو آگے کو ٹھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے۔
 فَالْفَاءُ بِيَدِهِ عَلَى يَدَيْهِ الْيَمِينِي. ایک ہاتھ سے
 اُس ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر اٹھا کر اس کو دھویا۔
 اسْتِكْفَأَتْ بِهِ فَلَانَا اَيْلَهُ فَالْفَاءُ بِيَمِينِي
 نے اُس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اُس
 نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ چھو کر
 دے کر بے پروا کیا۔

باب الكاف مع اللام

كَلَاءٌ يَا كَلَاءٌ يَا كَلَاءٌ. حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا
 مارنا۔
 كَلَاءٌ دِيرُ لَنَا۔
 تَكْلِيءٌ بِيَعَانِ لَنَا، قَرْضٌ لَنَا، كِنَارٌ لَنَا، قَرِيبٌ
 كَرْنَا، قِيدٌ كَرْنَا، آتُ بَرُصْنَا، سَوْجِدٌ دِيكُنَا۔
 كَلَاءٌ۔ اسی جگہ میں آنا جہاں ہو اکی آ رہو۔
 كَلَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا، بیع سلف کرنا۔
 كَلَاءٌ لَنَا لَنَا۔
 كَلَاءٌ۔ آٹھ نہ لگنا، جاگتے رہنا۔
 اسْتِكْفَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا۔
 قَلْبِي عَنِ الصَّالِحِ بِالْحَالِ عِ. دونوں طرف

اُدھار کا معاظمہ کرنے سے منع فرمایا (اُس کی صورت یہ ہے
 کہ ایک شخص کوئی چیز اُدھار خریدے ایک معین میعاد
 پر، جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت
 کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے
 خریدے، گویا دین کی بیع دین کے بدلے ہوئی، دونوں
 جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ کَلَاءٌ
 الدَّيْنِ سے ماخوذ ہے یعنی دین کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی۔
 بَلَّغَ اللَّهُ بِكَ آكَلًا الْعُمِّيَّ. اللہ تجھ کو لمبی عمر

تک پہنچائے۔
 اَكَلًا لَنَا وَقَتْنَا۔ آنحضرت نے بلال سے سفر
 میں فرمایا، ہمارے وقت کا خیال رکھو (ایسا نہ ہو ہم
 سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے۔ ایک روایت
 میں اَكَلًا لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق
 ہوتے ہی ہم کو جگا دینا)۔

لَا يَمْنَعُ قَضْلُ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِنَّ الْكَلَاءُ۔
 ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے
 کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رُک رہے اس
 کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس
 کے اطراف میں گھاس ہو، لیکن کنویں والا اس میں سے
 کسی کو وہ پانی جو اُس کی ضرورت سے زائد نہ لینے
 اس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی
 اپنے جانوروں کو چہرے لگانے کے لئے وہاں نہ لاسکے گا اور
 اس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی
 قَبِلَتْ الْمَاءَ وَآمَنَتْ الْكَلَاءَ۔ پانی کو چوس
 لیا اور گھاس آگلی۔

مَنْ مَشَى عَلَى الْكَلَاءِ قَدًا فَكَانَ فِي الْمَاءِ
 جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں
 گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کناہ اور اشارہ
 میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم ہر

اس کو تہمت کی سزا دیں اور کلاؤ مد تذف لگائیں گے۔

بَابُ دَوَابِّهَا وَكَلْبِهَا - تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بجا رہ۔

سُوقُ الْكَلْبِ - بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمنہ کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقعہ ہے۔

كَلْبِيَّةٌ اور كَلْبُؤُ - گردہ (کلاؤ) اس کی جمع ہے اور كَلْبِيَّيْنِ دونوں گردے۔

دَوْبَعُ الْكَلْبِيَّةِ - درد گردہ۔

تَحْدِيدُ دَوْبَعٍ مَعْرِضًا اَدْوَمِ كَلْبًا - اس کو دور کی گھاس ٹھونڈ

والا پانے کے (جو چرائی نہ گئی ہو)۔

بِكَلْبَةٍ اَنْفَجِدَ - صبح کی نگہبانی پر

كَلْبٌ - چمیز سے مارنا، تو شد دان میں تسمہ لگانا، کتے کی طرح بھونکنا۔

كَلْبٌ - پیاسا ہونا، حرص کرنا، طمع کرنا، دیوانہ ہونا،

دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا، بہت کھانا اور سیر نہ ہونا۔

كَلْبٌ - دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا

تَكْلِبٌ - کتے کو شکار بکھلانا۔

مَكْلَبَةٌ - کتوں کی طرح جنگ کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

اِكْلَابٌ - درختوں کے کانٹے چرنا۔

تَكْلِبٌ - غلامیہ دشمنی کرنا، حرص کرنا، گر ٹرنا۔

كَلْبٌ - ہر کانٹے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں

(اس کی جمع اَكْلَابٌ اور كَلَابٌ ہے)۔

دَاءُ الْكَلْبِ - دیوانہ کتے کے کانٹے سے جو بیماری

ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ

ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سَيَخْرُجُ فِي الْمَتْنِ اقْوَامٌ تَسْتَجَارِي بِهِمُ الْاَهْوَاءُ

ضَمًّا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ - قَرِيبٌ هُوَ كَمِيرِيٍّ اَمْتِ

میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک

دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانہ کتے کا کاٹنا اس

کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں

پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کر دیں

فَلَمَّا نَأَيْتَ التَّرْمَانَ عَلَى ابْنِ عَمِيكَ قَدْ كَلَبْتَ

وَالْعَدُوَّ قَدْ حَرَبْتَ - جب تو نے دیکھا کہ تیرے حجازی

بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے اور دشمن نے اس کو ٹوٹ لیا

ہے۔

اِنَّ الدُّنْيَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلَى اَهْلِهَا كَلَبَتْ اَجْرَهَا

اَسْوَعُ الْكَلْبِ وَاَنْتَ تَجْتَسِمُ مِنَ الشَّبَعِ بِشَمَاءٍ جَارِكِ

قَدْ دَرَجِي فَوْكًا مِنْ اَجْمُوعِ كَلْبًا - جب دنیا کی کشائش ہوئی

دنیا داروں پر تو انہوں نے اس میں بہت بُری حرص کی، تیرا

حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بد نفسی سے ڈکاریں لیتا ہے اور

تیرے پڑوسی کا منہ بھوک سے خون آلود ہو رہا ہے وہ حرص کرنا

ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو مطلب

یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں)۔

اِنَّ لِي كَلْبًا بِاَمْكَلْبَةٍ - میرے پاس شکار کے لئے سگ

ہوتے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے)

مَمْكَلِبٌ (بکسرۃ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا، ان

سے شکار کرانے والا۔

مَمْكَلِبٌ (بفتح لام) تعلیم یافتہ کتا، مدعا ہوا کتا،

پالتو کتا۔

يَبْدُو دَفِي رَاسِ نَدِيهِ شَعْبَاتٌ كَانَهَا كَلْبَةٌ كَلْبٌ

(ذوالندبہ خارجی کا تعلق اس حضرت نے یہ بیان فرمایا) کہ اس

کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی

ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہا یہ میں ہے کہ کَلْبَةٌ اُن

بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موجی جوتا مانگتا ہے۔ بعضوں نے

یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے سنبے ہیں)۔

وَ اِذَا خَرَقَتْهُ بَكْلُوبٌ مِنْ حَدِيدٍ - کیا دیکھتا

ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا کھنڈا (جس کا منہ کھ ہوتا

ہے) نے کھڑا ہے (کادب کی جمع کَدَابٌ ہے جیسے دوسری

حدیث میں ہے۔
 فِي جَهَنَّمَ كَلَابٌ لَيْبٌ. یعنی دوزخ میں آنکھوں سے ہونگے
 اِنَّ قَسَادًا بَدَا نِيْهِ فَاَصَابَ كَلَابٌ سَبِيْعًا
 ذَا مِثْلَهُ. ایک گھوڑے نے اپنی دم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق
 سے اُس کی دم تلوار کے پھلے پر پڑی اور تلوار ننگی ہو گئی دنیا
 سے نکل پڑی)

اِنَّ الْفَهَّ اَصِيْبَ يَوْمَ الْكَلَابِ فَاَتَّخَذَ الْفَهَّ
 مِنْ فِضَّةٍ. عرَجُ كِنَاكِ كَلَابٍ كِيْ جَنَاحٍ فِيْ جَانِبِيْ رِيْ تَحِيْ اَنْهَوُ
 نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی (کلاب ایک چشمہ کا نام ہے
 بصرے اور کوذ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی
 تھی)۔

اَلْاَكْلِبُ صَيِّبًا اَوْ كَلْبٌ غَنَمٍ اَوْ مَا شَبَّهَهُ (جو
 شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم
 ہوتا ہے گا) مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی
 حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہوگا)۔
 لَا تَدْخُلُ الْمَسَلِكَةَ بَيْنَ قَبِيْلَتَيْ كَلْبٍ وَلَا تَصَادُ
 (رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے
 رہتے ہیں) اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مویشی ہو
 بَعْفُ اللهِ لِكَلْبَةٍ النَّصِيفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ خَلْقِهِ
 لَكِنَّهُ مِنْ عَدُوِّ شَعْبِيٍّ مَعْنَى كَلْبٍ. اللہ تعالیٰ
 شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں
 کو بخشتا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے
 زیادہ ہوتا ہے (کلب ایک شاخ ہے قنواء قبیلہ کی)۔

كَلْبُ الْمَاءِ. ایک جانور ہے اس کے ہاتھ پاؤں سے
 زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کچھ لیسیر لیتا ہے مگر جس
 کو کچھ سمجھ کر نکل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی
 آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے۔

بِكُمْ يَبَاغِدُ اللهُ الزَّمَانَ الْكَلْبِ. اللہ تعالیٰ
 تمہاری وجہ سے سخت زمانہ دوڑ کرے گا۔

أَحُوذُ بَيْتًا مِنْ عَدُوِّ اسْتَكْبَحَ عَلَيَّ يَا اللہ تیری پناہ
 اُس دشمن سے جو گود کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے۔
 كَلْبِيَّةٌ. ایک راوی کا نام ہے۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيَّهِ كَلْبًا مِنْ كَلَابِ بَيْتِكَ. یا اللہ اس پر
 (ابی بن خلف پر) اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے
 (ایسا ہی ہوا شیر اس کو اٹھا کر لے گیا)

مِنْ اَقْتَنِيْ كَلْبًا. جو شخص کتا پالے۔
 كَلَابٌ. ٹیرے منہ کی لکڑی یا وہی کی سلاح۔

اَمْرٌ يَقْتُلُ الْكَلَابِ. آنحضرت نے کتوں کو مار ڈالنے
 کا حکم دیا پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے
 سے منع فرمادیا)۔

اَلْاَكْلِبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. کالا کتا شیطان
 (شریر) ہوتا ہے۔

يَقْتَعُ الصَّبَاوَةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْءُ اَلْمَرْءُ
 کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ
 جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے سترہ نہ ہو۔ اگر سترہ کے پرے نکلے
 تو کچھ قباحت نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے
 دوسری حدیث سے)

كَلْبَةٌ. کال بھولے ہوئے ہونا یا گول منہ ہونا۔
 لَمْ يَكُنْ بِالْمَكْلَبِ. آنحضرت کا چہرہ بالکل گول
 نہ تھا نہ کال بھولے ہوئے۔ البتہ کسی قدر گلابی تھی۔

اَمْرٌ كَلْبُوٌّ. آنحضرت کی صاحبزادی جو حضرت
 عثمان کے نکاح میں تھیں۔

كَلْبُوحٌ. ترش یا کلاخ۔ ترش رُوئی سے دانت کھل جانا۔
 كَلْبُوحٌ. دانت کھول دینا، غصہ اور رنج اور ترش
 رُوئی اور تکلیف سے۔

اَلْاَكْلِبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. لازمی اور متعدی دونوں
 آیا ہے۔
 كَلْبُوحٌ. تبسم۔

دھڑکاج۔ سخت مصیبت کا زمانہ۔
 اِن مِّنْ وَرَائِكُمْ فَتَنًا وَّبَلَاءً مُّكَلِّبًا۔ تمہارے پیچھے
 ایسے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترس رُدا اور چڑچڑا
 بنا دیں گی۔

کاج۔ جس کا ہونٹ سُکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت
 کھل گئے ہوں (جسٹانک صورت ہوگئی ہو)۔
 کَلَز۔ اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تکلیف ہے)۔
 اَكْلًا اَزْ۔ منقبض ہونا، سمٹ جانا۔
 فَحَمَلْنَا الْهَمَّ كِلَا ذَا جَعَلْنَا۔ اُس نے فکر اور رنج
 ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لا دیا (ایک روایت میں
 کِنَا ذَا ہے۔ نہایت میں ہے کہ کِلَا ذَا یعنی مجتمع الخلق شدید)
 اَكْلًا ز۔ منقبض ہو گیا سمٹ گیا۔

کَلَج۔ سوکھ جانا۔
 کَلَج۔ میلا ہونا، پھٹ جانا۔
 دُو کَلَا ع۔ ایک قبیلہ ہے یمن کا۔
 اَكْلًا ع۔ چڑھ جانا، لپٹ جانا۔
 کَلَج۔ باہم قسم کھانا، جمع ہونا۔
 کَلَف۔ محبت میں دیوانہ ہونا، بہت الفت رکھنا جیسے
 کَلَا فَا ہے) اور جھانپیں جو منہ پر آجاتی ہیں یعنی سرخی
 یا تیرگی۔

کَلَفَ الْاَمْرَ۔ سختی سے اُس کام کو اپنے اوپر لیا۔
 تَكَلَّفَ۔ کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا۔
 اَكْلًا و۔ محبت میں دیوانہ بنانا۔
 تَكَلَّفَ۔ محنت اور مشقت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔
 کَلَفَ۔ عاشق، محبت میں دیوانہ۔
 تَكَلَّفَ۔ مشقت، محنت۔
 اَكْلًا مِّنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيعُونَ۔ اسی کام سے محبت
 کرو جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت
 رکھو)۔

اَرَ اَنْ تَكَلِّفَ بَعْدَ الْقَرَانِ۔ میں دیکھتا ہوں تجھ کو
 قرآن کا علم محبوب ہے (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے۔ عرب
 لوگ کہتے ہیں کَلَّفْتَهُ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ
 اپنے اوپر لیا اور کَلَّفَهُ تَكَلِّفًا جب کسی کو سخت اور دشوار
 کام کی تکلیف دیں، اور تَكَلَّفْتُ الشَّيْءَ یعنی میں نے
 تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور بر خلاف عادت کے)۔

مُتَكَلِّفٌ۔ وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر
 ضروری ہو۔

اَنَا وَاُمَّتِي بُرَاءٌ مِّنَ التَّكْلِيفِ۔ میں اور میری
 امت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی
 اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)۔
 نُحْمِيْنَا عَنِ التَّكْلِيفِ۔ ہم کو تکلیف سے ممانعت ہو۔
 یہاں تکلیف سے یہ مراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا بال
 کی کھال نکالنا، دین کے مشکل اور غمناک امور میں خواہ مخواہ
 بحث کرنا)۔

عَمَّا نَكَلَّفُ بِاَقَارِبِهِ۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہما
 اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں۔
 دَلَا يَكْلِفُهُ مَا يَغْلِبُهُ۔ اور لڑائی غلام کو ایسے کام کی
 تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ
 اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے
 کام لے)۔

اَكْلَفُوا مِّنَ الْاَعْمَالِ مَا تَطِيعُونَ۔ اُن ہی کاموں
 کا کرنا اپنے اوپر جو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا
 اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نہتا ہے جو اپنی قوت اور
 طاقت کے موافق ہو)۔
 كُنَّا نَطْلُبُ وُجُوْهَنَا بِالْوَدِّ مِّنَ الْكَلَفِ۔ ہم
 جھانپیں دور کرنے کو منہ پر ورس کار جو ایک خوشبودار گھاس
 ہے) لپیٹ لیا کرتے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ کَلَفَ ایک چیز ہے
 جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تِلِّی کی طرح اور ایک رنگ ہے سیاہی

اور سُرخ اور تیرگی کے درمیان جو مُنہ پر آجاتا ہے۔
 مَن كَذَّبَ بِنِي حَلِيمَةَ كَذَّبَ. اخیر تک جو شخص جھوٹا
 خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دو جویں گرہ
 لگانے کی، تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)۔
 مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ۔ میں تکلیف کرنے والوں میں
 سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)۔

إِنَّ اللَّهَ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
 اِنَّ اللّٰهَ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
 تعالے اُس کا دوست ہے جو اُس کو سچا لے (شریعت کے موافق
 اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس
 کے لئے تکلیف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم
 نہیں ہے، ان کے معلوم ہونے کا دعویٰ کرے خواہ مخواہ اپنے
 تئیں عالم بتائے)۔

كُلُّ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ
 کُلُّ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ
 جانا۔

مَكْلٌ۔ وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اُس کی اولاد ہو
 اور وہ تلوار جو کند ہو گئی ہو، اسی طرح وہ زبان جس میں
 گویائی نہ رہے۔

تَكْلِيلٌ۔ کند کرنا، اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا
 کو شمش کرنا، حملہ کرنا، نامرد ہونا، تاج پہنانا۔

تَكْلُفٌ۔ تاج پہننا، گھیر لینا۔
 اِكْتِلَالٌ۔ ہنسنا، کند ہو جانا، کم چمکانا۔

اِكْتِلَالٌ۔ بستم کرنا۔
 كَلَالَةٌ۔ جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ کَلَالَةٌ
 سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اُس کو گھیر لیا۔ بعضوں نے کہا
 كَلَالَةٌ وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اُس
 کی اولاد ہو۔ بعضوں نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں
 کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا
 تو گویا دونوں کنارے اُس کے مٹ گئے۔ اسی لئے اس کو
 کلالہ کہیں گے۔ بعضوں نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل

کہتے ہیں اور میت کو کلالہ اس وجہ سے کہا کہ دوسرے
 وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)۔

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْرًا
 دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْرًا
 اَكْبَلِيلٌ وَجْهًا۔ آں حضرت گھر میں تشریف لائے آپ کے
 چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اُس
 گول تاج کو کہتے ہیں جو جو اہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا
 ہے یہاں چہرے کے اطراف و جوانب مراد ہیں جو اکتیل کی
 طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)۔

مَنْظَرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْتَهَى مِثْلُ
 مَنْظَرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْتَهَى مِثْلُ
 اَكْبَلِيلٌ۔ میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہو گیا
 تھا (اگر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ
 ایک دائرے کی طرح اُس سے صاف ہو گیا تھا)۔

تَحَى عَنْ نَفْسِي الْقُبُورِ وَتَكْلِيلُهَا۔ آنحضرت
 تَحَى عَنْ نَفْسِي الْقُبُورِ وَتَكْلِيلُهَا۔ آنحضرت
 نے قبر کو کچ کرنے سے اور اُس تختیے اور گنبد بنانے سے منع
 فرمایا (بعضوں نے کہا اُس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے
 سے)۔

كَمَا زِلْتُ أَرَى حَتَّى هُمْ كَيْلًا۔ میں برابر دیکھتا
 كَمَا زِلْتُ أَرَى حَتَّى هُمْ كَيْلًا۔ میں برابر دیکھتا
 رہا کہ اُن کی دھار کند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں کحل
 السيف كَيْلًا۔ تلوار کند ہو گئی)۔

طَرَفٌ كَيْلٌ۔ ناتوان مینائی۔
 طَرَفٌ كَيْلٌ۔ ناتوان مینائی۔

كَلَالَةٌ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی
 كَلَالَةٌ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی
 تباہ نہیں کرنے کا، آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر
 اٹھالیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش
 اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)۔

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلَالًا
 مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلَالًا
 قَالِي وَعَلَى۔ جو شخص مال اسباب اور جائیداد چھوڑ جائے تو
 وہ اُس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادر ہو کر) بال
 بچوں یا قرضداری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس
 کے بال بچوں کی پرورش، اس کے قرضہ کی ادائیگی ہم کریں گے)

تَحِلُّ الْكَلْبَ - آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (محل)
 ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیف اور معذوروں اور یتیموں اور
 یواؤں کی پرورش، بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج
 معالجہ قرضوں کی ادائیگی، سب حمل کل میں داخل ہیں،
 فَإِنَّا كَلْبٌ - ہم تو ایک بوجھ ہیں۔

وَلَا يُؤْكَلُ كَلْبٌ - تمہارا بوجھ عیال واطفال تمہارے
 سپرد نہیں کئے جائیں گے (ایک روایت میں) اُكْلُ كَلْبٍ ہے یعنی
 تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا۔

مَنْ ذَا الْقَلْبِ - (لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے
 پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے، تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انہوں
 نے کہا) کچھ میرے حکم سے، کچھ میرے حکم کے بغیر (میں) محل
 یعنی بعض مستعمل ہوا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے: "ذَا الْقَلْبِ
 ذَاكَ يَفْعَلُ الْوَعْدَى وَصِي كَسْبِي اِيسَا كَرِيْمًا هَبْنِي كَرِيْمًا"
 مَحَلُّ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ - دونوں باتوں میں سے کوئی بات

نہیں ہوئی (دن نمازیں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا۔ اب ذوالبدین
 کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا۔ جس نے کہا بَعْضُ ذَاكَ
 قَدْ كَانَتْ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے)
 كُلُّ سَبِيٍّ اَدَمٌ مَخْطَاؤُنْ - آدم زاد سب خطا دار ہیں
 (حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش میں
 ان سے بھی ہوتی ہے جو عیال لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث
 عتاب سمجھی جاتی ہے۔ بقول شخصے "نزدیکوں را بیش بود جیرانی"
 بعضوں نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا
 دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہاد کی غلطی)۔

كَيْفَةُ الْقَدْرِ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ - شب قدر ہر
 رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ
 اخیر دے میں ہو)۔

كَلْبٌ يَأْكُلُ كَلْبًا - یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا
 تیرا سارا جسم داخل ہو۔

كَلِمَاتُكَ اَنْ كَيْتَلْهَا - جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رات

آتی۔

كَلِمَةٌ - محمد وان مہری (اس کی جمع کَلِمَاتٌ ہے)۔
 جَاءَ دَا عَلَى رَأْسِهِ اِكْلِيلٌ مِّنْ اَكَالِيْلِ الْجَنَّةِ - وہ
 آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا۔
 اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكَ اِنِّي السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَلِمَةٌ مِّنَ الدِّ
 اللہ کا ایک مُرغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سولے کا ہے۔
 کَلْبَال - سینہ۔

كَلْمٌ - زخمی کرنا۔

تَكَلَّمَ اور كَلَّمَ - بات کرنا۔

كَلَامٌ - بات، سخن۔

مَكَالِمَةٌ - جواب دینا۔

تَكَلَّمَ - بات کرنا۔

تَكَلَّمَ - ملاقات۔ چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا۔

كَلَامٌ - غلیظ زمین۔

كَلِمَةٌ يَأْكُلُهَا كَلِمَةٌ - وہ لفظ جو آدمی منہ

سے نکالے (اس کی جمع کَلِمَاتٌ اور كَلِمَةٌ اور كَلِمَاتٌ ہے

پر ترتیب مذکور)۔

كَلِمَةُ اللّٰهِ - حضرت عیسیٰ ؑ کا لقب ہے۔

كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ - اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

خدا رسول اللہ۔

كَلِمَةُ التَّقْوَى - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

كَلِمَةُ اللّٰهِ - حضرت موسیٰ ؑ کا لقب ہے۔ چونکہ اللہ

تعالیٰ نے بلا واسطہ ان سے کلام کیا تھا۔

اَعْوَذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ - میں اللہ تعالیٰ

کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعضوں نے کہا پورے

کلموں سے قرآن مُراد ہے)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كَلِمَاتِهِ - اللہ کی پاکی بیان

کرتا ہوں، اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی

صفات مُراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں۔ تو عدد کا

تذکرہ محض مبالغہ کے لئے ہے۔ بعضوں نے کہا اذکار یا اجور کا شمار مرد ہے۔

اِسْتَحْلَلْتُمْ شُرُوبَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ۔ تمہنے عورتوں کی مشرم گاہ کو حلال کیا اللہ کے کلام سے (یعنی فامساك بمعرفه او تسامح باحسان یا فانكوا ما طاب لكم من التسامع سے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی)۔

ذَهَبَ الْاَلْوَانُ لَمَّا كَلَمْتُمُ الدُّنْيَا مِنْ حَسَنَاتِكُمْ۔ اگلے مسلمان تو جبل بے دنیا لے ان کی نیکیوں کو صدف نہیں پہنچا یا وہ اپنے دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے دنیا ان کو ڈھنگا نہ سکی۔

اِنَّا نَقُوْمُ عَلٰی الْمَرْضٰی وَنَدَاوٰی الْكَلْمٰی۔ ہم بیماروں کی خدمت کریں گے اور زخمیوں کی دوا داری، علاج معالجہ کریں گے۔ کلمی جمع ہے کلمیہ کی، یعنی زخمی جمع الجوار میں ہے کہ زخمی مجاہدین کی خدمت عورتیں کر سکتی ہیں گو وہ ان کے محرم رشتہ دار نہ ہوں۔ یہ اسی حالت میں ہے کہ جب اعضا کو مس نہ کریں اور فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

مَثَلُ كَلِمَةٍ بِيْكَلِمَةٍ الْمُسْتَدْرِ تَكُوْنُ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ۔ مسلمان کو جو زخم (جہاد میں) باغیوں سے لڑنے میں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں یا نیک بات کا حکم کرنے میں لگا یا جائے، وہ قیامت کے دن اسی طرح (ترد تازہ) ہو کر آئے گا جیسا لگنے کے وقت تھا (ایک روایت میں بِيْكَلِمَةٍ پر صیغہ معرون یعنی جو زخم اس کو مجرد کرے)۔

لَا اَرٰی هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عَمْرٍا۔ تو یہ کلمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کلام سمجھتا ہوں (نہ کہ آنحضرت ص)۔

كَلِمَةٌ حَقٌّ اُرِيْدُ بِهَا بَاطِلٌ۔ بات تو سچی ہے۔ لیکن اس کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ غلط ہے (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خارجیوں کی نسبت فرمایا۔ وہ قرآن کی اس آیت کو اِنْ اَلْحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ الزام قائم

کرتے تھے کہ انہوں نے ثالثی کو کیوں منظور کیا؟ حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنچایت کرنا منع ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں ہے فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من آہلہا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصلی اور سچی حکومت اللہ ہی کی ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

مِثْلًا دَ كَلِمَاتِهِ۔ اس کے کلموں کی درازی کے موافق یا پہاڑوں کے موافق یا اس کے کلمے لکھنے میں جتنی سیاہی درکار ہے اس کے موافق۔

قَالَ كَلِمَةً مَا لَيْسَ فِيْ اَنَّ لِي الدُّنْيَا يَهَيَّا فَيَهَيَّا۔ پھر آپ حضرت نے ایک کلمہ کہا اگر ساری دنیا میں ایسا مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہو جتنی اُس کلمہ سے ہوئی (وہ کلمہ یہ تھا کہ آپ حضرت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "بھتیجا کو اپنی دعا میں شریک کر لیجیو")۔

مَا لَكُمْ مِّنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرُوْا حَ فِيْهَا اَبْ اُن جسموں سے کیا بات کرتے ہیں، جن میں جان نہیں ہے یا آپ جن جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ آپ کی بات کہاں سننے ہیں۔

قَامَ فَيَسْتَأْخِطُ كَلِمَاتٍ۔ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوتے پانچ باتیں بیان کریں (اللہ تعالیٰ نہیں سوتا سوتا اُس کے لائق نہیں ہے، ترارو مجھکاتا ہے اور اٹھاتا، رات کے اعمال اُس کی طرف اٹھاتے جاتے ہیں، اس کا حجاب نور ہے)۔

وَذَكَرَ كَلِمَةً۔ اور ایک اور بات بیان کی یعنی بڑی بات۔

فَتَكَكَّمَتْ اِمْرَاةً۔ ایک عورت (امم حبیل ابوسفیان کی بہن جو کالی تھی ابولہب کی بیوی) کہنے لگی، (میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا)۔

هُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَكَلِّمْ۔ جب تک آدمی نے بات منہ سے نہیں نکالی تو وہ اپنی بات کا مالک ہے (اور

بہ نکل دی تو بات اس کی مالک بن گئی، اب اس کے مواضع سے پتہ چل سکتا ہے۔

لَمْ يَكْفُرْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا فِي عَيْسَىٰ وَصَلَّىٰ
 جِدْجِدٌ وَغَلَا مَرَّكَانَ يُرْضَعُ فِي حُجْرٍ أُمِّهِ - نہالچہ میں
 (جس پر کیم پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچے کی بات
 نہیں کی، مگر تین بچوں نے۔ ایک لا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 نے۔ دوسرے خزرج عابد کے ساتھ والے نے تیسرے اس
 بچے جو اپنی ماں کی گردن میں دو دھپی رہا تھا (اتنے میں
 ایک سوار سامنے سے بکھا، ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا
 بچہ ایسا ہو جائے۔ بچے نے کہا "یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی
 طرح نرت کیجیو" جمع آبشار میں رہا کہ اور بچوں نے بھی باتیں
 کیں ہیں۔ جیسے جاؤ گھر کے ساتھ والے بچے اور راہب کے
 بچے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں جل جاؤ
 بچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ماشطہ فرعون کی بیٹی
 نے اور حضرت یوسف کے گواہ نے اور یحییٰ اور مریم اور مبارک
 یا مہر نے اور شاید بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے،
 بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرت کو اس وقت تک ان
 بچوں کی خبر نہ دی گئی ہوگی۔

وَاجْعَلُوهُنَّ آخِرَ مَا تَنْكَحُنَّ بِهِ - سوتے وقت ان
 کلموں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی
 باتیں نہ کر، البتہ اگر ذکر الہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح
 دوسرے اذکار میں جو سونے کے وقت آں حضرت ۲ سے
 منقول ہیں۔)

كَلِمَاتُ ابْنِ عَمْرٍ - اُن دونوں نے عبد اللہ بن عمر
 سے گفتگو کی (اُن سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے
 کیونکہ حجاج اور عبد اللہ بن زبیر نے جنگ ہے۔)

كَلِمَةُ اللَّهِ حَى الْعُلَيَّا - اللہ کا بول بالا ہو یعنی
 اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک مٹانے کے لئے
 لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی

طرح سے۔)

رِجَالٌ يَكْفُرُونَ - (میری امت میں) ایسے لوگ
 ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (اُن کی زبان پر اللہ
 تعالیٰ حق بات ڈال دے گا، جو کہیں گے وہ پورا ہوگا)۔
 خَالِطُ النَّاسِ وَدِينًا لَا تَكْفُلُهُمْ - لوگوں سے
 ملنا جلتا رہے لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار
 کی رضامندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مردت اور پاسدار
 نہ کرنا چاہئے۔ جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف و خطر
 اختیار کرنا چاہئے، کوئی راضی ہو یا ناراض)۔

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحْسَنَ بِهَا لَكَ
 عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (اُن حضرت نے ابوطالب سے
 فرمایا جب وہ مر رہے تھے۔ چچا!) تم لا الہ الا اللہ کہہ لو
 بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت
 کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپ بار بار ابوطالب
 سے یہی فرماتے رہے۔ لیکن ابو جہل اور عبد اللہ بن امیتہ
 ان کو بہکانے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا
 کے طریق کو پھوڑ دو گے۔ آخر ابوطالب نے اخیر بات یہی کہی کہ
 میں عبد المطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہونا ہوں آنحضرت
 کو بڑا افسوس ہوا آپ نے اُن پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت
 علی سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو)۔
 آيَةُ الْكَلِمَةِ هَذَا - کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمان
 سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان اموں کا
 تدارک کریں)۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ دُونِ
 آدمی ایک ایسی بات مُنڈ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ
 راضی ہو جاتا ہے (مثلاً کلمہ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش
 پادشاہ کے سامنے اور کبھی ایسی بات مُنڈ سے نکالتا ہے جس
 سے اللہ تعالیٰ کا غضب اُس پر اترتا ہے۔ مثلاً پادشاہ
 کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اُس کو ضرر پہنچے یا

شُرک اور کفر کا کلمہ۔

لَيْتَكُمْ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ. ایک بات ایسی مُذہب سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔ لَا يَتَكَلَّمُ حِينَئِذٍ إِلَّا الشُّهُلُ. اُس وقت (یعنی پُل مراٹھ سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا۔

كَلِمَاتٍ قَوْمٌ عَلَى الْفَيْرِ لَا تَكَلَّمُ. کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قبرات نہ کرے (بہ زبان حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں) أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيدٌ. بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی، یہ شعر ہے۔
الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيمٍ لَّا مَعَالَةَ زَائِلٌ

یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مُذہب دنیا کا ضرور بالفرض فنا ہونے والا ہے۔
كَلِمَةُ اللَّهِ عَزِيمَةٌ مَخْلُوقٌ. اللہ کا کلام اُس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)

قَالَ نَعَمَ نَبِيُّ مُكَلَّمٌ. بے شک وہ پیغمبر تھے اور اُن پر وحی اُترتی تھی۔
مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ. جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سُبْحَانَ اللَّهِ (یا ذکرِ الہی) کے کوئی بات نہ کرے، یعنی دنیا کی بات۔

أَنْ تَكَلَّمَ أَحَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ. تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے۔
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. اللہ جانتا ہے جو اُس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

ثَلَاثَةٌ مَعَلَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ. تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔
كَلِمَةُ كَلَامِ بْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَوْلَا لَكُمُ الْإِكْبَادُ. آدمی کی ہر بات اُس پر وبال ہوگی (راقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)۔

فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوَدِّتُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ. بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (گو وہ باتیں مباح اور جائز ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے۔ ذکرِ الہی اور تعلیم دین میں معروف ہے)۔
بِكَلِمَاتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ. تیرے اُس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے۔
كَلَامًا. دو مرد۔

كَلِمَاتًا. دو عورتیں۔
كَلَامًا. حرفِ رد و جواب اور زجر ہے۔ یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور معنی نَعَم اور لا یعنی حَقًّا اور آلا بھی آتا ہے۔

تَقَعُ فِتْنٌ كَأَنَّهَا الظِّلُّ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ كَلَامًا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فتنے اُبروں کی طرح نمودار ہوں گے۔ یہ سنکر ایک گنوار بولا۔ یا رسول اللہ! ایسا امت فرماتیے۔

كَلَامًا إِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَامَ. آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے، آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْمِيمِ

كَلِمًا. کھنی کھلانا۔

كَلِمًا. ننگے پاؤں ہونا، پھٹ جانا، غافل ہونا جاہل رہنا۔

اِكْتَمَاءً. کھنی بہت مونا، بوڑھا کرنا۔ کھنی کھلانا۔

تکبیر کھنی چننا۔

الکَمَاتُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا ذَٰهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بِهِيَ
 من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس
 کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہا یہ میں ہے کہ کَمَاتٌ
 جمع ہے کَمَا کی برخلاف قیاس، قیاس تو یہ تھا کہ کَمَاتٌ جمع
 ہوتا اور کَمَا مفرد۔ جمع البہار میں ہے کہ کھنی کو جو تین
 فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنی وہ من ہے جو بنی اسرائیل
 پر کرتا تھا۔ کیونکہ وہ تو آسمان سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح
 اور کھنی زمین سے اُگتی ہے اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں۔
 بعضوں نے کہا من المَن کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
 میں سے ایک نعمت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھنی کا پانی سرمرہ یا طویا
 میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن
 صرف کھنی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح یہ ہے
 کہ وہ بھی آنکھوں کی شفا رہے اور آل حضرت کا ارشاد صحیح
 ہے۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصارت جاتی
 رہی تھی، اس نے کھنی کا پانی لگایا تو اس کی بصارت درست
 ہو گئی۔ ابو ہریرہ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنیاں لے کر
 ان کو بچوڑا، ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا، ایک چھو کر لی نے
 اس کو آنکھ میں لگایا۔ وہ اچھی ہو گئی)۔

کچی۔ بہادر، ہتھیار بند (اس کی جمع کَمَاتٌ ہے)
 کچی شہادتہ۔ گواہی چھپالی۔
 کَمَاتٌ۔ چھپانا، کمیت ہونا جیسے کَمَاتٌ اور کَمَاتٌ
 ہے۔

کَمَاتٌ اور کَمَاتٌ کے معنی ہیں،
 یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں
 جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دم اور بال
 سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)
 کَمَاتٌ اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی
 اور سرخی ہو۔ کَمَاتٌ ایک شاعر کا نام تھا جو امام حفصہ

صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا۔
 کَمَاتٌ۔ ایک قسم کا خراب سالن (اس کو مَتْرٰی بھی کہتے ہیں
 کَمَاتٌ۔ تکبیر کرنا جیسے کَمَاتٌ ہے)۔
 کَمَاتٌ۔ کوشنا، پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں۔
 کَمَاتٌ۔ دل کی بیماری، اندوہ، رنج پُرانا ہو کر چپکنا
 ہو جانا۔

تکبیر۔ کپڑے کو گرم کر کے اُس سے سینکنا۔
 اِحْتِمَادٌ۔ رنجیدہ کرنا۔
 اَلْحِمَادُ اَحْبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَلْبِ۔ سینکنا بھ کو
 داغ دینے سے زیادہ پسند ہے۔

مَا كُنْتُ اِحْدًا اَنَا تَاخُذُ الْمَاءَ بِيَدِهَا فَتَقْبَلُ
 عَلٰی رَاْسِهَا ياحْدٰی يَدِهَا فَتَكْمِيْدُ نِسْفَهَا الْاَيْمَنَ۔
 ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے
 سر پر پانی ڈالتی اور اپنے دائیں پہلو کا رنگ بدل دیتی
 (یہ کَمَاتٌ سے نکلا ہے)۔ یعنی رنگ بدل جانا۔ عرب لوگ کہتے
 ہیں اَكْمَدَ الْعَسَالُ الثُّوبَ۔ دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل
 دیا اس کو صاف نہیں کیا)

رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِيدَ
 بَنِ الْعَاصِ فَكَمَّتْ دَاخِرًا قَفِيًّا۔ میں نے آل حضرت کو دیکھا آپ
 نے سعید بن عاص کی عبادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوجنے
 کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کر کے ان کو سینکنا
 دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)۔

اَلْحِمَادُ مَكَانٌ الْكَلْبِ۔ سینکنا (فومن ٹیشن) داغ
 دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)
 مَا كَانَ سَبَبٌ وَقَاةٌ اَجْبَىٰ بَكْرًا اَلْحِمَادُ مَا زَالَ يَبْرُدُ
 حَتَّىٰ مَاتَ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ
 کو آنحضرت کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا
 یہاں تک کہ آپ (اسی رنج میں گھل گھل کر) مر گئے (خشم
 بادہ ہو گیا)۔

کَمُوْشٍ اَوْ كَمِيْثَةٍ ۝ وَهِيَ بَكْرِيٌّ جَسَّ كَيْ تَمْنُ
چھوٹے ہوں۔

لَيْسَ فِيْهَا فِشُوْشٌ وَلَا كَمُوْشٌ ۝ اُنْ
بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے
تھن والی۔

بَادِرٌ مِّنْ رَّجَلٍ ۝ اَكْمَشَ فِيْ مَهْلٍ ۝ دُرَّكَ
وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور قہمت کے وقت مستعدی
دکھائی (تیار رہا)۔

فَاَخْرَجَ اِلَيْهَا كَمِيْثَ الْاِزَارِ ۝ جلدی سے
ازار اور اٹھا کر، یعنی مستعد اور طیار ہو کر ادھر جا۔
یہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا۔ یعنی عرواق عجم
اور عرواق عرب کی طرف جلد جا۔

اَلَا تَكْمِاشُ مَعَ سَمَاعِ اِسْمِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اَلْحَضْرَتُ كَانَامُ سَنَتِهِ هِيَ مُنْقَبِضٌ هُوَ جَانَا
سمٹ جانا یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور
عظمت کا خیال کر کے۔

لَا تُوَادُّ مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمِيْثًا ۝ بولوگ
ارے گئے ان میں سے انہی کو چھپا۔ (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو
جو شرافت کی نشانی ہے۔

وَالْمَسْ فِيْ قَرَارِغَا ۝ فِرَاعَتُ كَيْ وَقْتُ كُشْشِ كَرْتَا
رہ (مائل مت بیٹھ، جب دشمن آن پہنچا اس وقت تیاری
کام نہیں آنے کی)۔

اِنَّا كَمَشْنَا فِيْ هَذَا الْاَمْرِ ۝ اس کام میں اس نے مستعد
دکھائی۔

كَمَعَ ۝ كَامًا، مُنْذَلَا كَرِ پانی پینا۔
مُكَا مَعَةً ۝ ایک کپڑے میں لیٹنا لپٹانا۔

اِنَّ نَهْيَ عَنِ الْمَكَا مَعَةِ ۝ اَلْحَضْرَتُ مَنَ اِيْكَ
کپڑے میں دو آدمیوں کو لیٹنے سے منع فرمایا یعنی جب
دو لوگ ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حامل نہ ہو

مَكَا مَعَةً ۝ دالہی رنج۔

كَمَشَ ۝ ذَكَرَ (مَعْنُوْهُ مَخْصُوْصٌ) ذَكَرَ كِيْ بَرَاتِيْ فِيْ غَالِبِ هُوْنَا
حائب لینا۔

مُكَا مَعَةً ۝ مَعْنُوْهُ مَخْصُوْصٌ كِيْ بَرَاتِيْ فِيْ اِيْكَ دُوْسَرِ
مَقَابِلِ كَرْنَا رَعِيْبٌ لُوْكَ كَيْتِيْ هِيْ اَمَّا مَعَرَةً فَاِيْ كَمَسَا ذَكَرَ
بَرَاتِيْ فِيْ اِيْكَ مَعْنُوْهُ مَقَابِلِ كِيَا مَعْرُ اَسْ فِيْ غَالِبِ اِيْ اِيْئِيْ
اَسْ كَا مَعْنُوْهُ مَخْصُوْصٌ بَرَاتِيْ اَمَّا ۝

كَمَسَا ۝ ذَكَرَ كَا مَرَا اِيْئِيْ حَشْفَرٌ جُوْ مَشْهُوْرٌ هُوْ بَعْضُو
کہا سارے ذکر کو بھی کَمَسَا کہتے ہیں (اس کی جمع
كَمَسَا اور كَمَسَاتٌ ہے جیسے قَصَبَةٌ اور قَصَبٌ ہے)۔

مِثْلُ التَّنَكُّفِ وَالْكَمَسَا ۝ اِزَارِ بِنْدٍ اَوْ كَرْمِيْذِيْ لِحْ
بُجُوْنِيْ كَا بِيَانِ كِيَا رِ بَعْضُو لِيْ كِيَا مَكْرَةً ۝ وَهِيَ تَحْيَلِيْ جُو
لِسِ الْبُوْلِ وَالاِجْسِ كُوْ بِيْشَابِ قَطْرَةٍ قَطْرَةٍ اَتَا هُوَ رَكْمَا ۝
كَمُوْشٍ ۝ تَرَشُّ رُوْ هُوْنَا ۝

كَمُوْشٍ ۝ خَلَطٌ اَوْ عَزَا كِيْ وَهِيَ مَالَتْ جُو مَعْرِي
عمل ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے
اَسْ كُوْ كَمُوْشٍ کہتے ہیں یعنی ایک سپید ستیال چیز)۔
اَكْمَشَ ۝ جُو دِيْ كِيْ نَسْكَا هُو ۝

لَيْسَ لَهَا كَيْفِيَّةٌ ۝ وَلَا كَيْفُوْ سِيْئَةٍ ۝ پُرُوْرٌ دَكَارِ
کہ یہ کیفیت بیان نہیں ہو سکتی نہ اس کو کھانے اور
اِ كِيْ مَاجِتِ ۝

مَشَّ ۝ فَنَا هُوْنَا، كَامَا، مَشِيْ جَرِ كَرِ لِيْنَا ۝

كَمَشَ ۝ مَشِيْ جَرِ

تَكْمِيْشٌ ۝ زُوْرَسٌ اِيْ كَمَا، جِلْدٌ جِلَانَا ۝

تَكْمِيْشٌ ۝ اَوْ اِلَّا كَمِاشٌ ۝ جِلْدِيْ كَرْنَا، مُنْقَبِضٌ
رَنَا، جَمْعٌ هُوْنَا ۝

كَمَا شَهٌ ۝ بَلَنْدِ هَمْتٌ، قُوِيٌّ الْعَزْمُ هُوْنَا ۝

كَمِيْشٌ اِلَّا زَارِ ۝ تَهْرَبْدٍ اَوْ پَرَا اُتْحَا لِيْ هُوْنَا
فِيْ مُسْتَعْدٍ اَوْ جَالَاك ۝

کَمِيْلٌ بِمَنْ خَوَّبَ اِدْرَاسَهُمْ
اِحْتِمَالٌ - مُنْذَلِكَا كَرِيسِنَا
کَمِيْلٌ - قَبَا اِدْرَاسَهُمْ طَاغَمَ زَمِيْنُ، گھر اور مکان۔
کَمِيْلَةٌ - حُسْبَانَا
تَكْمِيْلٌ - حُبُّ جَانَا، لپٹ جانا، گول ٹوپی پہننا۔
کَمِيْلَةٌ - گول ٹوپی۔

رَاى جَارِيَةً مُتَكَمِّلَةً فَسَّأَلَ عَنْهَا: حضرت
عمر نے ایک نوڈی کو دیکھا جو آزاد عورتوں کی طرح
گھونگھٹ ڈالے یا اپنے نتیں کپڑوں میں چھپاتے ہوئے نکلی
آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درے سے مارا اور
فرمایا: آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

کَمِيْلٌ - پورا، کامل۔

کَمَالٌ اور کَمُوْلٌ - پورا ہونا۔

تَكْمِيْلٌ اور اِحْتِمَالٌ - پورا کرنا۔

تَكْمِيْلٌ اور کَمَامِلٌ اور اِحْتِمَالٌ - پورا ہونا۔

اِسْتِمَالٌ - پورا کرنا۔

كَمِيْلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَكَمِيْلٌ يَا
كَمِيْلٌ مِنَ التِّسَاءِ اِلَّا كَذَا - مردوں میں
تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے اتنی
عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی یہاں کمال سے نبوت
مُراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)۔

تَكْمِيْلَانِ رِضَاعَةً - دو عورتیں بہشت میں حضرت
ابراہیمؑ (صاحبزادہ آن حضرت) کی رضاعت کی مدت پوری
کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)۔

هَلْ يَعْذِبُنِي مِنْ كَلْبٍ فَتَكْمَلُ بِهَا - میرے بندے
کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس میں سے
فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ
کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان
نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)۔

كَمِيْلٌ بِنُ زِيَادٍ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشہور
رفیق اور محرم راز ہیں۔ حجاج نے ان کو ناحق قتل کیا۔
مَنْ أَحَبَّ اِلَّهَ اسْتَكْمَلَ اِلَّاهِيْمَان - جس نے
اللہ سے محبت رکھی اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن
باتوں سے اُس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا، اس نے
ایمان پورا کر لیا۔

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَابْغَضَ لِلّٰهِ وَآخَطَ لِلّٰهِ
مَنْعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ اِلَّاهِيْمَان - جس شخص نے
اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دیندار عالم یا سچے مومن
سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق،
فاجر، بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا اور اللہ کی رضامندی
کے لئے دیا یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے
یتیموں، یتیموں کی پرورش طالب علموں کی خبر گیری،
مجاہدین کی اعانت و امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضامندی
کے لئے روکا نہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں سے
اپنے روپے کو بچایا۔ مثلاً فسق و فجور اور مشابہ خواری
وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا۔
كَمَالٌ اَوَّلٌ - ذات کمال۔

كَمَالٌ ثَانِي - صفات کمال۔

جَامِعٌ لِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ - حق تعالیٰ نشا
ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے۔
كَمِيْلٌ - ڈھانپ لینا، جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ
یا کھانہ سکے۔

كَمِيْلٌ اور كَمُوْدٌ - خوشہ نکلنا، جمع ہونا۔

تَكْمِيْلٌ - کام نکلنا یعنی خوشے کے غلات (یہ جمع
ہے کَمِيْلٌ کی)۔

تَكْمِيْلٌ - بے ہوش ہونا، ڈھانپے جانا۔

كَمِيْلَةٌ - گول ٹوپی۔

كَمِيْلٌ - وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اُس کی دو

فَكَمِنَّا فِيهِ ثَلَاثًا - تین راتوں تک اس غار میں چُپے رہے۔

فَكَمِنْتُ لَهُ - (دو حشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے کے لئے چُپ کر بیٹھا۔

كَمِهَةٌ - اندھا ہونا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، رنگ بدن تیرہ ہونا، عقل جاتی رہنا۔

تَكْمَةٌ - اندھا دُھند چلے جانا یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں جاتا ہے اس کا اسم فاعل کَامِيَةٌ ہے اور مُتَكِمَةٌ یعنی ایک طرف اندھا دُھند جانے والا۔

كَمِيَّتِي - اندھا دُھند۔

اَكْمَهُ - اندھا یا اندر زاد اندھا۔

فَاتَمَّهَا يَكْمَهُانِ الْاَبْصَارُ - یہ دونوں سانپ بینائی کھودتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)۔

مَدْعُونٌ مِّنْ كَمَةٍ اَعْمَى - جس شخص نے نابینا کو اندھا کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص نے اندھے کو بھکا دیا راہ پر نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بنا کر)۔

لَا كَمِيَّتِي - مجھ کو اندھا کر دے۔

كَمِيٌّ جُحِيَانًا رَجِيَةً اَكْمَاءٌ - جیسے نکیلیہ اور اِكْمَاءٌ ہے۔

تَكْمِيٌّ - چُپ جانا، ڈھانپ لینا۔

كَمِيٌّ - بہادر، پورا ہتھیار بند اس کی جمع گماتا ہے تَكْمِيٌّ الْجَيْشِ - لشکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند مارا گیا۔

اِنْكِمَاءٌ - چُپ جانا۔

اِنَّهُ مَرَّ عَلَىٰ اَبْوَابِ دُوْرِ مُسْتَفِيْلَةٍ فَقَالَ اَكْمُوْا اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَيْسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو دُچھاؤ تاکہ لوگوں کی نظر گھر والوں پر نہ پڑے۔ ایک روایت میں اَكْمُوْهُا ہے یعنی ان کو اونچا کر دیا تاکہ پانی کا سیلاب دہسایا ان کے

قیس میں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زمانہ تَكَانَتْ كَمَا مَرَّ اَحْمَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحَارٍ اَيْک روایت میں كَانَتْ اَكْمَةً ہے یعنی آن حضرت کے اصحاب کی گول ٹوپیاں چٹھی ہوتیں۔ (دوسرے پر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)۔

فَلْيَدْبِ النَّجَالُ اِلَى اَكْمَةٍ تَحِيُوْلَهَا رُوْدُوْا کو اپنے گھوڑوں کے سر بندھنوں کی طرف دوڑنا چاہو جو گردلوں میں لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ یہ كَمَا مَرَّ اَلْبَعِيْرُ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ کا منہ بند

حَتَّى يَبْسُ فِي اَكْمَامِهِ - یہاں تک کہ اپنے غلافوں میں جو خورشے کے اوپر ہوتے ہیں شوکے گیا۔

كَمُوْنٌ - چُپ جانا، پوشیدہ ہونا۔

اِكْمَانٌ - چُپانا، چُپ کر دشمن کی فکر میں رہنا اِكْتِمَانٌ - چُپ جانا۔

كَمُوْنٌ - زیرہ۔

كَمِيَّةٌ - تاریکی چشم یا غار شت اور سرخی چشم یا پلکوں کا درم۔

كَمِيْنٌ - جو شخص چُپ کر کہیں گس جائے، لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چُپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں مَكْمِيْنٌ - چُپے کا مقام۔

فَاتَمَّهَا يَكْمَانِ الْاَبْصَارُ اَيْکَمَهُانِ - وہ دونوں آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں، پلکوں پر درم کرتے ہیں یا نشکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں زخم ڈال دیتے ہیں۔

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَبْوَابِكُمْ فَكَمِنَّا فِي بَعْضِ حُدَادِ الْمَدِيْنَةِ - آن حضرت اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ کی کسی کالی پتھر ملی زمین میں چُپ گئے۔

اندرون گھس جائے۔ یہ گوتمہ سے ماخوذ ہے، بمعنی ٹیلہ۔
 لِدَدًا اَبْتَةً ثَلَاثُ خَرَجَاتٍ ثُمَّ تَنَكَّمِي۔ (قیامت کے
 قریب جو جالوز زمین سے نکلے گا یعنی ردائے الارض) وہ تین
 بار نکلے گا پھر ٹھپ جائے گا (بہادر شخص کو کہی اس لئے کہتے
 ہیں کہ وہ زرہ اور ہتھیاروں میں ٹھپ جاتا ہے)۔
 فَحِجَّتُهُ فَا تَنَكَّمِي مَتَّي ثُمَّ ظَهَرَ۔ میں اس کے پاس
 آیا وہ ٹھپ گیا پھر نمودار ہوا۔
 بِنَكْمِيهَا۔ اس کو ٹھپاتا ہے۔

کہا۔ کاف تشبیہ اور تا سے مرکب ہے۔ یعنی جیسا کہ مَنْ
 حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
 جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ
 اسی دین میں جلا جائے گا (مثالیوں کہے اگر میں ایسا کروں
 یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا
 کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا
 درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی
 ہو جائے گا (یعنی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد۔ امام ابوحنیفہ
 کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعی نے
 اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار
 کافی ہے)۔

فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةً
 الْبَدَا۔ تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھویں
 تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے
 میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ نجوم اور ارجح اسی
 طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بلا شک و شبہ
 اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو
 یہ تشبیہ ہے رؤیت کی، رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار
 کی تشبیہ چاند کے ساتھ)۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔ (یا اللہ محمد پر
 اپنی رحمت اتار) جیسے تو نے ابراہیم پر اپنی رحمت اتاری

معی (حالانکہ آل حضرت ابراہیم سے بھی اعلیٰ
 ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیم کی
 طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت
 تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیم کا ذکر خیر باقی ہے
 بعضوں نے کہا اس وقت تک آپ کے یہ معلوم نہ ہوا ہوگا
 کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیم سے بڑھ کر ہے)۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ التَّوْنِ

كُنْتُ۔ جوڑ رکھنا، روک رکھنا۔
 كُنْتُ۔ کام کرنے کے لئے سخت ہو جانا۔
 كُنْتُ۔ سخت ہو جانا، محتاجی کے بعد مالدار ہو جانا۔
 كُنْتُ۔ گاڑھا ہو جانا، سخت ہو جانا، رُک جانا۔
 رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
 أَكْذَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ لَكَ أَكْذَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ
 أَعَالَجَ بِأَيْدِيهِ الْمَسْحَاةَ فَآخَذَ بِيَدَيْهِ وَقَالَ هَذَا
 لَا تَمْسُهَا النَّارُ أَبَدًا۔ آل حضرت نے سعد بن ابی وقاص
 کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ
 سخت ہو گئے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا، میں رسی اور
 پھاڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں۔ پھر
 آپ نے ان کا ہاتھ تمہارا اور فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ
 نہ لگے گی!

كُنْتُ۔ قوی ہونا طاقتور ہونا۔
 كُنْتُ۔ اچھا ہونا، سخت ہونا۔
 اِكْنَاتٌ۔ عاجزی کرنا۔
 اِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِيهِ الْكُنُوتُ
 مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا۔
 كُنْتُ يَا كُنْتُ۔ بوڑھا، بڑی عمر والا۔
 سَقَاءٌ كُنْتُ۔ پرانی مشک۔
 كُنْتُ۔ کاٹنا، ناشکری کرنا۔

کَنْدَا - مشرہ، سخت گو، ناشکر (جیسے کَنْوَدُو؟)
کَنْدَا - ایک مشہور قبیلہ ہے۔

کَنْدَا - ایک مقام ہے نجد میں وہاں کی عورتیں
خسین ہوتی ہیں۔

تَحَاصِمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْ كَنْدَاةٍ. آل حضرت
کے سامنے دو شخصوں نے ایک زمین میں جھگڑا کیا، ان میں
کا ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا۔

أَصْبَحْنَا فِي زَمَانٍ كَنْوَدٍ. ہم بڑے زمانہ میں پیدا
ہوئے۔

بَابُ كَنْدَاةٍ. کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا۔
کَنْدَا - بیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے)۔

کَنْدَا - کپڑے کا حاشیہ، سمندر کا کنارہ۔

کَنْدَرَجِي - ایک پرندہ، خوش آواز۔

کَنْدَارَةٌ - لکڑی یا دن یا ڈھول یا طبلہ۔

بَعَثْنَاكَ تَمْخُوَ الْمُعَاذِفَ وَالْكَنَّارَاتِ (توراة)
شریف میں اللہ تعالیٰ آل حضرت کی صفت یوں بیان
فرماتا ہے، میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں
کو مٹا دے (بعضوں نے کہا صحیح کبرانات ہے یعنی ستاروں
کو یا ستار بجانے والوں کو۔ ابوسعید نے کہا میں سمجھتا ہوں
صحیح کبرانات ہے۔ یہ جمع ہے کبراس کی، وہ جمع ہے کبرو
کی بمعنی طبلہ)۔

أُمْرًا نَابِكْسِي الْكُوبَةِ وَالْكَنَّارَةَ وَالشَّيَاحَ
ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بالنسری کے توڑ ڈالنے کا۔

أُمْرًا نَابِكْسِي الْكُوبَةِ وَالْكَنَّارَاتِ. ہم کو جوہر
یا شطرنج یا طبلہ یا بریل اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم
دیا گیا۔

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُبَيِّنَ لَهُ الْمَزَاهِرَ
وَالْكَنَّارَاتِ اللّٰهُ تَعَالَى لَنْ سَجَا كَلَامٍ (یعنی قرآن) اُنارا
باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا تاکہ مومنین گمان

بجانے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں)۔

نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
لُبْسِ الْكِنَّارِ. آل حضرت نے کتاں کا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا۔

كَنْزٌ: جوڑ رکھنا، جمع کرنا، زمین میں گاڑ دینا، ٹھوس کرنا
کَنْزٌ اور کَنْزٌ جمع کرنا۔

اِحْتِنَاذٌ: جمع ہونا، بھر جانا، ٹھوس ہونا۔

جَارِيَةٌ: کَنْزٌ: ٹھوس بدن کی یا پر گوشت لٹوی
كَلَّمَا أُدِّيَتْ رَكْوَتُهُ فَكَلِمَاتٌ يَكْتُمُ: جس

مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنتز نہیں ہے (یعنی وہ
خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن

اُس سے داغا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: —

وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَكَانُوا

يُنْفِقُوهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ آخِرَتِكَ. تو مطلب یہ ہے

کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی

اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ شرعی کنتز نہ ہوگا یعنی

جو عذاب کا موجب ہے۔ گو لغوی کنتز تو ہوگا۔ تو آیت میں

مُرَادُ ذِي كَنْزٍ: جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)۔

أَنَّ كَنْزَكَ. (وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ

ہوں (جو تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)۔

لَبْسِ الْكِنَّارَاتِ: بَرَصٌ مِّنْ جَهَنَّمَ: جو لوگ

رُویوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ

نہیں دیتے نہ کارہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) ان کو

دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری سنا

(ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما) کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی

رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے، کنتز کہتے

تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے

اور صحیح یہ ہے کہ کنتز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَنْزٌ مِّنْ كَنْزِ

الْجَنَّةِ لِحَوْلِ دَلَاوَةِ الْآبَاءِ بَهشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (اس کا ثواب بہشت میں ایک خزانہ کی طرح جوڑ کر رکھا گیا ہے)

اَكْتَفَى هُوَ كَمَا يَكْتَفِي (جس پر دعویٰ آئی ہے)۔ اَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الدَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے (سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے۔ اس ملک میں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانے سے روم کا ملک مراد ہے مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عنایت فرمائے۔ آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح کیا)

ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ يُخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ۔ دو چھوٹی چھوٹی پتلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانہ کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَحَمَلِ الرَّهْمَ كَمَا زَا جَلْعَدًا۔ خوب سخت اور ٹھوس ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر۔ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَّا يَكْنِزُهُ الْمَدْعُ۔ کیا میں تجھ کو بہتر خزانہ نہ بتلاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے۔ اَلصَّلَاةُ كَنْزٌ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ۔ نماز بہشت کا ایک خزانہ ہے۔

كَنْسٌ۔ جھاڑو دینا، کناس میں داخل ہونا۔ تَكْنِيسٌ۔ جھاڑو دینا۔ تَكْنِيسٌ۔ کناس میں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چلنا یا ہودے میں۔ كِنَاسٌ۔ ہرن کا وہ مقام جس میں پھپ رہتا ہے، جھاڑی میں۔

كِنَاسَةٌ۔ گھورا یا کوڑا۔ كَنْيسَةٌ۔ یہود یا نصاریٰ کی عبادت گاہ۔

اِنَّهُ كَانَ يَتَّقَا فِي الصَّلَاةِ بِالْجَوَادِ الْكَنْسِ وہ نماز میں سورہ کورث پڑھتے تھے جس میں الْجَوَادِ الْكَنْسِ ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ کَنْسِ لَقَبِي سے ماخوذ ہے۔ یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام میں چلا گیا بعضوں نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو ستارے ہیں یا ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں اور دن کو چھپ جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا فرشتے مراد ہیں یا گورخر اور ہرن)۔

لَقَدْ اَطْرَقُوا وَاذَّكَمُ فِي مَكَانِ الرَّبِيبِ پھر تہمت کے مقاموں میں چھپ جاؤ (دہاں سے الگ رہو تاکہ لوگ تم پر بدگمانی نہ کریں۔ یہ جمع ہے مَكْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا مقام)۔

عِنْدَ كِبَاءِ بَنِي عَمِيٍّ وَآيٍ كِنَا سِتِّهِمْ۔ بنی عمرو کے کبار یعنی گھورے کے پاس (جہاں اُن کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا تھا)۔

اَوَّلُ مَنْ لَيْسَ الْقَبَاءَ سَلِيمَانَ كَلَيْتَهُ اِذَا اَدْخَلَ السَّاسَ لِلْبَيْسِ الشِّيَابِ كَنْسَتِ الشِّيَابِ اِسْتَهْزَاءً۔ سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمان نے پہ کیونکہ دوسرے کپڑوں میں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت پر كَنْسَتِ ہر ماد سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی سے)۔

كَنْعٌ۔ سوکھ جانا، ایٹھ جانا۔ كَنْوَعٌ۔ منقبض ہو جانا، پوست ہو جانا، قریب ہونا طبع کرنا، چپک جانا، نرمی کرنا، عاجزی کرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بھاگنا، بزدلی کرنا، سکھا دینا، قسم کھانا، پنکھ ملانا کے لئے۔ اِكْنَاعٌ۔ عاجزی کرنا، نرمی کرنا، ذلت کے قریب ہونا، جمع ہونا، نزدیک کرنا۔

تکنع، شک ہانا، منقبض ہونا۔
 اکتناع۔ جمع ہونا، نزدیک آنا، مہربانی کرنا۔
 کنعان۔ عام بن نوح کا فرزند تھا۔
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
 ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ
 سوال کرنے سے۔

اِنَّ امْرَاةً جَاءَتْ سَمِيْلَ صَبِيًّا يَهُودِيًّا جُنُونٌ فَحَسَّ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلَةَ ثُمَّ
 اَكْتَنَعَ لَهَا۔ ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آں حضرت کے
 سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اونٹنی کو جس پر سوار
 تھے روک لیا پھر اُس کے نزدیک گئے۔

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا قَرَّبُوْا اِمْرَ
 الْمَدِيْنَةِ كَنَعُوْا اَعْمَهَا۔ جنگ اُحد میں جب مشرک لوگ
 مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رُک گئے اُن
 کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں
 تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جا سکے۔

اِنَّتِ قَافِلَةٌ مِّنَ الْحِجَاذِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِيْنَةَ
 كَنَعُوْا اَعْمَهَا۔ حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا
 تو اس کے اندر جانے سے رُک گیا۔

اِنَّهٗ قَالَ عَنِ طَلْعَةِ كَمَآ عَرَضَ عَلَيْهِ لِلْخِلَافَةِ
 الْاَكْنَعُ اِنَّ فِيْهِ خَوْفًا وَكِبْرًا۔ حضرت عمرؓ سے
 طلورہؓ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں۔ انہوں نے
 کہا واہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے
 حضرت طلورہؓ نے اُحد کے دن آں حضرت پر کافروں کا
 حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا، اس سے اُن کی انگلیاں مثل
 ہو گئیں تھیں۔ آں حضرت نے ان کی یہ جان نشاری دیکھ کر فرمایا
 "ظلم نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی۔"

لَمَّا اُنْتَهَى اِلَى الْعُذْيِ لِيَقْطَعَهَا قَالَ لَهُ سَادٍ
 اِنَّهَا قَاتِلَتُكَ اِنَّهَا مُكْنَعَتُكَ۔ خالد بن ولیدؓ جب

عُزْیٰ کو ایک درخت تھا جس کی مشرک کی لوگ پوجا کیا
 کرتے تھے، کاٹنے کے لئے بڑھے تو وہاں کا پجاری ان سے
 کہنے لگا۔ عُزْیٰ تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سُن کوڑ
 گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا، لیکن خالد نے اُس کا کہنا
 کچھ نہ سنا اور عُزْیٰ کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اُس کے تلے
 سے ایک بھتنی (خبیثہ) نکل کر بھاگی۔)

كُلُّ اَهْرَازِيٍّ بَالٍ لِّمَنْ يُّبَدَا فِيْهِ بَدَا لِمَنْ
 قَبْلُ اَكْنَعُ۔ جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر
 نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہو (دست و پا بریدہ)۔

صَاحِبٌ لِّسَانٍ كَانَ مُكْنَعُ الْاَصْحَابِ بِحِجَابِ
 كَاسَاتِهِ اُس کی انگلیاں مثل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا
 ہتھیلی کی طرف لوٹی ہوئی تھیں یعنی اٹھی پھری ہوئی۔

وَعَصِيْبَتُكَ بِيَدِيْ وَكَوْشِيَّتُكَ وَعِزَّتُكَ وَ
 جَلَالِكَ لِكْنَعَتِيْ۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا
 (زافرانی کی) قسم تیری عزت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو
 میرا ہاتھ ٹکھا دیتا رشل کر دیتا، گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا
 مُكْنَعُ۔ ہتھیلی ہوا۔

كَنَفٌ۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پناہ کی طرح کرنا، جانوروں
 کا حصار بنانا، عدول کرنا، بچانا حفاظت کرنا، مدد کرنا،
 پاخانہ بنانا۔

تَكْنِيْفٌ۔ گھیر لینا۔
 مَكْنَعَةٌ۔ مدد کرنا۔
 تَكْنَفٌ اور اِكْتِنَافٌ۔ گھیر لینا۔
 كِنَافَةٌ۔ ایک قسم کی مٹھائی ہے۔
 كِنْفٌ۔ چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ۔
 كَنَفٌ۔ جانب اور سایہ اور پنکھ۔

كَنَفُ الْاِنْسَانِ۔ گود یعنی دونوں بازو اور
 سینہ، آغوش۔

اَنْتِ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کی حفاظت میں رہو

(جیسے فی حفظہ اللہ فی امان اللہ)۔

کَیْفَ . پانمانہ۔

إِنَّهُ تَوَحُّمًا فَادْخُلْ يَدَ كُوفِي الْإِنَاءِ فَكُنْفَهَا وَصَرِّفْ بِالْمَاءِ وَجَهْدًا . آنحضرت نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کر کے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا۔
إِنَّهُ آعْطَى عِيَاضَهَا كُنْفَ التَّرَائِي . حضرت عمرؓ نے عیاض کو چرواہے کا تھیلہ دیا جس میں وہ اپنا سامان رکھتا ہے۔

لَمْ يَفْتَسِحْ لَنَا كُنْفًا . عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کی بیوی نے کہا، عبد اللہ نے آج تک اپنا ہاتھ میرے اندر نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کر ان کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیال ملتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے۔ ایک روایت میں كُنْفًا ہے یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی۔ کرمانی نے کہا كَمْ يَفْتَسِحْ لَنَا كُنْفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تاکہ ہمارا فسرش زوندتا، یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ حاجت رفع کرنے کو پاخانہ کی تلاش کرنا۔ عرض یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا)۔

كُنْفٌ مِّنْ مِّنْ . (حضرت عمرؓ نے کہا) عبد اللہ بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تعظیم و تکریم کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے جناب بن مسعود نے کہا تھا انا جذيلها المعكك وعذيقها المالح)۔

يُدْنِي الْمَرْءُ مِنْ مِّنْ رَّبِّهِ حَتَّى يَضَعَ عَدْيَهُ كُنْفَهُ . مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اُس کو ڈھانپ لے گا (اپنی گود میں لے لیکر یا اُس پر رحم کرے گا۔ اصل میں كُنْفٌ کے معنی جانب اور ناحیہ اور پیر تھیلہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رحمت اور نزل عافیت کی)

نَسَرَ اللَّهُ كُنْفَهُ عَلَى الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَتَعَطَّفَ بَيْبِلًا وَكَيْبَةً . اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا کُنْفُ مسلمان پر اس طرح پھینکے گا جو لوگوں نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا۔

كُنْفُ الْإِنْسَانِ . آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ۔
أَيُّنَ مَنَزِلِكَا قَالَ يَا كُنْفَانِ بَيْتِي . تمہارا مکان کہاں ہے، انھوں نے کہا بیٹے کے اطراف میں۔
مَا كُنْفَتُ مِنْ كُنْفِ أَشْتَى . میں نے اب تک کسی عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوان بن محفل نے کہا جن سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اب تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اُس کا کپڑا تک نہیں چھوا کہتے ہیں صفوان بالکل حضورؐ تھے یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے اُن عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی عورت سے صحبت نہیں کی)۔

لَا تَكُنْ لِلْمَسْكِينِ كَانِفَةً . مسلمانوں کو چھپانے والا مت ہو۔
مَضَوْنَا عَلَى شَاكِلَتِهِمْ مَكَانِفِينَ . اپنے طریق پر چلنے والے ایک دوسرے کو چھپاتے ہوئے۔
فَلَمْ تَكُنْفَهُ أَنَا وَمَا حِيثِي . میں نے اور میرے ساتھی نے اُس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے دائیں طرف سے دوسرے نے بائیں طرف سے)۔

وَالنَّاسُ كُنْفِيهِ . لوگ اُن کے دونوں جانب تھے۔
فَكُنْفَهُ النَّاسُ . لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔
إِنَّهُ أَشْرَفَ مِنْ كُنْفِيهِ فَكَلِمَتُهُمْ . ابو بکرؓ نے جب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنا لیا ایک آدمی سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی (نہا یہ ہے کہ كُنْفِيهِ آؤ کو کہتے ہیں، یعنی سرے کو عمارت کا ہونا یا اڑکا ہونا)۔
تَبَيَّنَتْ بَيْنَ السَّرْبِ وَالْكُنْفِ بَارُودًا .

میں رات بسر کرتی تھی۔

شَقَّقْنَا أَكْنَفَ مُرُودِ طَهْرَانَ فَأَخْتَمَرْنَا بِهَا جَبَّ
قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اترتا ہے (فصاری
عورتوں نے ابھی پردہ پوش چادروں کو پھاڑ کر ان کی
اڈھنیاں بنائیں) ایک روایت میں أَكْنَفَ مُرُودِ طَهْرَانَ
ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو۔

أَلَا أَكُونُ لَكَ صَاحِبًا أَكْنِيفُ دَا عِيَاكَ دَا
أَقْتَبِسُ مِنْكَ. (ایک شخص نے ابوذر خفاری سے کہا)
کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا
رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ سے فائدہ حاصل کروں
(دین کا علم سیکھوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: كُنْتُ التَّرْتِيلَ
میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کے كُنْتُهُ اُس
کو میں نے بجالایا۔)

وَضِعَ عَلَى سَرِيرِي مَا كُنْتُ فِي النَّاسِ. جب حضرت
سمر بن جندب سے پر رکھے گئے (یعنی تخت پر جس پر مردے کو
لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) اُن کو
گھیر لیا۔

كُنْتُ كَدَايَةً. کد اپھاڑ کے دونوں جانب۔

وَالنَّاسُ كَنْفَةٌ. لوگ ان کے گرد گردتھے۔

دَخَلَ الْكَنْفَةَ. پاخانہ میں گئے۔

قَبْلَ أَنْ تُتَخَذَ الْكَنْفُ بِأَعَانَةِ بَنِي سَيْلٍ.

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَاقَةِ كَنْوُفٌ. زکوٰۃ میں وہ

بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو
ران کے ساتھ نہ چلتی ہو، کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ
کے تحصیلدار کو تکلیف ہوگی، اس کی حفاظت اور نگرانی
مشکل ہوگی۔ بعضوں نے کہا كَنْوُفٌ سے وہ اونٹنی مراد
ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھر
اُن میں چھپ رہی ہو۔

مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ شَيْعَتِنَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ

إِلَّا أَكْتَفَى بَعْدَ دَمْنٍ خَالَفًا مَلَائِكَةً يَتَمَتُّونَ
خَلْفَهُ. جو بندہ ہمارے گردہ میں سے (یعنی شیعوں) میں
سے) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار
میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں
أَفَاضَلَكُمْ أَحَا مِسْكُمُ أَخْلَاقًا أَمْ وَطْطُونَ
أَكْنَافًا. تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق
اچھے ہیں کنارے کنارے چلتے ہیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَنْفِكَ. یا اللہ! مجھ کو اپنی
امان میں رکھ۔

أَلْبَسُ بِيكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنْفِ حَمْسَةٌ
وَأَقْلٌ. یا مانہ اور کنوں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ
ہو یا اس سے کم۔

كَنٌّْ يَأْكُونُ. ڈھانپنا، چھپا لینا۔

كَنْ السَّرِيحِ. ہوا تھم گئی۔

كَنْبَيْنٌ اور اِكْنَانٌ. چھپانا جیسے اِكْتِنَانٌ
(ہے)۔

اِكْتِنَانٌ. چھپ جانا۔

كَا تُونٌ. چولہا یا بھاری آدمی۔

كَا تُونٌ الْأَوَّلُ اور كَا تُونٌ الثَّانِي. دو

رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری۔

كِنٌّ. آڑ، جھونپڑا، گھر۔

كَنْتَهُ. بہو یا بھاوج۔

كَنْبِيٌّ. چھپا ہوا۔

قَلَمًا سَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَمِيحًا. جب

آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی

طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیتے (کہ ابھی تو پانی

کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکانون اور گھروں

میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)۔

إِنَّ كَنْتُمْ كَانَتْ تَرَجِلُنِي. ابی بن کعب

نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا، تمہاری بھادج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کھنگنی کر رہی تھی (بھادج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں ان کے دینی بھائی تھے، ہر مسلمان کی بھادج دوسرے بھائی مسلمان کی بھادج ہے)۔
فَجَاءَ بِتَعَاهُدِ كُنْتَهٗ - وہ اپنی بھو کی خبر لینے کو آئے،
رَكْنَةٌ كِي جَمْعٍ كُنْتَيْنِ (ہے)۔

الْبَعْضُ كُنْتَانِي إِلَى الطَّلَعَةِ - میری تمام بھوؤں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو۔
أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ - لوگوں کو بارش سے بچا ایک روایت میں كِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں أَكِنَّ النَّاسَ یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مجھ کا چھت بنا کر)۔

مَطَرٌ لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدَارٍ وَلَا وَبَرٍ - ایک مینو ایسا برسے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے)، وہ گنبل وغیرہ تان لیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہوگا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)۔

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كُنَاتِهِ - ایک تیر اپنے تیرکش (تیردان) میں سے نکالا۔
رَكْنَةٌ - اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت۔
اِكْنَاةٌ اور اِكْتِنَاةٌ - حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا۔

رَكْنَةٌ - بمعنی وقت بھی آیا ہے۔
كُنْتَانٌ - ایک بوٹی ہے۔
كُنْتَانٌ - ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے پشامری) مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا نِيَّ غَيْرِ كُنْتَهٗ - جو شخص ذمی

ملہ اس لفظ کو كُنْتَهٗ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف مناسب لفظی سے ذکر کر دیا ہے۔ ۱۲۰ منہ

کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلاوجہ یا غیر وقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت آگیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی ہو، یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اُس کا قتل جائز ہو۔ مثلاً ہمارے پیغمبر کو بُرا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہوگی، یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)۔

لَا تَسْأَلُ الْمَرْءَ اٰطَلًا قَهَانِي غَيْرِ كُنْتَهٗ - کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے خاوند کی ایذا ہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)۔

مَا كَلَّمَ سِرَّ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَ بِكُنْتَهٗ عَقْلِهِ - آں حضرت نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ ان کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اُس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے کلمو الناس علی قدر عقولہم مشہور ہے)۔

اَعْرِفْهُ كُنْتَهٗ الْمَعْرِفَةُ مِثْلُ حَقِيقَتِهِ خَيْرٌ مِّنْ اِيْتَانِهِ
لَا يَكْتَنِبُهُ الْوَصْفُ - اس کی حقیقت کا بیان نہیں ہو سکتا (جیسے سعدی کہتے ہیں)۔
تواں در بلاغت پر سخاں رسید
نہ در کفر بیچون سخاں رسید

كُنْتَهٗ - بڑا گہرا گارھا اہر۔
كُنْتَهٗ - بڑی اونٹنی۔
وَمِثْلُهُ فِي كُنْتَهٗ رَدَّ بَابِهِ - اُس کی چمکت
ذَلْدَارِ سَفِيدِ اَبْرِ مِثْلِهِ مَعْلُومٌ هُوَ تَقِيٌّ
كُنَاتِيَهٗ - پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف صاف نہ کہنا، بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب

جو شکم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے، یا ایک بات کہنا اس سے مراد اور رکھنا۔

کُنِّيَّةٌ اور كُنْيَةٌ: نام رکھنا ابو یا ابن یا ام یا بنت کے ساتھ، مثلاً ابو زید، ام عمرو، ابو الشرف وغیرہ تَكْنِيَّةٌ اور اِكْنَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ کُنِّيٌّ اور اِكْنَاءٌ موسوم ہونا۔ کُنِّيٌّ جمع ہے کُنْيَةٌ کی۔

اِنَّ لِلرُّؤْيَا كُنْيًا وَ لَهَا اَسْمَاءٌ فَكُنُوْهَا بِكُنَاهَا وَ اَعْتَرِدُوْهَا بِاَسْمَائِهَا۔ خواب میں کنیتیں (اشارے) بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں کھجور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ کھجور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا، مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے، ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح وغیرہ سمجھ لے، ہلاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الرَّقَادِ سَيِّئًا وَقَدْ تَكْنَى وَ تَحَبَّبَ بِيْنَ يَوْمَ قَادِسِيَّةِ كِي جَنَاحِ فِيْ اِيْكَ عَجِي كَا فَرُوْا دِيْكَهَا جُوْجُوْجُ رَا تَحَا اُوْرَا كُر رَا تَحَا يُوْرَا فَرَا اُوْرَا اَلْهَارِ شَجَاعَتِ كَلْتِي اِيْنا نام بیان کر رہا تھا۔

لَا تَكْنُوْا اِيْكَ كُنْيَتِيْ۔ میری کنیت پر (ابو القاسم) اپنی کنیت مت رکھو یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو، کیونکہ قاسم کا باپ ابو القاسم ہوگا۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مانعت ہے ہونی صحیح ہے منوع ہوگی بعض کہتے ہیں اب تک مانعت باقی ہے بعض کہتے ہیں یہ مانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی بعض کہتے ہیں ابو القاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو

اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے، ایسا نہ ہو کوئی اس کو بڑا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو۔ اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبریل یا میکائیل وغیرہ) لیکن سپیروں کے نام پر نام رکھنا درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نادرست کہتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو درہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تھی، اور فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھے (اللہ تعالیٰ نے ان کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہے کیونکہ امام ترمذی کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور وہ امام تھے اہل حدیث کے)۔

كُنَّا نَأْبِقُلَةَ۔ ہماری کنیت بقلہ رکھی۔

وَ لَا تَكْنُ عَجِي۔ مجھ سے مت چھپا۔

مَا كَانَ يَكْنِي۔ آنحضرتؐ فحش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جہاد کونس سے اور مس سے اب تک ثقتہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً اَدَاةَ حَاجَتِ يَاقَتْنَاءِ حَاجَتِ وَ غَيْرِهَا بِشَابِ كَرْتِي كُو۔ اَرَا قَةَ السَّمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں عرب لوگ پاخانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّكَ اللهُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تاکہ اس کو دھوکا نہ ہو)۔

كُنِّي عَنْ نَفْسِيْ۔ پیے متیں مراد لیا۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْوَاوِ

كُوْبٌ۔ اُس کو زے سے پاؤ پینا جس کا سر گول ہو، اور اس میں کندہ نہ ہو۔

كُوْبٌ۔ گردن پستلی ہونا اور سر بڑا ہونا۔

تکوین۔ پھر سے کوٹنا۔

کوئیبتہ فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا۔
کوئیبتہ پوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی)

یا بربلہ۔

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْكَوْبَةَ. اللہ تعالیٰ نے شراب اور پوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام کیا۔

أَمْرًا يَكْسِبُ الْكُوبَةَ وَالْكَتَابَةَ وَالشِّيَاعَ ہم کو لکھ ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈگی) اور بالنسری کے توڑ ڈالنے (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔

وَآكَوَابَةُ عَدَادٍ مُّجُومٍ السَّمَاءِ۔ حوض کوثر جو گوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے مارون کا شمار (ولادت ہاں)۔

أَخَاكُمْ عَنِ الْكُوبَاتِ۔ میں تم کو طبلوں سے منع کرتا ہوں۔

کُوْبَتٌ۔ پائے تارہ۔

تَكَوَيْبَتٌ۔ سرگوش کے سب کی طرح پاخانہ نکالنا چاہا یا پانچ تپتی ہو جانا۔

كُوْبَةٌ۔ ارزانی۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَخْبَرَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ أَصْحَابِكُمْ مَعَاشِرَ قَرْنِيهِ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ كُوْبَتِي۔ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا امیر المؤمنین آپ ہم کو اپنی اصل بتلائیے یعنی قریش کے لوگوں کی، فرمایا ہم لوگ اصل میں کوئیبتہ سے آئے تھے (کوئیبتہ ایک مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا کوئیبتہ ایک محلہ کا نام ہے مگر میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے)

مَنْ كَانَتْ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَإِنَّا قَوْمٌ مِّنْ كُوْبَتِي۔ جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ

کوئیبتہ کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ ہے کہ نام و نسب یا خاندان پر فخر کرنا ایک بیہودہ بات ہے)۔

نَحْنُ مَعَاشِرَ قَرْنِيهِ نَحْنُ مِّنْ كُوْبَتِي۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا) ہم قریش کے لوگ اصل میں ایک شاخ ہیں قبیلہ بنی قریظہ کی جو کوئیبتہ میں رہتی تھی (وہاں سے آ کر مکہ میں آباد ہوئے۔ بنی عراق والوں کو کہتے ہیں)۔

إِنَّ مِنْ أَسْمَاءِ مَكَّةَ كُوْبَتِي۔ مکہ کا ایک نام کوئیبتہ بھی ہے۔

كُوْبَتِي۔ بمعنی کشیر اور اسلام اور نبوت اور ایک کا ڈل کا نام تھا طائف میں (وہاں حجاج بن یوسف تقسیم دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہوا اور سردار اور بہادر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں۔

أُحْلِيَّتُ الْكُوبَتِ وَهُوَ تَهْرُونِي الْجَنَّةِ وَعَدَائِيهِ رَجِيَّتِي (الْحَدِيثُ) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اس کا پانی شہد

سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برتن سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے دونوں کنارے زمرہ کے ہیں اور اس کے برتن چاندی کے ہیں، جو کوئیبتہ میں پے گا پھر کبھی پیسا نہ ہوگا۔

(بعضوں نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا۔ بعضوں نے کہا کوثر سے آنحضرت کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ کی امت کے عالم یا سترآن، غرض کوثر کے بہت سے معانی آتے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں سے مومنین پانی پئیں گے)۔

إِنَّ مِنْ أَصْحَابِي مَنْ يَدَّادُونَ عَنِ الْكُوبَتِي۔ میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک دیتے جاتے ہیں گے (فرشتے ان کو وہاں سے نکال دیں گے)

تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو)۔
اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمہارے بعد
دنیا میں انہوں نے نئی نئی باتیں کیں یا اسلام سے پھر گئے
یا بدعتیں نکالیں)

الْكُوْدُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ اَعْطَاهُ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْضًا عَنِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ. (امام ابو عبد
الله نے فرمایا) کوڈ نہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو
آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی۔
کُوْدُ نَهْرٌ۔ ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عورت
نای ایک عورت تھی۔

کُوْدُ۔ روکنا جان تکلنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، قصد
کرنا۔

تَكْوِيْدٌ۔ جمع کرنا، ایک ڈھیر کرنا۔
اِكْوِيْدٌ اِدٌ۔ لرزنا، کپکپانا۔
مَكَادَةٌ۔ قصد کرنا۔

تَكَادُ بُوْتُهُ تَبِيْنٌ۔ آپ کی پیغمبری ربات کرنے
سے بیشتر کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور
اور جلال الہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جمال دیکھتے
ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)۔

كِدَاتٌ اَفْعَلٌ۔ میں یہ کام کرنے کو تھا۔
مَا كَادَ يَفْعَلُ۔ وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا۔
خُجَّجَ الْمَاءُ اِلَى اَيْسِهَآ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ۔
اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو)
تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ
کے دیکھنے کو جاسکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری
کی حالت ہے) مال کا بھی یہی حکم ہوگا۔ لیکن اور عزیزوں
کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)۔

كُوْدُنٌ۔ غدہ گھوڑا یا خچر یا ترکی گھوڑا یا اونٹنی۔
اِنَّ النَّجْلَ اَعَارَتْ بِالشَّامِ فَقَادَرَكْتَ الْعِرَاقَ

مِنْ يَوْمِهَا وَاذْرَكْتَ الْكُوَادِنَ مِنْ طَمْحِي الْعَدَا۔ گھوڑوں
نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن
(منزل مقصود پر) پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے دوسرے دن
دن چڑھے پہنچے۔

كُوْدَانٌ۔ دیر میں چلنا (اب عرب عام میں کوڈن
ان پڑھ اور کوندین شخص کو کہتے ہیں)
كُوْدَانٌ۔ موٹا بھاری بھر کم (جیسے کاڈان ہے)
تَكْوِيْدٌ۔ ڈبر پر بارنا، راولوں کے آخری حصہ
تک پہنچنا۔

اِنَّهُ اَذَهَنَ بِالْكَادِي۔ کیوڑے کا تیل لگانا
كُوْسٌ۔ گول پھرانا، کھودنا، جلدی چلنا، گھٹھری ٹھانا
تَكْوِيْدٌ۔ گول پھٹنا، پھیلاؤ نا، گول گھٹھری بنانا، ایک
میں ایک گھسیٹنا، تہہ کرنا، لپیٹنا، تار یک کرنا، روشنی
ماند کر دینا۔

اِكَارَةٌ۔ ذلیل اور ناتواں سمجھنا۔
تَكْوِيْرٌ۔ گرجانا، ماند پڑ جانا، ٹپکنا۔
اِكْتِيَارٌ۔ عمامہ باندھنا، جلدی چلنا، گھر پڑنا۔
اِسْتِكْسَاةٌ۔ جلدی کرنا، گھٹھری پیٹھ پر اٹھالینا
كَادَةٌ۔ گھٹھری غلہ کا ہوا کپڑوں کا۔
كُوَادَةٌ۔ عمامہ۔ (کُوْسٌ عمامہ کا بیچ)۔
كُوْدَةٌ۔ شہر، احاطہ، ضلع۔

مَكْوِيْمٌ۔ بخیل، بونا، بڑا چوتھ گوبر کا فرواہ
مَكَاةٌ۔ پیشہ، صنعت، حرفت، غلہ کی گاڑی۔
اِنَّا كَانَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ الْكُوْسِ بَعْدَ الْكُوْدِ
(ایک روایت میں بَعْدَ الْكُوْدِ ہے اس کا ذکر آگے
آئے گا) یعنی آل حضرت ترقی کے بعد منزل سے پناہ
مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کسی سے یا تو نگری کے بعد
محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)۔
فِيْبَادِرِ الطَّرْفِ نَبَاتُهُ وَاسْتِعْصَادُهُ وَ

تکویداً رہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا، تو ایک مارے سے پہلے اگل آئے گی اور کٹے اور کھلیاں بنانے کے لائق ہو جائے گی (تکویداً اس کا جمع کرنا اور زمین پر ڈالنا)۔

يُجَاءُ بِالسَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُورَيْنِ يُكْوَرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قیامت کے دن چاند اور سورج دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گر لائے جائیں گے کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو بھونک کر ذلیل کر دے گا ایک روایت میں تَوَدَّيْنِ ہے یعنی دونوں بیل کی صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے۔ بعضوں نے تَكْوَرَانِ کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی یا لپیٹ دیے جائیں گے۔

يُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. آسمان اور زمین نور قیامت کے دن نیپٹے جائیں گے جیسے کاغذ کا بندل پٹیا جاتا ہے یا عامہ۔

يَا كُوَادِ الْمَيْسِ تَرْتَمِي بِنَا الْعَيْسِ. نازکے کچاڑ لٹے ہوئے سفید اونٹ ہلکے بھوکھار ہے تھے (آکھو اور جمع ہے کھوس کی یعنی اونٹ کا کچاڑ مع سا ان وغیرہ جیسے کھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرج کہتے ہیں)۔

لَا أَزْكِبُ الْكُورَةَ. میں کجاوے پر سوار نہیں ہوتا (یعنی کاٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے) كَيْسٍ فِيمَا مَخَّجَ آكُوَارِ النَّحْلِ صَدَقَةٌ (مکھیوں کے چتے جو رشید) نکلتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)۔

لَعَلَّكُمْ مِنَ الْكُورَةِ. تم شاید ایسا عنادہ کی رہی دلی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)۔ اَسْحَاجُ الشَّيْءِ مِنَ الْكُورَةِ. شہر سے کوئی چیز نکالی۔

مَكَانٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ كَوْرِيَةً مَتِيَةً. ہمارے کچے پر چبوتے کرتے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعضوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے)۔

كُوْرٌ. کوزے سے پینا، جمع کرنا۔ تَكْوَرٌ. جمع ہونا۔

اِكْتِيَاذٌ. کوزے سے پانی لینا۔ گاز۔ مٹی کا تیل درگوسن آئل جو زمین سے نکلتا ہے تَكْوَرٌ. کوزہ جس میں کندھ ابو (اس کی جمع کِيْرَانِ اور اَكْوَارٌ اور كُوْدَةٌ ہے) مَكْوَرٌ الرَّأْسِ. لمبے سرو والا۔

كُوْدِي. ایک بلند قلعہ و طبرستان میں، پرنڈہ اس سے اونچا نہیں اڑتا اور بھی اس کے نیچے رہتا ہے۔

كَانَ مِلْكٌ مِّنْ مَّمْلُوكٍ هَذَا الْقَرْيَةِ بَرِي الْعِلْمَةِ مِنْ عِلْمَاتِهِ يَا بَنِي الْجَبْتِ فَيَكْنُزُ مِثْلَهُ ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَائِمًا فَيَقُولُ يَا كَيْتَنِي مِثْلَكَ يَا لَهَا نِعْمَةٌ تَوْكَلْ لَذَّةٌ وَخُرْجٌ سُرْحًا. اس بستی کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت کار چھو کروں میں سے ایک چھو کرے کو دیکھنا مسور کے پاس آتا اور کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غنٹ غنٹ پی جاتا۔ تب وہ بادشاہ کہتا، کاش میں بھی تیری طرح ہو یا پانی کی سی نعمت منے سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس بادشاہ کو احتباس بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا تو تندرست چھو کروں کو دیکھ کر ان کا سنا ہونے کی آرزو کرتا)۔

بِكَيْرَانَةٍ كَذُوْمِ السَّمَاءِ. حوض کوثر کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے رشتار میں یا چمک مک (میں)۔

مَا آخَذْنَا الْعَايِشُ وَوَضَعَهُ فِي كُوْرَةٍ زَكَاةً كَاتِحِيْلًا رَجُلٌ كَرِيسٍ كُوْرَةٍ فِي كُوْرَةٍ زَكَاةً. ما آخذنا العايش ووضعه في كوزة زكاة كاتحيل رجل كريس كوزة زكاة.

کوئس۔ تین پاؤں پر چلنا، گرانا۔ کم کرنا، اٹک جانا۔
تکویس۔ سر کے بل اٹک دینا۔
تکوؤس۔ اوندھا ہونا۔

إِنَّهُ كَانَ جَائِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدَيْتُمْ
عَلَى شَيْءٍ نَدَيْتُمْ عَلَيَّ أَنْ لَا أَكُونُ قَتْلْتُ ابْنَ عُمَرَ
فَقَالَ لَهُ سَالِحُ أَمَّا اللَّهُ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَكُنْتُ سَائِفٌ
اللَّهُ فِي النَّارِ أَعْلَاكَ أَسْفَلَكَ. سالم بن عبد اللہ بن عمر
حجاج بن یوسف (خالم) کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں
حجاج کیا کہنے لگا۔ میں کسی بات پر اتنا نادم نہیں ہوا جتنا
عبد اللہ بن عمرؓ کو چھوڑ دینے اور ان کو قتل نہ کرنے پر۔
سالم نے یہ سن کر کہا، خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تم
تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکاتا، سر نیچے پاؤں اوپر۔
کاکو اصحاب شجرہ متکاویس۔ اصحاب الایمہ جنہ
جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے
حضرت شعیب ان کی طرف بھیجے گئے تھے)۔

کووع۔ کووع پر چلنا۔
کووع۔ کووع (کج) ہونا۔
کووع اور کاع۔ پینے کا وہ حصہ جو اٹھوٹھے کے قریب
ہے (بعضوں نے کہا کاع پینے کا وہ حصہ جو چھگلیا کے قریب
ہے جس کو ککووع بھی کہتے ہیں)۔
تکوویع۔ ایسا مارنا کہ کووع کج ہو جائے۔
تکووع۔ کووع ہونا۔
آکووع۔ جس کا کووع بڑا ہو یا کج ہو۔
سئلہ بن آکووع۔ مشہور صحابی ہیں، اکوع ان
کے دادا کا لقب تھا۔

بَعَثَ بِهِ أَبُو كَلْبٍ إِلَى حَبْرَةَ وَ قَاتَمَهُ السَّمْعَاءُ
فَسَحَرُوهُ فَتَكْوَعَتْ أَصَابِعُهُ. عبد اللہ بن عمرؓ کو
ان کے والد نے خیر کی طرف بھیجا تا کہ یہودیوں سے بٹانی
کر لیں۔ یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج

ہو گئیں (نہا یہ میں ہر کووع یہ ہے کہ کووع کی طرف
سے ہتھ کج ہو جائے)۔

عَسَا لَهُمَا إِلَى الْكُوَعَيْنِ۔ ہاتھ کو پہنچوں کے
جوروں تک دھویا۔

تکلیتہ ائمہ اقصیٰ بکمرۃ۔ ارے تیری آن
تجھ پر روئے (تو مریے) تو وہی کووع ہے جس نے صبح کو
ہمارا اچھا کیا تھا (اب تک ہمارا اچھا نہیں چھوڑا حالانکہ
دن تمام ہونے کو آیا۔ یہ غزوہ ذی قرد میں غطفان
کے لٹیروں نے کہا جو آن حضرتؐ کے اونٹ ٹوٹ کر لے
چلے تھے اور تلے ان کا اچھا کیا تھا۔ اکیلے ان برتروں کی
بارش کرتے جاتے تھے۔ زخمی تھی اس حدیث کو یوں نقل
کیا ہے: بکمرۃ اقصیٰ۔ یعنی مشرکوں نے کہا اپنے
باپ کووع کا جوان بیٹا۔ لیکن صحیحین میں اس طرح ہر جو
پہلے بیان ہوا)۔

کووف۔ کائنا، گول کرنا۔

تکوویف۔ کائنا، کان کاعرف لکنا، کوذ میں جانا
جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں۔
تکووف۔ جمع ہونا، گول ہونا، اہل کوذ کے مشابہ ہونا
یا ان کی طرف نسبت دینا۔

لَمَّا آسَأَادَ أَنْ يَبْنِي الْكُوْفَةَ فَتَالَ
تَكْوُفِي فِي هَذَا الْمَوْضِعِ. سعد بن ابی وقاصؓ نے جب
کوذ کی بنائا تم کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز
اس شہر کا نام کوذ پڑھ گیا۔ بعضوں نے کہا اس کا پڑانا
نام کے کوان تھا)۔

آتکووفی کلا یوفی۔ یہ ایک مثل ہے، یعنی کوذ
والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی،
جب سے کوذ والوں نے امام حسینؑ کے ساتھ بد عہدی کی
اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے، ان کی تلون
مزاجی مشہور ہے)۔

مَرَكْتَهُمْ فِي كَوْفَانٍ. میں نے ان کو گول گول کام میں پھوڑ دیا۔
سَمَاتٌ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصَاةِ. میں کوفہ سے بصرے تک گیا۔
كُوكِبَةٌ. چمکنا۔

كُوكِبٌ. ستارہ، سفید پکا جو آنکھ میں پیدا ہوا، سردار، سوار، گرمی کی شدت، تلوار، میخ، پہاڑ ہتھیار، بند، گبر و جوان، جماعت۔

دَعَادَ عَوْهٌ كُوكِبِيَّةً. کوکبی بددعا کی روک تھام
ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا۔ بستی والوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ مَر گیا جسے یہ مثل قائم ہوئی
إِنَّ عُثْمَانَ دُفِنَ بِحُشْرِ كُوكِبٍ. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کُوب کے باغ میں دفن کیا رو کُوب اُس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا۔ اُس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا۔ آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کُوب میں دفن کر دی۔ اب اس مقام پر ایک قُبَّہ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کر لیا گیا ہے۔

كُوكِبٌ. ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہونے والا ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا۔ جب حضرت عمر کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اُس کو منع کرو۔
لَا نَبِيَّهٖ مِثْلُ الْكُوكِبِ. حوضِ کثر کے برتن رسول کی طرح چمکتے دیکھتے یا ستاروں کے شمار میں ہیں۔

يَوْمَ مَرَدُو كُوكِبٍ. اندھیرا دن جو رات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے۔

الْكُوكِبُ كَالْعَظِيمِ جَبَلٍ عَلَى الْأَرْضِ. ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے

اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ بعضے ستارے زمین کے برابر بعضے زمین سے بھی بہت بڑے ہیں) كُوكِبٌ. جماع کرنا، مشرک گاہ۔ كُوكِبٌ. بڑا کوہان ہونا۔ اَكْوَمٌ. بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا موٹا کُوماء ہے)۔

كُومَةٌ. ایک قلعہ، ڈھیر۔ اِكْتِيَامٌ. پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر ٹیٹنا۔ مَكَامَةٌ. مدخل۔

أَعْظَمُ الصَّدَاقَةِ رِبَاطُ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُمْنَعُ كُومَةٌ. سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے دے (پالے) اور اس کو مادہ پر کُوالنے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اُس کی نسل لے)۔

كَا مَرَّ الْقَرَسُ اُنْثَاكًا. گھوڑا گھوڑی پر چڑھا۔ اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُحِبُّوْنَ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی الْكُومِ اِلٰی اَنْ یُّهَذَا بُوًا. کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

تَحْنُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی كُومٍ فَوْقَ النَّاسِ. ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے، لوگوں سے اونچے۔

یَجِیْعُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی كُومٍ فَوْقَ النَّاسِ. قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا۔ حَتّٰی رَأَيْتُ كُومِیْنَ مِّنْ طَعَامِ رَبِّیَابٍ. یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے ڈوڈھیر دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)۔

إِنَّهُ أُتِيَ بِالْمَالِ فَكَوَمَرَكَمَةً مِنْ ذَهَبٍ
 وَكَوَمَرَةً مِنْ فِضَّةٍ وَقَالَ يَا حَمَّامُ احْمَرِي
 وَيَا بَيْضَاءُ ابْيَضِي غَدِي غَدِي غَدِي. حضرت علی رضی
 اللہ عنہ نے اپنے خراج کا مال لایا گیا۔ آپ نے ایک
 ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک چاندی کا، پھر فرمایا ارے
 سرخ رنگ والے تو سرخ رہ، ارے سفید رنگ والی
 تو سفید رہ، میرے سوا کسی اور کو فریب دے دینا دیوانہ
 اور طالب بنا، میں تم دونوں کا طلب گار اور فریفتہ
 نہیں ہوں۔

إِنَّهُ سَأَى فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ نَاقَةً كَوَمَاءَ
 آن حضرت نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک اونٹنی دیکھی بلند
 کوبان والی جو بڑی عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے۔
 فَيَأْتِي مِنْهُ مَنَاقِثٌ كَوَمَاوَيْنِ. ڈو بڑی
 کوبان والی اونٹنیاں اس کے پاس لائے۔
 كَمَّ مَ عَاقِمٍ. ایک مقام کا نام ہے مفر کے
 نشیبی ملک میں۔

عَاوِيْنٌ نَاقَتَيْنِ كَوَمَاوَيْنِ. ڈو بڑی کوبان
 والی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَوْمَةٌ مِنْ شَرَابٍ.
 اس کے سامنے مٹی کا ایک ڈھیر ہو یعنی سترے کے ٹھنڈے
 عَلَيْهِ جَرُودٌ كَوَمَاءٍ. اس کو ایک اونٹ بڑے
 کوبان والا قربانی کرنا ہوگا۔

كُونٌ. ضمانت کرنا جیسے کیانہ ہے، حادثہ ہو
 واقع ہونا، موجود ہونا، پیدا ہونا جیسے کیان اور
 كَيْوْنَةٌ ہے، کاتنا، ہونا، حاضر ہونا، اقامت کرنا،
 سزا دار ہونا، دوام اور استمرار اور صبر و استقامت۔

تَكْوِينٌ. پیدا کرنا، ایجا کرنا۔
 تَكْوَنٌ. ہست ہونا، پیدا ہونا، حرکت کرنا۔
 اِكْتِنَانٌ. کفالت کرنا، ذمہ دار ہونا۔

إِسْتِكَانَةٌ. عاجزی کرنا، خضوع خشوع۔
 أَجُودٌ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ. آن حضرت
 سب وقتوں سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے
 یہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں بہت سخی ہوتے
 تھے۔

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ سَأَى فِي قَلْبِهِ الشَّيْطَانَ
 لَا يَتَكْوَنُ شَيْئًا. جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے
 کچھ مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن
 سکتا (ایک روایت میں ہے لَا يَتَكْوَنُ فِي صُورَتِي
 مَعْنَى دَهِيٍّ). ایک روایت میں لَا يَكْتَمِلُ لِي فِي
 مطلب دہی ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ جب آنحضرت
 کو اسی علیہ میں دیکھے جو دنیا میں آپ کا علیہ تھا تو حقیقتاً
 اس نے آپ ہی کو دیکھا۔ بعضوں نے کہا جس صورت میں
 آپ کو دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا نام
 لے کر اپنے تشبیہ ظاہر نہیں کر سکتا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُوفْرِ بَعْدَ الْكُوفْرِ تَبْرِي بِنَا
 ہونے کے بعد نہ ہونے سے (یعنی مال و دولت ہونے کے
 بعد پھر مفلسی اور ناداری سے۔ ایک روایت میں بَعْدَ
 الْكُوفْرِ ہے اس کا ذکر اوپر کر چکا)۔

رَأَى رَجُلًا يَزُولُ بِهِ الشَّرَابُ فَقَالَ كُنْ أَبَا
 خَيْثَمَةَ. ایک شخص کو دیکھا جس سے شراب ہٹ رہی تھی
 شراب وہ ریت جو دروسے پانی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی
 ہے، یعنی دُور سے آ رہا تھا ابھی اس کی پہچان نہیں ہوتی
 تھی کہ کون ہے تو فرمایا ابو خثیمہ ہو جا (غرب لوگ دُور
 سے آئے والے شخص کو کہتے ہیں كُنْ فَخْلًا تَائِبًا
 شخص ہو جا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى رَجُلًا بَدَأَ الْهَيْبَةَ
 فَقَالَ كُنْ أَبَا مُسْلِمٍ. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 ایک شخص کو بیٹھے پرانے حال میں دیکھا تو کہنے لگا تو ابو مسلم

کافی ہو جا رہی تھی کاش یہ شخص ابو سلمہ ہو۔

بِئْتَهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ أَهْلِ الْكَنْدِ مَعَهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کہے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بڑھے

لوگ ہیں جو کُنْتُ کُنْتُ اور کُنْتُ کُنْتُ کہا کرتے ہیں (اپنی

جگہ کے کُنْتُ تفسیر بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے

کُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا۔ عرب لوگ کہتے

ہیں: مَرَاتِ ابْلِ كَانٍ وَكُنْتُ. اب تم کان اور کُنْتُ تک

پہنچ گئے یعنی بڑھے ہو گئے تمہارے حالات تقویم پارینہ

ہو گئے۔

لَسْنَا كَانٍ بَيْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ وَ اَهْلِهِ مَا كَانَ.

جب حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا

(وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت

ابراہیم سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کر دو کہیں

دور بھیجا آؤ۔)

كُنْتُ فِيْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ مَرَّتَيْنِ. تو بے شمار دنیا

(میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے

گھر والوں میں تو شریف گنا مانتا تھا اب تو کیا ہے دوبارہ

نور دنیا میں جا نہیں سکتا۔

فَكَانَتْ تِلْكَ. یہ اصل قصہ جو اور کچھ نہیں ہوا۔

وَلَمْ يَكُنْ تَوَابِيْ نَفْسِيْهِ شَيْءٌ. اس کے دل میں

اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی۔

وَمَا يَكُونُ اِلَى الشَّمْسِ اَصْبَحُفًا وَمَا يَكُونُ

مِنْهَا اِلَى الظِّلِّ يَكُونُ اَبْيَضًا. جو سورج کی طرف ہو گا

وہ تو زرد ہو گا اور جو سایہ کی طرف ہو گا وہ سفید ہو گا۔

كُنْتُ اَطْيَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَلَّتْهُ. میں آنحضرت کے خوشبو لگانے کی جب آپ عمال جوتے

اور احرام باندھنے کا قصد کرتے۔

فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ

وَالْكَعْبَاتُ وَاللِّقْمُ مَرَّاتٍ ثَلَاثِينَ. آنحضرت کی تو چار رکعتیں

ہوئیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوات الخوف

میں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے

پچھے فرض پڑھنے والے کی افتد اور ست ہر اہل حدیث

کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ

قرار دیا ہے۔)

كَانَ اِحْدَاثًا. دچا ہے کَانَتْ تھا لیکن بجزوف تا

بھی ایک لغت ہے۔)

كُنْتُ لَكَ كَابِي زَرْعٍ. عائشہ میں تیرے لئے ایسا

ہوں جیسے ابو زرع تھا تم زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ

وَلَا تَأْتِيْكَ اِلَّا رَاَيْتَهُ. مگر تو چاہتا تھا کہ اس حضرت

کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا

اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا

(مطلب یہ ہے کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاتے

رہتے۔ سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے، یہی میانہ

روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْاَمَّا كَانَتْ لَهُ

وہ رات کو اٹھا اور تہجد پڑھا تو خیر در نہ وہ دونوں اس کے

لئے (تہجد کے بدلے کافی ہو جائیں گے۔)

اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ. وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں

مَنْ اَكْرَمًا يَكُونُ. ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی

ہیں ان کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا پیشتر سے ان کی تقدیر

ہوتی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهُ رَحْمَةً. آپ کا وجود! جو رحمت الہی

تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا کہ ہزاروں لاکھوں بندوں

پر رحم کیا ان کو روزخ کے عذاب سے بچالیا۔

كَانَتْ امْرَاةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيْرَةً

را الحدیث) بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد

تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس لئے کہ لمبی

کے دو پاؤں بنا لئے تھے (خیر تک) کائنات فی الجسد۔ بدن میں تھی۔

لَوْ كَانَتْ فَيَكْفُرُ (کتاب الفار میں اُس کے معنی گزر چکے)

قَدْ كَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الفار میں گزر چکا)

مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَرِيبَةً وَلَا نَكِبَةً إِلَّا أَمَرَ فِي أَنْ أَصْحَعَ عَلَيْهِ الْخِيَاءَ

آں حضرت کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے

میں اس پر ہندی لگا دیتی (ہندی ہر ایک زخم اور جراحت

کی دوا ہے تو دوسرا ایون زائد ہے)

لَوْ رَأَيْتَ مَكَانَهُمَا (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب

الیم میں)۔

كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ شَيْءٌ (ایک روایت میں

ہے وَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ) یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے

پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی

چیز نہ تھی (زادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں

حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)

إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ (اللہ تعالیٰ اس

وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ

تھا تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم

صرف ذات اور صفات الہی ہیں)۔

تَخَلَّكَ كَمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الْكَلَامُ۔

کبھی آں حضرت بات کرتے۔

كُونَانٍ (دنیا اور آخرت)۔

كَانَ بِلَا كَيْفٍ (پروردگار کا وجود تھا جب زمانہ

کا بھی وجود نہ تھا کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے

پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)

كَانَ بِلَا كَيْفٍ (پروردگار بلا کیف تھا اس کی

کسیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)

رُوحًا مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتِكَ عَلَى خِلَافِ كَيْفِيَّتِي

(روح میری روح سے اور طبیعت تیرے سے خلاف کیفیتم)

(روح میری روح سے اور طبیعت تیرے سے خلاف کیفیتم)

(روح میری روح سے اور طبیعت تیرے سے خلاف کیفیتم)

(روح میری روح سے اور طبیعت تیرے سے خلاف کیفیتم)

و اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا) تیری روح

تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود

کے خلاف ہے (تو کھانا، پیتا، ہنگنا، موتا ہے میں ان

باتوں سے پاک ہوں)۔

فَكَانَ ذَلِكَ مَثَلًا لِمَا صَادَرُوا إِلَيْهِ بِنَحْوِ

بھی وہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تم

بھی مر گئے)۔

مَكَانَةً (مرتبہ درجہ، موضع (اس کی جمع مکانات

ہے)۔

كُوِيَ كَوَاً يَأْكُوُ (سورخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے

یا چھت میں اُس کی جمع کُوِيٌّ ہے اور كُوَاً اور

كُوَاً بھی ہے)۔

كُوِيٌّ (پانی کھولنے کے مقاموں کو بھی کہتے

ہیں، جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے۔

كُوِيٌّ (ایک روشن دان میں)۔

فَأَجْعَلُوكُم مِّمَّا يَكُونُ مِنَ السَّمَاءِ (ایسا کہو آپ کی قبر

کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو

تاکہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے روئے

تم پر پانی برسائے)۔

كَيْ جَوَّاهِلٌ مِّنْ كَوِيٍّ تَحْمَلُ يَدُورُ كَيْسٍ كَرْمٍ حَبِيزٍ

جھلانا، داغ دینا، ڈنک مارنا، گھورنا۔

مَكَانًا (گالی کھوج کرنا)۔

تَكَوِيٌّ (تنگ جگہ میں گھسنا، وہاں سمٹ جانا

گرمی لینا)۔

اِكْتَوَاً (داغ لینا)۔

اِسْتَكْوَاً (داغ کا وقت آجانا)۔

كَيْتًا (ایک بار داغنا)۔

اِنَّهُ كَوِيٌّ سَعْدٌ مِنْ مَعَاذِ آلِ حَفْرَةَ نَعِي

سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے

(سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

(سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

(سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

(سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

(سعد بن معاذ رحمہ کو داغ لگایا تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

فِي عَيْنِ الْكَلْبِ - داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہوگی یا اس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے) **أَخْرَجَ الدَّوَاءَ الْكَلْبِيَّ** - آخری علاج داغ دینا ہے (جب کوئی دوا فائدہ نہ دے)۔

إِنِّي أَعْتَسِلُ قَبْلَ إِهْرَاقِي شَمًّا اتکویٰ بہا۔ میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں۔ پھر اس سے لپٹ کر بیبا بدن گرم کرتا ہوں۔ **كَيْتَةٌ**۔ ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، آپ نے فرمایا: یہ ایک داغ ہے اس کے لئے (کیونکہ وہ اصحابِ صفراء اور فقراریں سے اور فقراء اور درویشوں کو دنیا کا مال و اسباب اکٹھا کرنا زیادہ نہیں البتہ دوسرے دنیا دار لوگ روپیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں۔ متعدد صحابہ رضائے روپیہ جمع کیا اور چھوڑا) **هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا كَيْتُونَ** وہ وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، اسی کو شافی مطلق سمجھتے ہیں)۔

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَتِ الْجَوْدَ جَاوَزَتِ الْكَلْبَ۔ جب بیچ آسمان میں آجاتا ہے یعنی سورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي مَسْجِدٍ حَيْطَانُهُ يَوَاءُ۔ اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں۔

ابْنُ الْكَلْبِ۔ ایک خارجیوں کا سردار ہے۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْهَاءِ

گدو، گھر کنا، جھڑکنا، ہنسنا، ترش رُوئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر، بلند ہونا، سخت ہونا، دامادی کا رشتہ

پیدا کرنا۔

فَبِأَيِّ حُودٍ وَأُمَمٍ مَا ضَمَّ بَنِي دَاكَا شَمَّيْنِي دَاكَا كَهْرَجِي۔ میرے ہاں پر آپ صدقہ نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا زیادہ ترش رُوئی سے پیش آئے۔ یہ متادیہ بن حکم نے آنحضرتؐ کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہ رضائے راؤں پر ہاتھ مار کر ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کرے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ ایسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوئی ہے، بات کرے، بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھے اور جس قدر پڑھ چکا تھا، وہ باطل نہ ہوگی۔ ذوالتین کی حدیث اس کی دلیل ہے)۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَدْعُونَ عَنَّهُ وَلَا يَدْعُونَ۔ آں حضرت کے سامنے سے نہ لوگ ڈھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا۔ یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں **لَا يَدْعُونَ** ہے اگر اہل حدیث سے یعنی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)۔

ایک قرأت سورۃ الشمسی میں **وَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَكْهَلْ** ہے معنی وہی ہیں جو **خَلًّا تَقْهَرُ** کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک۔

كَهْلٌ۔ ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہو گئی ہو یعنی سین نو گزر گیا ہو یا جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا پچیس سال سے اکاون سال تک، اس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع **كَهْلُونَ** یا **كَهُولٌ** یا **كِهَالٌ** یا **كِهْلَانٌ** یا **كِهْلٌ** ہے)۔

كَهْلٌ۔ کہل ہونا۔

مَكَاهِلَةٌ۔ نکاح کرنا، شادی کرنا۔

إِنْتَهَالٌ. کہل ہونا۔

کے اہل۔ پشت کا بالائی حصہ جو گردن کے قریب ہے یعنی مونڈھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عنف عام میں جو کابل کو بہ معنی مست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

هَذَا مِنْ سَيِّدِ الْكُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر دونوں ادھیڑ بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیڑ عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)۔

هَذَا مِنْ سَيِّدِ الْكُهُولِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ یہ دونوں شخص یعنی ابو بکر اور عمر اگلے اور پچھلے ادھیڑ لوگوں کے سردار ہیں (بعضوں نے کہا کھول سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: كُنْهَلُ النَّبْتِ. یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی)۔

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ الْجِهَادَ مَعَهُ فَقَالَ هَلْ فِي أَهْلِكَ مِنْ كَاهِلٍ. ایک شخص نے اس حضرت سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ مشرک ہونے کی آپ نے فرمایا، تیرے گھردالوں میں کوئی بڑی عمروالہ اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے۔ اُس نے عرض کیا جی نہیں، سب بچوں نے مچھوٹے مچھوٹے کیچے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا، جا! ان ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ كَاهِلٌ بَنِي فُلَانٍ. یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علاؤ اور پسر اور خبر گیری ہے۔ بعضوں نے کہا عرب لوگ اس شخص کو جو کسی نے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جا کاهل کہتے ہیں، تو شاید نون لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے کاهل کو کاهل کہ دیا)۔

الْأَزْدُ كَاهِلُهَا. ازد کا قبیلہ ان کا سنبھالنے

والا اور سردار۔

وَقْتُ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ كَوَاہِلُ اللَّيْلِ. عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اُس وقت تک ہے، جب رات کے ابتدائی حصے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک۔ رات کے حصوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں، ان کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پیچھے پیچھے ہوتے ہیں) وَقَدَّرَ الْمَرْءُ مَسَّ عَلَى كَوَاہِلِهَا اور سروں کو ان کے مونڈھوں پر قائم رکھا لوگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)۔

أَتَيْتُكَ وَأَمْرًا كَعَجِي الْكُهُولِ (عمرو بن مسعود نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، میں تمہارے پاس اس وقت آیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعضوں نے کعجی الْكُهُولِ روایت کیا ہے معنی وہی ہیں کھول مکڑی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں كَعَجِي الْكُهُولِ ہے اس کے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا كَعَجِي الْكُهُولِ کے معنی بڑھیا کی چھاتی، مطلب یہ کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آجانے سے جمی اور مضبوط ہوئی)۔

إِنْ حَمَلَتِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ أَوْ شَكَ أَنْ يَصَدَّ عَمَّا شَعَبَ كَاهِلِكَ. اگر تو لوگوں کو اپنے مونڈھے پر لادتا رہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے مونڈھے کے بیچ کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا مونڈھا ٹوٹ جائے گا)۔

كَانَ حَقَّقَهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيْقَ فَضِيَّةٍ. آنحضرت کی گردن دونوں مونڈھوں کے درمیان حصے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی سُرّاحی ہے۔

كَاهِلٌ. ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

كَهْلَةٌ. حرارت، شیر کی یا اونٹ کی آواز، قہقہہ

إِنَّهُ كَانَ قَهْمِيرًا أَضْعَأَ كَهْلًا كَهْلًا. حجاج بن

اوست پست قد کج گردن تھا۔ دُور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے مالا نکہ ہنستا نہ تھا۔

کُھا کہ۔ وہ شخص جس کو تو دیکھے تو ہنستا ہوا معلوم ہو پورہ ہنستا ہو۔

کُھم۔ بودا گردینا، ضعیف کر دینا۔

کُھامۃ اور کُھومۃ ضعیف ہونا، گند ہونا۔

اِکُھامۃ۔ تھک جانا، رقیق ہونا۔

رَجُلٌ کُھامۃٌ سُت، ضعیف، بے خبر مرد۔

تُکُھمۃ۔ ٹھٹھا کرنا، مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہے)

تُکُھمۃ کا جو بمعنی مسخریہ اور استہزا ہے

فَبَعَلَ يَتَكْتُمُ بِهِمْ۔ وہ لگا ان سے ٹھٹھا کرنے (زہناً)

میں ہے کہ تکھم شر کرنا اور شہر میں گس پڑنا۔

اِنَّ سَيْفَكَ كُھامۃٌ (ابو جہل نے جو زخمی ہو کر پڑا تھا عبد اللہ بن مسعود سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے میری تلوار لے لو) تمھاری تلوار تو گند ہے (اس سے دیر

میں گلا کے گھاؤ، جھ کو سخت تکلیف ہوگی)۔

کُھانۃ۔ غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا۔

مُکُھانۃ۔ بخشش کرنا۔

تُکُھنۃ یا تُکُھینۃ بمعنی کُھانۃ ہے۔

کَاھِن۔ فصیح اور جو کوئی مستح اور مقفی کلام کیا کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو

آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اہل اسرار کا دعویٰ کرے (کلیات میں ہے کہ کَاھِن جو گزشتہ باتیں بتلائے

اور عَرَافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے۔ بعضوں نے کہا کہ کُھانۃ عرب کے ملک میں آں حضرت کی بعثت سے پہلے معنی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سُکر آتے تھے

اور اپنے دوستوں کو ان میں سو جھوٹ ملا کرتے تھے بیخود خود ایک حدیث میں وارد ہے)۔

کُھین۔ شنیع اور قبیح، بد صورت (جیسے مہین)

(ذلیل اور خوار)

مُھنی عَن حُلُوَانِ الْکَاھِنِ۔ آں حضرت نجومی کی مُھنی

یعنی جو اُس کو کہانت کے بدلے ملے، منع فرمایا (وہ حرام مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا۔

جیسے رنڈی کی خرچی اور سُود کا روپیہ)۔

مَنْ آتَا کَاھِنًا۔ یعنی جو کوئی کَاھِن کے پاس جائے

اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہو گیا (اللہ ہو گیا) جو عہد پر اُتری یہ کَاھِن اور عراف اور نجم سب کو شامل

ہے)۔

کَاھِن کی جمع کُھنۃ اور کُھانۃ آتی ہے۔

مَا أَحْسَنَ الْکُھَانۃُ (دیکھو و فتح کاف) کہانت کیا اچھی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْکُھَانۃِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کَاھِن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے)

مَنْ آتَى حَاھِنًا أَوْ اِمْرَاةً فَاَتَى دُبُرَهَا أَوْ آتَى کَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے دہر میں دخول کرے یا کَاھِن کے پاس جائے

(اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد فسق ہے یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی انکساری کی، البتہ اگر کَاھِن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو

حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا۔ لکذا فی مجمع البحار)۔

اِنَّمَا هَذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَانِ۔ یہ تو کَاھِنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کَاھِن جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو عمدہ اور صحیح عبا رتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ

لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو ویسا ہی اس شخص کا بھی حال ہے جس نے فلاں حکم شرعی یہ کہا تھا کیف ندی

من لا شرب ولا اکل ولا استہل و مثل

من لا شرب ولا اکل ولا استہل و مثل

ذٰلِكَ يَطَّلُ يَعْنِي بِمِ اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیانہ آواز نکالی (رودیا) ایسا بچہ تو بے کار ہے (جمع البحار میں ہے کہ آن حضرت نے ایسی صحیح عبارت پر اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی گئی تھی لیکن نفس صحیح اپنے مناسب اور موزوں محل میں منح نہیں ہر خود قرآن شریف میں موجود ہے)

يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَقْنَطُ الْقُرْآنَ لَا يَقْدَرُ أَحَدًا قَدَرَاتِهِ كَاهِنُونَ میں سے (یعنی نبی کریم اور نبی نصیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی ایسی قہرات کرے گا کہ وہی کوئی نہ کر سکے گا (علمائے کہا ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری اور مفسر تھے اور نبی کریم اور نبی نصیر کو جو یہود کے قبیلے تھے۔ کابہن اس لئے کہا کہ اس میں کچھ لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے یا کابہن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متعجب عالم کو بھی کابہن کہتے تھے اور بعضے مجسم اور طیب کو بھی)۔

فَلَمَّا بَيَّنَّتْ وَحُوسَتِ السَّمَاءُ بَطَلَتْ الْكُهَّانَةُ جَبَّ آسِ حَضْرَتِ بَيْبِغَرِ بِنَاكَرِ دُنْيَا مِ بَيْبِغَرِ گئے اور آسمان پر چونکداری ہوگئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت موقوف ہوگئی۔

كُهَّانَةٌ - بُوڑھا ہونا، سانس لینا منہ کھول کر۔
 إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَرِيدُ قَبْضَ رُوحِهِ كَيْفَ وَجَّهِي فَفَعَلَ فَقَبَضَ رُوحَهُ - موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے، ذرا تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا حضرت عزرائیل نے ان کی روح قبض کر لی (ایک آیت میں گتہ ہے یہ گتہ یگا گتہ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی ہیں)۔

گتھی - منہ پر جھانپنا، گندہ دہن ہونا، ٹھوس ہونا

شكاف نہ ہونا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا۔
 مَكَاهَاةٌ - فخر کرنا۔

اِكْتِهَاءٌ - بازار ہنا۔
 اِكْتِهَاءٌ - مرعوب ہونا، ڈرنا۔

جَاءَتْهُ أَمْرًا لَا تَقَالَتْ فِي نَفْسِي مَسْأَلَةٌ وَأَنَا أَكْتِهِيكَ أَنْ أَشَافِيكَ بِهَا فَقَالَ أَكْتِهِيهَا فِي رِبَاطَةٍ - عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی، میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا چاہتی ہوں مگر تمہاری شان و شوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ عبد اللہ نے کہا ایسا کہ ایک پرچہ میں لکھ دے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے آنکھی اور گتھی نامرد ہونا بزدل ہوا جیسے لگتھی)۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْبِيَارِ

كَافٌ وَبِيَارٌ - ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا، نامرد ہونا۔
 اِكْتِهَاءٌ - مرعوب ہو کر خالی ٹوٹ آنا جس کلم کے لئے کیا وہ ذکر کتبتہ - ضعیف، ناتوان۔

كَافٌ وَبِيَارٌ - ہجوم کرنا جمع ہونا۔
 كَتَبْتُ وَبِيَارٌ - ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا۔
 كَتَبْتُ وَبِيَارٌ - ایسا ایسا (یعنی گدا گدا اور ذیت و ذیت بعضوں نے کہا کتبت کتبت باتوں اور اخبار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کتبت و ذیت افعال کے لئے آگیا۔ عقل مند لوگ یہ جمع ہر کتبت کی جیسے آگیاں اور سین کو تاسے بدل دیا۔)

بِيَارٌ مَّا لَا مَدِيكُمُ أَنْ يَقُولَ تَسِيَّتْ آيَةٌ كَتَبْتُ وَبِيَارٌ - یہ بڑا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا۔

كَيْجٌ - چھبنا۔

اَكَا حَاحَةٌ. ہلاک کرنا۔
 كَيْسٌ وَفَيْلٌ۔ کيسے و فیلے اور غلامت۔
 قَوْلُهُ وَكَانَ فِي كَيْسٍ يُصَلِّي۔ انہوں نے حضرت یونس
 کو دیکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے۔
 كَيْسٌ اور کاسخ پہاڑ کے نشیبی حصے کو بھی کہتے ہیں۔
 كَيْدٌ۔ مکر کرنا، فریب کرنا (جیسے مَكِيدَةٌ ہے) لڑنا، علاقہ
 کرنا، چمقان سے آگ نکلنا، تھے کرنا، خوب چینی، عافیت ہونا
 دم چھوڑنا۔
 مَكَايِدَةٌ۔ مکر کرنا (جیسے تَكَايِدٌ اور اَلتِّيَادُ ہے۔
 اِنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ وَهُوَ يَكْبُدُ بِنَفْسِهِ اَخْرَجَتْ
 سعد نے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے زمر نے کے
 قریب تھے)۔

خَرَجَ الْمَرْأَةُ إِلَى ابْنِهَا يَكْبُدُ بِنَفْسِهِ عَوْرَتِ
 اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے کھل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ
 رہا ہو (گو خاوند کی اجازت نہ لے)۔
 اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا عَزْدًا
 كَذَا فَرَجَعَ وَكَمْ يَلِكُ كَيْدًا۔ اس حضرت ظال لڑائی
 میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے زرواں لڑائی
 نہیں ہوئی)۔

اِنَّ عَلَيْهِمْ عَادِيَّةَ السَّلَاحِ اِنْ كَانَ بِالْمِنِ
 كَيْدًا ذَاتُ عَدُوٍّ۔ نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو غارت
 کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر میں میں کوئی دغا بازی کی لڑائی
 ان پڑے دشمنان صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر میں میں
 مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور
 پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)۔

مَا قَوْلِكَ فِي عُقُولٍ كَادَ هَا خَالِفُهَا۔ تم کیا سمجھتے ہو
 جن عقول کو عقول کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا
 چاہا ہو۔
 سَلَاكٌ عُقُولٍ كَادَ هَا بَارِكُهَا۔ یہ وہ عقول ہیں

جن کو ان کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ
 جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل
 اوندھی کر دیتا ہے وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ
 سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)۔

نَظَرَ إِلَى جَوَارٍ وَقَدْ كَذَبَ فِي الطَّرِيقِ فَاَمَرَ
 اَنْ يُزَحِّحَنَّ۔ انہوں نے چند چھو کر یوں کو دیکھا جن کو راستہ
 میں حیض آگیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو۔
 اِذَا بَلَغَ الصَّبَايِمُ اَلْكَيْدَ اَفْطَرَ اَكْرُوزَهُ وَادَّ
 شخص نے کو (جو منہ میں آگئی ہو) پھر نکل جائے تو اس
 کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

يَكَاذِبُ اِنْ يَهْـ اِنِ يَهْ۔ دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں۔
 مَا كَانَتْ فَرِيْسٌ تَكْبُدُ۔ قریش کے لوگ مکر نہیں
 کرتے تھے۔

لَا يَكْبُدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ والوں سے مکر اور
 فریب کرے (ان کو ستائے تو وہ ننگ کی طرح گھل جائے گا)
 اَعُوذُ بِكَ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ۔ تیری پناہ شیطان
 کے مکر اور فریب سے۔

كَادَتِ الْمَرْءَةَ عورت کو حیض آگیا۔
 كَيْدٌ۔ بھٹی یا لولہ کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے
 آگ دھونکتا ہے۔
 كَيْدٌ۔ دم اٹھا کر کمر میں لگانا۔
 كَادٌ۔ پیشہ، حسرت (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس
 کی جمع کاسات ہے)۔

مَكْرٌ۔ لولہ کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے۔
 مَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوءِ مَثَلُ الْكَبِيْرِ۔ بڑے ہم نشین کی
 مثال لولہ کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے
 پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم
 بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا۔ بڑی صحبت زہر
 قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)۔

الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ. مدینہ طیبہ کو مار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں ڈالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی بڑے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ خاص شخصیت کے ہمد مبارک میں تھا۔ جب مدینہ کے لوگ تنگ دستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو ان کے ساتھ وہی مہر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طرح میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا۔
 الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَ فِي هَذِهِ مَرَّةً
 منافق اس گھوڑے کی طرح وجود اٹھائے ہوئے کہی ادھر بھاگتا ہے کہی ادھر بھاگتا ہے ایک روایت میں یٰ كَيْفِيْنَ ہے اس کا ذکر اور گزر چکا۔

الْحُجَّةُ وَالْعَمْسَاءُ يُنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا يُنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَيَاءِ۔ حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔
 كَيْسٌ يَكِيَّاسَةٌ۔ جماع کرنا، ظریف ہونا، عقلمند ہونا، چتر ہونا

كَمَا سَ فَلَائًا۔ چترانی میں اس پر غالب ہوا۔
 كَيْسٌ تَحِيْلِيٌّ۔ تھیلی میں رکھنا یعنی کیسہ میں، عقلمند بنانا۔
 مَكْيَسَةٌ۔ چترانی میں مقابلہ کرنا۔
 اِكْيَاسٌ اور اِكْيَاسَةٌ۔ عقلمند اولاد پیدا ہونا۔
 تَكْيَسٌ۔ ظریف ہونا، عقلمند ہونا۔

الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجالائے، رموت کا سامان تیار کرتا رہے۔

أَيُّ الْمَدِينَةِ كَالْكَبِيرِ۔ مسلمانوں میں کون ماقبل ہے۔

فَاذْأَقِدْ مَتَمُّمًا فَالْكَيْسِ الْكَيْسِ۔ جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقلمندی کی بات ہے) فَاذْأَقِدْ مَتَمُّمًا فَالْكَيْسِ الْكَيْسِ۔ جاہر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہو (ایسا نہ ہو کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے لگے)۔

أَسْرَانِيْ أَسْرَانِيْ كَيْسْتِكُمْ كَمَا حَذَّ جَمَلًا۔ جاہر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے جالائی کر کے تیرا دنٹ لے لینا چاہا (عرب لوگ کہتے ہیں كَايَسْتِي فَكَيْسْتُهُ اس نے مجھ سے چترانی کرنی چاہی، میں اس پر غالب آیا چترانی میں) اِذَا كَانَتْ كَيْسَةً۔ جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)۔

وَ كَانَ كَيْسَ الْفِعْلِ۔ کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آئے)۔
 أَمَا سْرَانِيْ كَيْسًا مَكْيَسًا۔ کیا تم مجھ کو عقلمند اور دانا نہیں سمجھتے۔
 مَكْيَسٌ۔ خود دانی کے ساتھ مشہور ہونا۔

هَذَا مِنْ كَيْسِ أَبِي هَاشِمَةَ۔ یہ ابو ہریرہ کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)۔

وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ۔ تجھ کو چالائی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دور اندیشی اور انجام دہنی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے، مستی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے۔ پھر اُس پر آفت میں چھپنے تو حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ کہے یہ آل حضرت تھے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ ہار گیا اور اپنی بیوقوفی سے ہارا ہوا روپیہ دیا، لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ

کیا۔ آخر مدعی نے چالاکی سے اس پر دعویٰ کر دیا اور ڈگری حاصل کر لی۔

حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ سب کام تقدیر الہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھد اپنی اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا، لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے اور تدبیر بھڑدے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کے سب سامان چوکس کر کے اللہ پر بھروسہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ہمارے تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)

مَا زَالَ سَيِّئًا مَا مَكُنَّا حَتَّى صَارَ فِي وَدَائِدِ كَيْسَانٍ۔ ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغا بازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کر دیا۔

كَيْسَانٍ۔ مختار کا لقب تھا۔ كَيْسَانِيَّة۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے، یہ مختار سے نکلا ہے۔

كَيْبُ يَكْبَعُ عَةً۔ ڈرنا، بزدلی کرنا۔ كَائِعٌ اور كَاعٌ۔ ڈرنے والا، نامرد، بزدل، اس کی جمع کا عہ ہے۔

مَا زَالَ قَرْنَيْشٌ كَاعَةً حَتَّى مَاتَ ابُو كَاعَةَ۔ جب تک ابوطالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آل حضرت کو ستائیں ابوطالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بزدل رہے آنحضرت ص کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا۔ جب ابوطالب مر گئے تو شیر ہو گئے (ایک روایت میں کا عہ پر تشدید عین)

الْمُؤْمِنُ يَكْبَعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَاهِلُ مَوْنُ فُحْشٍ اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے (اس کو برے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے)

مَنْ مِّنْكُمْ تَطَيَّبَ نَفْسَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِجَمَاعَةٍ فِي كَيْفِهِ فَيَمْسِكُهَا حَتَّى تَطْفَأَ نَارُ فَكَاعَ النَّاسِ كَلْمَهُمْ۔ (امام زین العابدین نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بچھنے تک لئے رہے یہ شکر سب لوگ ڈر گئے کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہتا۔

كَيْفٌ۔ کاٹنا۔

تَكْيِيفٌ۔ خوب کاٹنا۔

تَكْيِيفٌ۔ سرور میں ہونا، نشہ میں ہونا، کیفیت ہونا، کم کرنا۔

اِكْيَافٌ۔ کٹ جانا۔

كَيْفٌ۔ اور کئی کیونکر، کیسا، جیسا۔

كَيْفٌ وَقَدْ قِيلَ۔ اب تو اس عورت کو کیسے رکھ

سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضاعی بہن ہے

رگو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں

کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک

عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے مگر

احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہو جا۔ اس حدیث

سے امام احمد نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مضر

کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے۔

كَيْفَ صَبَاؤَةَ السَّرْجَلِ۔ اس شخص کی نماز کیونکر

ہو سکتی ہے۔ قَالَ مَثْنِي مَثْنِي۔ کہا دو دو رکعت

کر کے۔

كَيْفَ بَكْمٍ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِي حَلَاةٍ اس

دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک جوڑا

کیڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا جوڑا (ایوننگ

ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم بالدار

ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث آں حضرت نے اس وقت فرمائی،

جب معصب بن عمیر نے کو ایک پونڈ لگا ہوا کپڑا اپنے دیکھا حالاً
وہ کہہ میں اللہ راہ لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے
لئے بھی پورا کپڑا نہ ملا۔

فَكَيْفَ أَنْتُمْ. تم اس وقت کیسے حال میں ہو گے
فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ. ہم آپ پر دو کپڑے بھیجیں۔
أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَتَوَدَّ
الْآبَاءَ. تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا
کیا حال ہو گا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔

كَيْفَ أَصِفُ رَبِّي بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَعْلُوقٌ وَاللَّهُ لَا
يُوصَفُ بِخَلْقِهِ۔ میں اپنے پروردگار کے صفات کی کیفیت
کیسے بیان کروں، کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز
ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں
ہوتا لہذا اس کی ذات کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ صفات
کی، بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل و جان سے
مان لیتے ہیں اس میں چون و چرا نہیں کرتے۔

كَيْفَ أَصْعَاءُ بَيْعٍ وَهُوَ الَّذِي كَيْفَ الْكَيْفِ
میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی لئے تو کیفیت
کو پیدا کیا۔

كَيْفَ أَنْتُمْ وَإِمَامَكُمْ مِنْكُمْ. اس دن تمہارا
کیا حال ہو گا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے
كَيْفَ يَا مَكِّيَّةَ. ناپنا گز سے ہو یا پانہ سے
تَكَيْفِيلٌ. ناپنا۔

كَتَبُولٌ. نامرد، آخری صف۔
مَكَايَلَةٌ. برابر برابر جواب دینا۔
تَكَيْفِيلٌ. آخری صف میں کھڑا ہونا۔
تَكَايَلٌ. برابر برابر گالی گلوچ کرنا، ایک دوسرے
کو اب دینا۔

اَلْكَيْفِيَّاتُ. ماپ کر لینا۔
كَيْفِيَّةٌ. ماپنے اور تولنے کا پیشہ۔

كَيْفَالٌ. جو یہ پیشہ کرتا ہو۔

اَلْمَكْيِيَّاتُ مَكْيَالٌ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَيْزَانُ
مَيْزَانٌ اَهْلُ مَكَّةَ. ماپ مدینہ والوں کی ماپ پورا اور
تول مکہ والوں کی تول ہے تو شریعت میں جہاں ماپوں
کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً صدقہ نظر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی
ماپ ہے۔ تغیر اور ملک اور صاخ اور مکہ یہ سب مدینہ والوں
کے معتبر ہوں گے۔ نہ آپہ میں سے کہ جو چیزیں آنحضرت کے
زمانہ میں ماپ کر بکھی تھیں۔ مثلاً کھجور، تو اب بھی ان کو ماپ
کر برابر بیچنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ تول کر بیچنے میں ایک طرف
زیادتی ہو جائے جو بڑا ہے لیکن تول تو صرف چاندی
سولے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا
حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درم چھروالین کا تھا دس درم سا
مشقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں
آیا کرتے یہاں تک کہ عبد الملک بن مروان نے اپنے زمانہ
حکومت میں درم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی
طلیبی نے کہا زکوٰۃ کا نصاب دوسو درہم ہو گا اہل مکہ کے
وزن کے حساب سے اور صدقہ فطر ایک صاخ ہو گا مدینہ
والوں کی ماپ سے۔

كَيْفُو اَطْعَامِكُمْ بِيَارِكٍ لَكُمْ۔ اپنے غلہ کو ماپ
لیا کرو یعنی خرید و فروخت اور معاملات کے وقت اللہ
تعالیٰ تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلا
نہ ہو گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غلہ کو ماپا تو وہ تمام ہو گیا کیونکہ
خرچ کرتے وقت یا اللہ کی راہ میں ہے وقت ماپنا اور گننا منع
ہے جیسے آل حضرت نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ خرچ کرتا جا،
اور اللہ کی طرف سے کسی کا ڈرنہ کر وہ دیتا چلا جائے گا
اس کے خزانوں میں کی نہیں ہے۔)

تَحَى عَيْنِ الْمَكَايَلَةِ. برابر کے جواب دینے سے منع
فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب
دینے سے یا کسی نے بڑائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی بڑائی

کرنے سے گواہیسا کرنے سے گنہگار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے۔ بعضوں نے کہا "مکابله" سے یہ مراد ہے کہ مسائل شرعی میں قیاس اور عقلی دھکوں سے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا۔

لَعَلَّكَ إِنْ آعْطَيْتَكَ أَنْ لَقَوْا مَرِيضًا كَيْفَ تَقُولُ (ایک شخص نے آل حضرت سے تلوار مانگی، آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامرکھی اور بزدلی کی نشانی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا۔ آخر آپ نے اس کو تلوار دی، وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

إِنِّي أَمْرًا عَاهَدًا نِي حَنْبَلِي
 أَنْ لَا آفُو مَرَّ الدَّخْمَانِي فِي الْكَيْفُولِ
 یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا۔
 کَيْفُولٌ: زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔
 كَيْفُولٌ يَه: اس کے بدلے قتل کیا گیا۔
 يَكَايِلُ بَيْنَهُمَا: ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے۔
 أَحْشَقَاءُ سُوءِ كَيْفُولٍ: ایک تو خراب کھجور دیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)۔

تمت بالخیر

طلبہ جمعہ
 سید نذر عباس
 سید احمد علی

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آلام باغ کراچی

اسماء الرجال

مشکوٰۃ المصابیح

جسمین

ایک ہزار سے زائد صحابہ صحابیاتؓ، تابعینؓ اور ائمہ دینؓ کے حالات و مرجع ہیں

مؤلفؒ

علامہ شیخ ولی الدین خطیب بریلی

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب اسلام آباد کراچی

علامہ ابن حجر عسقلانی کی جمع کردہ سولہ احادیث کا مجموعہ

لبوس المرام

دینی احکام پر مشتمل صحاح حدیث کا انمول ذخیرہ

یقین علم حدیث کیلئے تحفہ جو اعتقادات و اعمال کو
پاکیزہ تر بنانے کیلئے بہترین معاون ثابت ہوگا

بشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب کراچی

بارہویں صدی ہجری کی لاجواہب و نادر روزگار تالیف



مولفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
ترجمہ - مولانا محمد عبدالحمید خاں

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ - ان کی مختلف شاخیں - ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان -
الومنیہ، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد - ان کے مخفی مسائل فقہیہ - صحابہ
کرام، أزواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطامع - مکاتیب
کی تفصیل - ان کے اولیاء، تعصبات اور مہفوات کا بیان - قولاً اور تبرا کی حقیقت - یہ سب باتیں
مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث و مباحثہ غلط فہمیوں کا ازالہ اور
مطلوبہ جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزار ہا بندگان خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔
یہ کتاب متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی